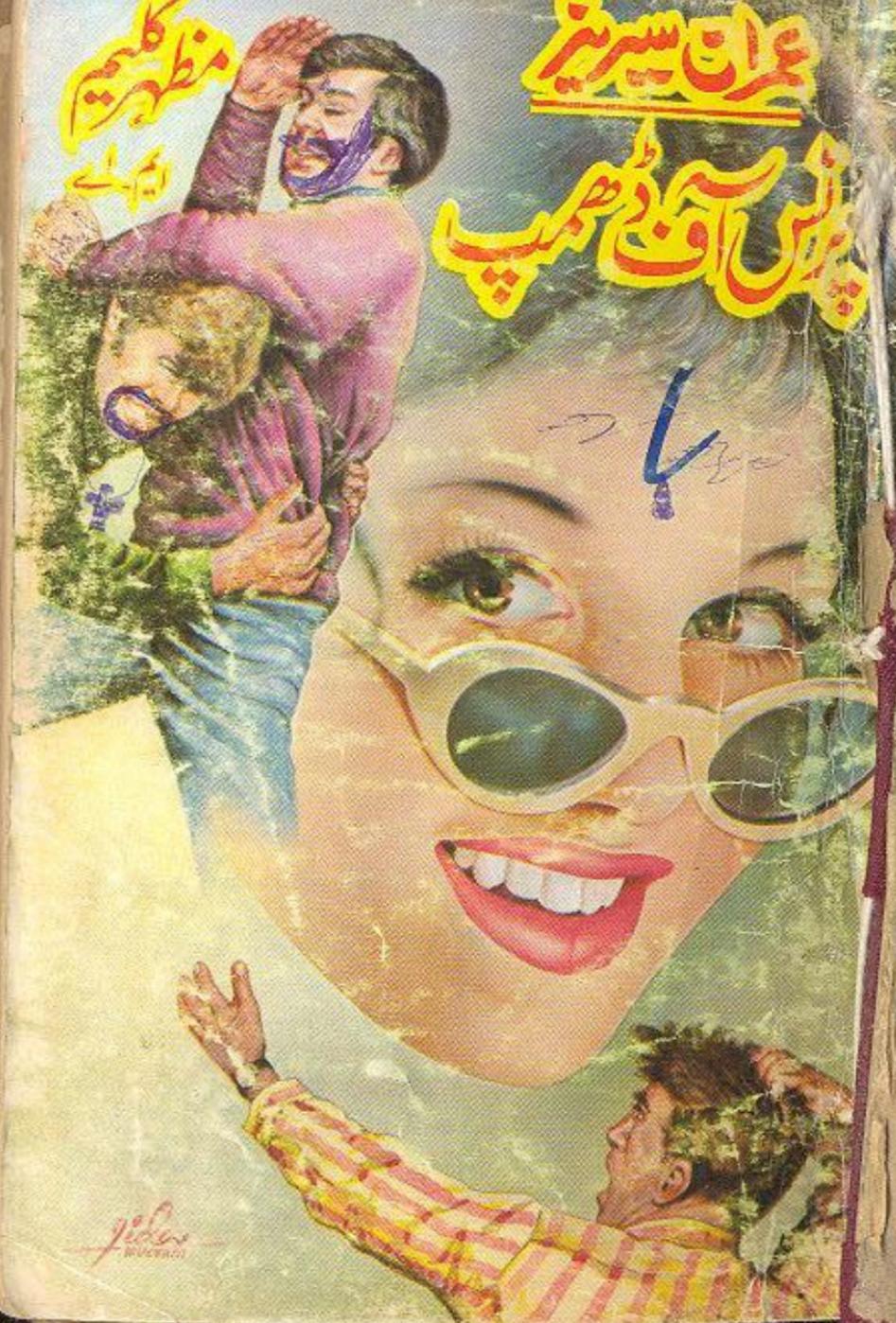


عمران سیریز

پرنس اف دھمپ

منظہ کامیاب  
لائبریری



اردو فینز

URDUFANS.com

# چند باتیں

معزز قارئین!

سلام سنوں! اینا نادل پرنر آن ڈھپ۔ آپ کے ہاتھوں  
یہی ہے۔ اور اس نادل کی خاص بات یہ ہے کہ عمران جیسا شخص بھی شادی  
پر تیار ہو جاتا ہے۔

اُرے یاں! یقین کیجیے بعض موقع ایسے آجلتے ہیں جب عمران  
جیسا شخص بھی مجبور ہو جاتا ہے۔ اور یہی مجبوری وہ کچھ کروائی ہے جس  
کا تصویر بھی نہیں کیا جاسکتا۔ آپ خود اندازہ کیجیے کہ عمران کے دالہ  
اپنی کنڈی پر ریلو اور رنگ کر جب عمران کو تمکن دیں کہ وہ غور، ایک  
بین الاقوامی مجرم سے سے شادی کر لے ورنہ وہ خود کشی کر لیں گے۔ تو

ط عمران کے پا۔ سو اسے شادی کئے کیا جائے وہ رہ جاتا ہے  
لیکن آخر یہ شادی کیوں ہو رہی ہی یقین۔ ایک بین الاقوامی مجرم سے

عمران سے شادی پر کیوں رضامنہ ہو گئی۔ کیا یہ اس کے سڑناک  
اور خوف ناک مشن کا ایک حصہ تھا۔ اور ایسا مشن کیا جو سکتا ہے۔

جس کے لئے شادی ضروری ہو۔ ان سب تفصیلات کا تو آپ کون وال  
پڑھنے پر بھی پستہ چلے گا۔ بہر حال یہ بات یقینی ہے کہ یہ نادل آپ کو

جملہ حقوق بحق ناشر ان محفوظ

Scanned & PDF by  
وقار

URDUFANS.COM

اردو فینز

یوسف قیس

محمد رiaz

طبیعیں پرنٹر نیشنل لاہور

تہمت

لڑکیوں اندھی



بے حد پسند آئے گا۔ یہ عام و گر سے ہٹ کر لکھا گیا ہے۔ نوادرت  
کہانی کے ساتھ دل چسپ واقعات نے اسے انتہائی شاندار بنایا  
ہے۔ اپنی آراء سے ضرور نواز یہے گا۔

# اردو فینز

URDUFANS.com

والسلام  
مخلص  
منظہر کریم ایم اے

آفیسرز کا لوڈنے میں سر جمان کی کوئی دلہن کی طرح بھی ہوئی  
تھی۔ پوری کوئی پر مختلف رنگوں کے چھوٹے بلبوں کی لڑیوں کو کچھ اس  
طرح بجا یا گیا تھا کہ دیکھنے والے کی نظریں اسی نہ ہوتی تھیں۔ بلکن کے ہر درخت  
میں بے شمار نہ خنثے نہ خنثے بلب جل رہتے تھے۔ دوسرے لفظوں میں پوری  
کوئی لعقد نور بنی ہوئی تھی۔ — کوئی کے وسیع دعا پیش لانا میں پھیلے  
ہوئے تھی صونوں پر مکا کے تمام اعلیٰ افسران اور معزز شہری موجود  
تھے۔ سر جمان نے اچ کریم زنگ کی شہزادی پہنی ہوئی تھی۔ ان کے  
مرر پر خصوص قبائلی کلاہ موجود تھی۔ جس کی وجہ سے ان کی وجہ  
دو بالا ہو گئی تھی۔ ایک صوفی پر سر لطاف ان گھرے رنگ کے سوٹ  
میں بلبوں میٹھے مسکارہتے تھے۔ — سیکرٹ سروس کے تمام  
ممبر ان بھی لان میں موجود تھے۔ سوائے جو لیا کے۔ جو اچانک غائب ہو  
گئی تھی۔ ایک کونے میں بلیک زیر و بھی نیلے رنگ کے سوٹ میں

# لکھنؤ ایڈ پی دی

# اردو فیلمز

بلوس بیٹھا تھا۔ کوئی کے گیٹ کے باہر پہلے ہوئے مسح و عرض میدان میں بہ طرف کاریں سی کاریں بکھری ہوئی نظر آرہی تھیں اور اجلی وردیوں میں بلوس پولیس اور فوج کے سپاہی چاروں طرف بکھرے ہوئے تھے۔ ابھی صدرِ مملکت خود تشریف لانے والے تھے۔ اور سب لوگ انہی کا انتظار کر رہے تھے۔

آج عمران کی شادی تھی۔ اور وہ سب عمران کی شادی میں شرکت کے لئے اکٹھے ہوئے تھے۔ عمران کا شادی پہ آمادہ ہو جانا بھی اس صدی کا عجوبہ تھا۔ اور اس کی تحریک خود عمران نے کی تھی۔ پہلے تو اس کی بات پر کسی کو یقین نہ آیا۔ مگر حب اس نے انتہائی سنجیدگی سے سر سلطان کو اس بات کا یقین دلایا کہ وہ واقعی اب شادی کرنا چاہتا ہے۔

اور اس سلسلے میں اس نے اپنی دلہن کا انتخاب بھی کر لیا ہے تو سر سلطان کو یقین کرنا پڑتا۔ عمران نے اپنی ہونے والی دلہن سے سر سلطان کو بھی ملایا اور ان کی سنجیدگی کو ہمسوں کر کے سر سلطان کو بھی سنجیدہ ہونا پڑا۔ اب دوسرا مرحلہ سر رحمان کو یقین دلانا تھا۔ چنانچہ حب سر سلطان نے اس سلسلے میں سر رحمان سے بات کی تو انہوں نے حب عادت ان کی بات کا یقین نہ کیا۔ مگر سر سلطان نے اس سلسلے میں کامیاب حرب استعمال کیا۔ انہوں نے اپنی لڑکی کی معرفت عمران کی والدہ تو عمران کے ارادے اور اس کی سنجیدگی سے آگاہ کا متوجه ان کی والدہ جو بجانے کہ سے عمران کی شادی کا اسman دل میں چیلے بیٹھی ہیں۔ پہنچے جھاؤ کر سر رحمان کے پہنچے پڑ گئیں اور مجبوراً سر رحمان کو ان کی بات ماننی پڑی۔ عمران کی والدہ اور اس کی بہن ثریا نے عمران کی ہونے

والدی جو اس کے بھی ملاقاتات کی جوڑا اکثر دادر کے گھر میں ٹھہری ہوئی تھی۔ اس کا تمام اشخاص تھا۔ اور وہ انتہائی شوب صورت اور گماز جسم کی لڑکی تھی۔ جس کا چہرہ اس قدر معصومیت لئے ہوتے تھا۔ کہ اسے دیکھ کر جوروں کا تقدیس یاد آ جاتا تھا۔ اس کی ماں کا تعلق مغربی جمنی سے تھا۔ جب کہ اس کا باپ ترک تھا۔ عمران کے مطابق اس نے اسلام کا انتشار کر رہے تھے۔

تو بول کر یا تھا۔ عمران کی والدہ اشمار سے مل کر بے حد خوش ہوئی۔ اور انہوں نے فوراً اس کا نام حوریہ رکھ دیا۔ حوریہ اس قد معصوم کا عجوبہ تھا۔ اور اس کی تحریک خود عمران نے کی تھی۔ پہلے تو اس کی بات پر کسی کو یقین نہ آیا۔ مگر حب اس نے انتہائی سنجیدگی سے سر سلطان کو اس بات کا یقین دلایا کہ وہ واقعی اب شادی کرنا چاہتا ہے۔

اور اس سلسلے میں اس نے اپنی دلہن کا انتخاب بھی کر لیا ہے تو سر سلطان کو یقین کرنا پڑتا۔ عمران نے اپنی ہونے والی دلہن سے سر سلطان کو بھی ملایا اور ان کی سنجیدگی کو ہمسوں کر کے سر سلطان کو بھی سنجیدہ ہونا پڑا۔ اب دوسرا مرحلہ سر رحمان کو یقین دلانا تھا۔ چنانچہ حب سر سلطان نے اس سلسلے میں سر رحمان سے بات کی تو انہوں نے حب عادت ان کی بات کا یقین نہ کیا۔ مگر سر سلطان نے اس سلسلے میں کامیاب حرب استعمال کیا۔ انہوں نے اپنی لڑکی کی معرفت عمران کی والدہ تو عمران کے ارادے اور اس کی سنجیدگی سے آگاہ کا متوجه ان کی والدہ جو بجانے کہ سے عمران کی شادی کا اسman دل میں چیلے بیٹھی ہیں۔ پہنچے جھاؤ کر سر رحمان کے پہنچے پڑ گئیں اور مجبوراً سر رحمان کو ان کی بات ماننی پڑی۔ عمران کی والدہ اور اس کی بہن ثریا نے عمران کی ہونے

والدی کے مارے اس کی باہمیں کھل اٹھتیں۔ مہماںوں میں ایک طرف جوزف بھی بیٹھا تھا۔ وہ اُسی طرح اپنی خاکی وردی میں دلوں پہلوؤں میں ہو سڑ لٹکائے بڑی شان سے

# اردو فینز

جنہوںی مارن نزدیک آتے سنائی دیئے۔ اور اس کے ساتھی کوٹھی سے باہر اپنیں کی سیبیاں گوچی اٹھیں۔ لان میں موجود سب لوگ چونکے ہو گے۔ مہماں خصوص صدر مملکت تشریف لارہتے ہتھے۔ — تھوڑی دیر بعد صدر مملکت سکراتے ہوئے اپنے بادھی گارڈوں کے حلقے میں کوٹھی میں داخل ہوئے۔ سر رحمان نے آگے بڑھ کر ان کا استقبال کی۔ — اور وہ سب سے ہاتھ لاتے اور سلام کا جواب دیتے ہوئے تخت کے قریب موجود ایک مخصوص صوفی پر آ کر میٹھی گئے۔ فوراً ہی انہیں مشروب پلایا گیا اور پھر بارات کے چلنے کا اعلان کر دیا گیا۔ چنانچہ سب لوگ آہستہ آہستہ کوٹھی سے نکل کر کاروں کی طرف بڑھنے لگے۔ — صدر مملکت کی کار کو جان بوجھ کر درمیان میں رکھا گیا تھا۔ ان کی کار کے پیچے دلبایعنی عمران کی کار تھی۔ عمران کی کار جزو فوجداری تھا جب کہ اس کے ساتھ صدر پیٹھا ہوا تھا۔ — پھر سید عمران سہل بانہ سے درمیان میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ایک طرف کیپشن شکیل اور دوسرا طرف نعمانی بیٹھا ہوا تھا۔

بارات بڑی آہستگی سے چل رہی تھی۔ کیوں کہ بارات کے سامنے مژہی کا مخصوص بینڈ خوب صورت وھیں مکھیرتا ہوا پیل چل رہا۔ "عمران صاحب" — واقعی یقین نہیں آریا کہ آپ کی شادی ہو رہی ہے۔ — کیپشن شکیل نے کہا۔ "یقین تو مجھے بھی نہیں آ رہا۔ مگر بد قسمتی کہ یہ خواب نہیں حقیقت ہے بے چاری ہو ریہا۔ — عمران نے بڑے سادہ سے لمحے میں کہا اور

گھومتا پھر رہا تھا۔ اُسے جیسے ہی عمران کی شادی کا عالم ہوا۔ اُس نے عمران کو رو رو کریے یقین دلانے کی کوشش کی کہ عورت عمران کو کے ذمہ بے گی۔ مگر عمران شادی کے معلمے میں موت کی طرح سخنہ تھا۔ اس لئے مجبوراً اُسے ہار مانا پڑی۔ اور اب وہ شادی میں شرکت کے لئے موجود تھا۔ — عمران کی شادی پر سب سے زیادہ خوش تنویر کو ہو رہی تھی۔ اس کی باچیں کھلی ہوئی تھیں۔ جولیا کے معاملے میں اس کے قیال کے مطابق سب سے بڑی رکاوٹ عمران تھا اور اب عمران کا کامنا تکل جانے کے بعد اُسے یقین تھا کہ وہ جولیا کو ہموار کرنے گا۔

عمران بھی ایک خوب صورت شیر و ابی میں ملوس سر پر پھولوں اور سہری تاروں کا بنا ہوا سہرا باندھے لان کے درمیان میں رکھے ہوئے تخت پر بڑے شاہزاد انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اس وقت پرچ کا شہزادہ گاہ رہا تھا۔ سیکرٹ سروس کے ممبران نے اُسے گھیر رکھا تھا۔

"جو لیا کہاں ہے صفر" — عمران نے اچانک ادھر ادھر نظری گھماتے ہوئے پوچھا۔

"جولیا آج صح سے غائب ہے۔ وہ شاید آپ کی شادی برداشت نہیں کر سکی" — صفر نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔

"سیری شادی کی خبر سے اُسے ضرور بد تضمی ہو گئی ہو گئی جبے چاری کامعدہ بڑا کمزور ہے" — عمران نے بڑے مخصوص سے لمحے میں کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ صفر کوئی جواب دیتا۔ پولیس کی گاڑیوں کے

# لکھیں ایسا

# اردو فینز

بھی موجود تھے۔ عمران کو تخت پر لے جا کر بٹھایا گیا۔ تخت کے پنج چوڑت یوں اکوا کھوانا کر بھی سی جن کی طرح حکم ملئے ہی عمران کو اٹھا کر فضا میں پرداز کر جائے گا۔

تخت پر عمران کے ساتھ صفر راہ ریکپٹن شکیل بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر ایک مولانا تشریف لائے اور عمران کے ساتھ تخت پر بیٹھے تھے۔ وہ نکاح پڑھانے کے لئے تشریف لائے تھے۔

"میرا خیال ہے نکاح کی کارروائی شروع کی جائے۔" — سر سلطان نے سر رحمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈاکٹر دادر سے پوچھو لو۔" — دہبی بیٹی کے باپ میں سر رحمان نے سکراتے ہوئے کہا اور سر سلطان مسکرا آئے ہوئے ڈاکٹر دادر کی طرف بڑھ گئے۔ مگر ابھی انہوں نے چند سی قدم اٹھائے ہوں گے کہ اچانک بقعہ نور بنی ہوئی کوٹھی یاں دم تاریک ہو گئی۔ انتہائی تیز روشنی کے یاں دم بچھ جانے کی وجہ سے اندھیرا اس قدر جھبرا تھا کہ یوں لگتا تھا جیسے سر شخص انہوں ہو گیا ہے۔ اور دوسرا لمبے تھا شنا خاڑنگ سے کوٹھی کالان گونج اٹھا۔ پورے لان میں ڈاچا ہک بھگدڑ سی پرچم گئی۔

چند ہی لمحوں میں روشنی ددبارہ آگئی۔ مگر انہی چند لمحوں میں لان کا جیسا ہی بکڑا گیا تھا۔ کرسیاں اونچی ہو گئی تھیں۔ لوگ لان میں بکھرے ہوئے تھے۔ کچھ لوگ بھگدڑ کی وجہ سے اونچے منہ لان پر پڑے ہوئے تھے۔

البتہ صدر مملکت محفوظ تھے۔ اندھیرا ہوتے ہی ان کے حفاظتی

کار قلعہوں سے گونج اٹھی۔

عمران صاحب — کم از کم اس وقت تو بیدال منڈے نکلتے ہیں۔ — صفر نے ہنسنے ہوئے کہا۔

"بھی۔" — یہ بد اور نیک فال اپنی سمجھے سے باہر ہے۔ ہمیں تو سکول میں فال کا معنی آبشار بتایا گیا ہے اور آبشار اب بڑی ہو یا نیک — اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟" — عمران نے جواب دیا۔

"میں اردو کی فال کی بات کر رہا ہوں انگریزی فال کی نہیں۔" صفر نے ہنسنے ہوئے کہا۔

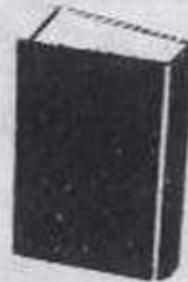
"لو۔" — اب فال کی نئی قسمیں بھی سامنے آگئیں۔ — یعنی اردو اور انگریزی فال۔ — عمران نے اُسی بیچ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اسی طرح کی خوش گپیوں میں وقت گزرنے کا پتہ بھی نہ چلا اور بارات ڈاکٹر دادر کی کوٹھی پر بانچ گئی۔ جو سر رحمان کی کوٹھی سے بھی زیادہ خوب صورت انداز میں سمجھی ہوئی تھی۔ وہاں بھی شہر کے معزز شہری لکھتے تھے۔ جن میں زیادہ تعداد سائنس دانوں اور ڈاکٹروں کی نظر آرہی تھی۔

بارات کا استعمال شہزادی بیویوں کی خوش طریقے سے کیا گیا۔ اور خود ہم دیر بعد سب لوگ اپنی مخصوص جگہوں پر بیٹھ گئے۔ عمران کے لئے ایک خصوصی تخت کا بند دلست کیا گیا تھا۔ اس تخت پر سہرے رنگ کا خوب صورت قایلین بچا ہوا تھا اور سہرے زنگ کے گاؤں

عمل نے انہیں اپنے جسموں کے نیچے چھپا لیا تھا۔

تجھت پر عمران بیٹھا اتوکی طرح دیدے سے پھاش کے اوہڑا وہڑو کی  
دہا تھا۔ جیسے اُسے سمجھدیں نہ آ رہا ہو کر یہ سب پچھے کا ہوا ہو۔ اُسی  
لمحے کو ٹھٹھی کے اندر سے پختہ چلانے اور عورتوں کے روئے کی  
آوازیں سنائی دیں۔ اور سب لوگ اوہڑو ڈپڑے، پھر  
یہ روح فرسانہ سنبھلی کہ دلہن کو اغوا کر دیا گیا ہے۔ فائرنگ  
در اصل کو ٹھٹھی کے اندر ہوئی تھی۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ کوئی عورت  
بھی زخمی نہیں ہوئی تھی۔ صرف دلہن کو غائب کر دیا گیا تھا۔



ڈاکٹر والد کی کوٹھی رنگیں بلبوں سے جگھا رہی تھی۔ زنان خانے  
میں عورتوں کا ایک میلہ سالنگا ہوا تھا۔ ابھی بارات آئیں کچھ دیر  
تھی۔ دلہن کو سچا بنانا کر ایک کھمرے میں بھٹا دیا گیا تھا۔ اور  
دلہن کے قریب صرف گھر کی چند عورتوں میں بھی ہوئی تھیں۔ چوں کہ  
بار بار عورتوں دلہن کو ڈسٹرپ کرتی تھیں۔ اس لئے کھمرے  
کا دروازہ اندر سے بند کر دیا گیا تھا۔ اور یہ طے کر دیا گیا تھا کہ جب

## اردو فینز

جب بارات آئے ہوئے۔ دلہن کو باہر نہ لے آیا جائے۔

ڈاکٹر والد کے خاندان کی عورتوں انتظامات میں بڑی طرح مصروف  
تھیں۔ چوں کہ معزز بیکیاں کو ٹھٹھی کے پائیں باعث میں بچھے ہوئے صوفول  
پر برا جھاں تھیں۔ ادب پائیں باعث کے دروازے کے باہر نکر دیں  
اور عورتوں سے بھایاں لینے والے لوگ اکٹھتے تھے۔

دروازے کے قریب ہی ایک صوفے پر جو لیا بٹھے مسلمان انداز  
میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے مقامی عورتوں جیسا میاں اپ کر لکھا  
تھا۔ امکھموں پر گھر سے رنگ کے شیشتوں کی عینک تھی۔ وہ  
بڑے استیاق آئینہ انداز میں پائیں باعث میں بکھری ہوئی عورتوں  
کو دیکھ رہی تھی۔ زندگی میں پہلی بار اس نے اس ملک میں  
شادی کی کسی تقریب میں شرکت کی تھی۔ اس لئے وہ یہاں کے  
دل چپ اور انوکھے رسوم درواج کو حیرت اور استیاق سے دیکھ  
رہی تھی۔ اس نے سادہ سالباس پہننا ہوا تھا۔ اور اپنے آپ کو  
مسن احمد کے نام سے اس نے یہاں متعارف کرایا تھا۔ چوں کہ یہاں  
کوئی عورت اس سے واقع نہ تھی اس لئے وہ بڑی خاموشی سے  
ایک طرف بیٹھی ہوئی تھی۔

اچانک ایک خادمہ تیزی سے اس کی طرف بڑھی۔

”آپ مسن احمد میں۔“ خادمہ نے جو لیا کے قریب آ  
کر لپوچھا۔

”ہاں۔“ کیا بات ہے۔ جو لیا نے چونک کر لپوچھا۔  
”آپ کے شوستر آپ کو دروازے پر بلار ہے میں۔“ خادمہ

# اردو فینز

نے پڑے مہدبانہ لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔  
”ادہ۔ اچھا شکر یہ۔“ جولیا نے کہا اور پھر قصیری سے  
اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ دروازے پر ایک لمبا تر دنگا  
خوب صورت سانوجوان کھڑا تھا۔

جیسے ہی جولیا اس کے قریب پہنچی اس نے سرگوشی کے سے انداز  
میں کہا۔ ”مسن احمد۔“ تمام منصوبہ مکمل ہے۔ بس جیسے ہی سمجھی  
جائے آپ نے دلہن کو پھلی دیوار تک اٹھا کر لے آئی ہے۔ باقی سب  
کچھ تم سنبھال لیں گے۔“

”ٹھیک ہے۔“ میں اُسے پہنچا دوں گی۔“ تم بے فکر رہو۔  
یہ خیال رکھنا کہ میرے آنے تک اس سے کوئی بات نہ کرے۔“

جولیا نے قدر سے تکھمانہ لجھے میں کہا۔

”آپ بے فکر رہیں۔“ آپ کی ہدایات کی مکمل تعییل کی جائے  
گی۔“ نوجوان نے سربراہت ہوئے کہا اور پھر وہ مرکر کر والپس  
چلا گیا۔ اور جولیا دوبارہ اندر لوٹ آئی۔

چند لمحوں بعد درسے بینڈ اور پولیس کی سیلوں کی آواز سنائی  
وہی اور عورتوں میں بھگدڑی پیچ گئی۔ ہر طرف بارات آگئی۔ بارات  
آگئی۔ کاشور بربپا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد دلہن کو لا کر پائیں باعث  
میں بٹھا دیا گیا۔ اب یہ جولیا کی خوش قسمتی ہتھی کہ دلہن کی لشت  
پائیں باعث کی پھلی دیوار نے قریب ہی رکھی گئی ہتھی۔“ جولیا تیز می  
سے اٹھ کر دلہن کی طرف بڑھی اور پھر دلہن جا کر دلہن کے قریب کھڑی  
ہو گئی۔ دلہل بے شمار عورتوں نے دلہن کو گھیر دکھا تھا پھر ڈاکٹر دا ور

کے گھر کی عورتیں نے دلہن کے قریب سے عورتوں کو ہٹانا شروع کر دیا۔  
لماکر دلہن گھری ہی وجہ سے پریشا۔ نہ ہو جاتے۔ جولیا کو بھی دلہل سے  
مٹھنے کے لئے کہا گیا مگر جولیا اور ہر شہل کر پھر دلہن کے قریب  
پہنچ گئی۔

دلہن سر جھکائے میٹھی ہوئی تھی۔ اُسے بھاری ریشمی کپڑے پہنچئے  
گئے تھے۔ اور سر پر پھولوں کا خوب صورت سہرا باندھا گیا تھا۔ جولیا  
بار بار کھڑی کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اس پر لمجھ بہ لمجھ بے حنفی سی  
طاری ہو رہی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ اب دلہن کے بالکل قریب پہنچ گئی  
تھی۔ اور پھر اس نے کھڑی دیکھی اور جیب سے ایک سبز رنگ  
کار دمال نکال لیا۔

”بھیں جی دلہن کامنہ دیکھنے دیا جائے۔“ اچانک جولیا  
نے دلہن پر جھکتے ہونے کر۔ رو مال اس نے ایک ہاتھ میں پکڑا ہوا  
تھا۔ پھر جیسے ہی وہ دلہن پر جھکی اچانک سمجھی غائب ہو گئی۔ اور  
اس کے ساتھ ہی پائیں باعث کے کوارڈ سے بے سخا شافائزگ کی  
آوازیں سنائی دیں اور عورتوں کی چینیوں سے پائیں باعث گوئچ اکھی۔  
وہاں سچلنہ تسلی پیچ گئی۔ جولیا نے اندھیرا ہوتے ہی انتہائی پھرتنے  
کے ہاتھ میں پکڑا ہوا رو مال دلہن کی ناک پر بجا رہا۔ اور دس رنگے تھے  
اس نے جھاک کر دلہن کو یوں اٹھایا جیسے وہ کاپڑ کی بنی ہوئی گڑیا  
ہو۔ پھر وہ، انتہائی تیزی سے دا لپس مڑی اور دیوار کی طرف  
بجا گئی جلی گئی۔ وہ راستے اندھا زادہ اور رخ پیٹھے ہی دیکھے جکھی تھی اس  
لئے اسے مجھ سے اندھیرے کے باوجود دیوار تک پہنچنے میں کوئی تکلف

# اردو فیلم

[www.urdutrans.com](http://www.urdutrans.com)

نہ ہوئی۔ دلہن کا جسم ڈھینلا پڑ چکا تھا۔ اس لئے جو لیانے ددمائیں پڑا  
نے پریشان اور جھرنی ہوئی عورتوں کو جانے کی اجازت دے دی۔  
یا تھا۔

جو لیانی ہی پھر میں سے ہوتی ہوئی دروازے سے باہر آگئی۔ دروازے سے  
باہر آتے ہی وہ سیدھی اس طرف بڑھ گئی جدھر بے شمار کاریں کھڑی  
کھیں۔ یہاں زبردست پھرہ تھا اور ہر کار کی تلاشی لے کر

اُسے جانے کی اجازت دی جا رہی تھی۔ جو لیا کی کار کی بھی اچھی طرح تلاشی  
لی گئی مگر اس میں کچھ بیوتا تو ملتا۔ اس لئے اُسے جانے کی اجازت  
دے دی گئی۔ اور جو لیا کار کو ٹھی سے باہر لے آئی۔ مختلف سڑکوں پر  
کار دوڑانے کے دوران وہ چکیں کرتی رہی کہ کہیں اس کا تعاقب  
تونہیں کیا جا رہا۔ مگر کسی کو تعاقب میں نہ پا کر اس نے کار کا رنج  
شہر سے باہر ایک مفتانا تی کالونی کی طرف کر لیا۔ تھوڑی دیر بعد اس  
کی کار سرخ رنگ کی ایک کوٹھی کے گیٹ پر موجود تھی۔ جو لیا  
نے تین بار مخصوص انداز میں پارن بجا یا تو ایک نوجوان گیٹ سے  
باہر آگئی۔

"پھاٹک کھواؤ۔" جو لیا نے تحکمانہ لے چکے میں اس سے مخاطب ہو  
کر کہا۔ اور نوجوان نے آگے بڑھ کر پھاٹک کھول دیا۔ جو لیا کار  
سیدھی پوریح میں لے گئی اور پھر وہ کار سے اتر کر تیزی سے کوٹھی  
کے اندر داخل ہو گئی۔ کہے میں وہی نوجوان جس نے جو لیا سے دلہن  
کو جھپٹا تھا۔ بڑے مطمئن انداز میں کھڑا تھا۔

"کیا دلہن ہوش میں آگئی ہے ماںیکل؟" جو لیا نے نوجوان  
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں مسٹر احمد۔" شاید کلو رفارم کی زیادہ مقام اس کے

پھر جیسے ہی وہ دیوار کے قریب پہنچی ایک مرجم سی آداز سنائی  
دی۔

"مسٹر احمد؟" یہ آداز اُسی نوجوان کی تھی جس نے دروازے  
پر اس سے بات کی تھی۔ جو لیا نے دیکھا کہ ایک سیاہ پوش دیوار پر  
چھٹا ہوا تھا۔ آداز اُسی سیاہ پوش کی تھی۔ جو لیا نے انتہائی پھرنس  
سے گٹھڑی سی بنی ہوئی دلہن کو دفعوں ہاتھوں سے اپر اٹھا دیا۔

دلہن کو اس سیاہ پوش نے جھپٹ لیا۔ اور دوسرے لمحے وہ دیوار سے  
غائب ہو گیا۔ جو لیا اس کے غائب ہوتے ہی تیزی سے واپس  
ادی اور پھر وہ تخت کے قریب ہی گھاس پر اونٹھے منہ لیٹ گئی۔

زیادہ سے زیادہ چند لمحوں بعد روشنی واپس آگئی۔ نوجوان  
کی چیزوں سے ابھی تک پائیں باغ گونج رہا تھا۔ روشنی آتے ہی  
وہ سب چونک پڑیں۔ بے شمار عورتیں گھاس پر پڑی ہوئی تھیں۔

وہ سب اٹھ گٹھری ہوئیں۔ اُسی لمحے کسی نے کہا کہ دلہن غائب  
ہے۔ اور پھر سب عورتیں تیزی سے اس تخت کی طرف پیکیں۔ جو لیا  
بھی اب اٹھ گٹھری ہوئی تھی۔ اور پھر عورتوں کے شور سے پوری  
کوٹھی گونج اٹھی۔ پھر پولیس۔ فوج اور بے شمار سر دنیان خلنے  
میں گھس آتے۔ مگر دلہن دہاں ہوئی تو نظر آتی۔ دہاں چوں کہ سب

محرز عورتیں تھیں۔ اس لئے پولیس اور فوج والے عورتوں  
سے سختی سے پوچھ کچھ نہ کر سکے۔ اور ادھر ادھر دیکھنے کے بعد انہوں

پھر پھر دل میں چل گئی ہے۔ وہ تہہ خانے میں ہے ۔۔۔ ماں کل نے مودہ ہوا۔ ایسی چمک تھی۔ ایسی چمک جیسے کسی شکاری کی آنکھوں میں اپنا بچھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔  
”کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی اسے لے آنے میں جو لیا ۔۔۔“

لے پناہ چمک تھی۔ ایسی چمک جیسے کسی شکاری کی آنکھوں میں اپنا پیشہ یہ تھا کہ کار دیکھ کر سیدا ہوتی ہے ۔۔۔ اس نے دلہن کی ناک پٹکی سے پکڑ لی اور دوستہ ہاتھ سے اس کا منہ دبادیا۔ تاکہ وہ سانس پوچھا۔  
نہ لے سکے۔ زیادہ سے زیادہ ایک لمحے میں دلہن کے جسم میں حرکت پیدا ہو گئی ۔۔۔ اور اس کا جسم ترپتے لگا۔ آنکھیں کھل گئیں۔ اور جو لیا پچھے پہٹ گئی۔ اب دلہن تیزی سے سانس لے رہی تھی اس کی کھل آنکھوں میں دھشت کے سائے تھے ۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی وہ مکمل طور پر ہوش میں آگئی اور پھر وہ اچھل کر بستر پر بلیٹھ گئی۔ اب وہ حیرت سے تہہ خانے اور جو لیا کو دیکھ رہی تھی۔  
”مم۔۔۔ میں کہاں آگئی ہوں ۔۔۔“ دلہن کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

”عمران کے جملہ عروضی میں“ ۔۔۔ جو لیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”کاک۔۔۔ کیا مطلب“ ۔۔۔ دلہن شاید جملہ عروضی کا مطلب نہیں سمجھ سکی تھی۔

”مطلب یہ کہ عمران کی مخصوص خواب گاہ میں ہو۔ جہاں وہ ہر نئی دلہن کو شادی کے بعد ملے آتا ہے۔۔۔“ جو لیا نے بڑے زہری بچھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہر نئی دلہن کو“ ۔۔۔ دلہن نے چونکتے ہوئے کہا۔  
”ہاں مادام اشمارا۔۔۔ میں پچ کہہ رہی ہوں۔۔۔ عمران کی ایک سو بائیسویں بیوی ہوں۔۔۔ اور میرے بعد اب تمہارا نمبر ایک سو

”نہیں۔۔۔“ ہر کام بالکل منصوبے کے مطابق ہوا۔ مارٹن بھلی والے کے روپ میں سوچ کے قریب تھا۔۔۔ اس نے میں سوچ آف کر دیا۔۔۔ آپ نے دلہن کو بے ہوش کر کے میرے حوالے کر دیا۔۔۔ میں اُسے کہ سیدھا کوٹھی کی بیرونی دیوار کے قریب پہنچا۔۔۔ وہاں سے ایکس لے اُسے جھپٹا اور قریبی بھلی میں کھڑا کا ریں ڈال کر سیدھا یہاں لے آیا۔۔۔ نمائشی فائزگ کرنے والے آدمی بھی بکھر گئے۔۔۔ وہ سب مختلف ملازموں کے روپ میں تھے۔۔۔ ریوالور گرین میں پھینک دینے کئے۔۔۔ اس طرح منصوبہ تکمیل کو پہنچ گیلت۔۔۔ ماں کل نے بڑے مطمئن بچھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔۔۔  
”اچھا۔۔۔ میں تہہ خانے میں جا رہی ہوں۔۔۔ تم خیال رکھنا۔۔۔“ جو لیا نے کہا۔

”آپ بے غفرانی مسناحمد۔۔۔“ ماں کل اپنا کام فرض شناسی سے کرتا ہے۔۔۔ ماں کل نے جواب دیا اور جو لیا مسراپا تھی تیزی سے تہہ خانے میں جلنے والی پیڑھیاں اترے تھیں جیسی۔۔۔  
تہہ خانے میں صرف ایک بستر موجود تھا جس پر عمران کی ہوتے والی دلہن بے ہوش پڑھی ہوئی تھی۔۔۔ جو لیا نے تہہ خانے کا درد دانہ بند کیا اور پھر وہ تیزی سے بستر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں

تیسوں ہو گئی ہے۔۔۔ جو لیانے بڑے سخن ملے ہیں میں کہا۔  
ایک سوتیس۔۔۔ خدا کی پناہ۔۔۔ کیا تم پر کہا جی ہو۔۔۔  
نم۔۔۔ مگر مجھے توبے ہوش کر دیا تھا۔۔۔ مادام اشمارا نے  
اچانک چونکتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ اسی طرح کرتا ہے۔۔۔ چوں کہ عمران کا مدھب اسلام ہے۔۔۔  
اس لئے چار سے زیادہ شادیاں نہیں کر سکتا۔۔۔ چنانچہ چار کے بعد اس نے  
یہی طریقہ اختیار کیا ہے۔۔۔ کہ عین نکاح سے پہلے دلہن کو بنے ہوش  
کر کے یہاں پہنچا دیا جاتا ہے۔۔۔ اور دلہن یہی سمجھتی رہتی ہے کہ اس کی  
شادی ہو گئی ہے۔۔۔ حالانکہ شادی نہیں ہوتی۔۔۔ جب اس کا دل  
بھر جاتا ہے تو وہ کسی نئی شادی کا ڈھونڈ رچاتا ہے۔۔۔ جو لیا  
نے جواب دیا۔۔۔

"خدا کی پناہ۔۔۔ وہ عمران اس قدر دھو کے باز ہے۔۔۔"  
مادام اشمارا کی آنکھوں سے تیرت جھلک رہی ہتھی۔۔۔

"ابھی تم نے دیکھا ہی کیا ہے۔۔۔ یہاں تو ایسے ایسے نکاح سے دیکھنے  
کو ملتے ہیں کہ روح بلبلہ اشٹی ہے۔۔۔ عمران شدید قسم کا اذیت پسند  
واقع ہوا ہے۔۔۔ وہ پہلے تو بیوی کو کوڑوں سے پیٹتا ہے۔۔۔ پھر  
نخست سے اس کے جسم پر زخم لگاتا ہے۔۔۔ پھر ان زخموں پر نمک ادویہ  
مرچیں چھڑک دیتا ہے۔۔۔ جب اس کی بیوی لذتی کبوتر کی طرح ٹپتی  
ہے تو وہ خوشی اور سرست سے چھینی مارتا ہے۔۔۔ یہ عمل روزانہ  
دوسریا جاتا ہے۔۔۔ جو لیانے اُسے اور زیادہ ڈراتے  
ہوئے کہا۔۔۔

## اردو فینز

اوہ گاؤ۔۔۔ میں کس شیطانی چکر میں بھیس گئی۔۔۔ خدا کے لئے مجھے اس  
دنکے کے پنج سو ماکالو۔۔۔ مادام اشمارا نے واقعی خوف نزدہ  
ہوتے ہوئے کہا۔۔۔ مگر مجھے تو معلوم ہوا ہے کہ تم نے عمران سے شادی پر خود اصرار  
کیا تھا۔۔۔ جو لیانے کہا۔۔۔

"ماں۔۔۔ یہ غلطی مجھ سے ہوئی تھی۔۔۔ میں اس کی معصوم حرکتوں اور  
خوب صورتی پر سرہٹی تھی۔۔۔ اب مجھے کیا معلوم کہ وہ انسان کے رد پ  
یں شیطان ہے۔۔۔ مادام اشمارا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔۔۔  
پھر تم نے اپنے پیروں پر خود کلہاڑی ماری ہے۔۔۔ اب یہاں سے تو  
مرکرہی سنجات ملے گی۔۔۔ جو لیانے جواب دیا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ عمران میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔۔۔ جس  
طرح میں نے عمران کو شادی پر مجبور کیا تھا۔۔۔ اسی طرح میں اُسے اس  
بات پر بھی مجبور کر دوں گی گھوڑہ بھجھوڑ دے۔۔۔ اچانک مادام  
اشمارا نے سخت لہجے میں کہا۔۔۔ اس کے چہرے پر موجود معصومیت  
یک دم غائب ہو گئی تھی اب وہ کسی بھوکی اور زخمی شیرنی کی طرح غرا

## دُو اف و فائز

کو شش کر دیکھنا۔۔۔ جو لیانے طنز پر لہجے میں کہا۔۔۔  
میں ابھی یہاں سے جاؤں گی۔۔۔ اچانک مادام اشمارا نے  
اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

"بامہ سخت پھرہ ہے۔۔۔ تم نے اس دروازے سے باسر قدم رکھا  
تو گولیاں تھہارے جسم کو شہد کی کھیوں کا چھتہ بنا دیں گی۔۔۔"

# اردو فینز

تو پھر عمران کو بلواد جلدی — اب میں یہاں ایک لمجھ بھی نہیں رکنا چاہتی ۔ — مادام اشمارانے کھڑے ہوئے جوئے گیا تھا۔  
”وہ اپنی مرضی کا مالک ہے ہے — جب اس کی مرضی ہو گی آجلے گا ۔ — جویا نے جواب دیا۔  
”نہیں — میں یہاں زیادہ دیر نہیں رک سکتی۔ یہ میرا فیصلہ ہے۔  
مادام اشمارانے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ جویا کچھ سمجھتی۔ مادام اشمارا نے اپنانک جویا پر جھلانگ لکھا دی — اور جویا کو لئے فرش پر گر کی۔ پھر اس سے پہلے کہ جویا سنبھلتی مادام اشمارانے انتہائی پھرتی سے جویا کی کنپٹی پر مکہ مارا۔ اور جویا نے ایک لمجھ کے لئے سر ادھ اُدھر پنجاڑ دو کے لمحے دہ ساکت ہو گئی۔ ایک ہی لکنے اُسے بے ہوش کر دیا تھا۔  
”ہوں — ایک سوتیسیوں بیوی — خدا کی پناہ — میں اس شیطان سے ایسا انتقام لوں گی کہ اس کی روح بھی جہنم میں بلبلاتی رہے گی ۔ — مادام اشمارانے کہا۔ اور پھر اس نے انتہائی پھرتی سے اپنے بھاری ریشمی کپڑے اتار دیئے اور جویا کے کپڑے اتارنے لگی۔ چند لمحوں بعد وہ جویا کے سادہ کپڑے پہنے کھڑی تھی۔ اس نے اپنے بھاری کپڑے جویا کو پہنادیئے اور پھر اسے الشاکر بستہ پہنادیا۔

اب عمران آئے گا تو اُسے اپنی ایک سو بائیسیوں بیوی ہی بستر پڑے گی ۔ — مادام اشمارانے بڑھاتے ہوئے کہا اور خود تیزی سے تھہ خانے کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ مادام اشمارا کی پشت

# اردو فیلم کینی

## UPDIFANS.com

جس کہنی کو دیں وہ مہذب ہوئی چاہتے ہے۔ ایمانہ ہو کہ حوریہ کی بجاۓ پاتال سے حوریہ کا تیل مر آمد ہو۔ عمران نے بڑے مخصوص سے بھی میں کہا اور سر رحمان غصے سے بل کھا گئے۔ اُسی لمحے سلطان سر رحمان کو لکھنے ہوئے ایک طرف لے گئے۔ اور پھر عمران بلیک زیر و سمیت والیں سے سید صادق انش منزل آگیا۔ جوندھ کو اس نے واپس نیز و ماؤں بیچ دیا اور سکرٹ سروس کے باقی ممبر ان بھی عمران سے افسوس کر کے اپنے اپنے فلیڈوں کی طرف بڑھ گئے تھے۔

”ولیے عمران صاحب۔“ مجھے اس تمام ولقت پر شدید حیرت ہے۔ دہن کو آخر کس نے انزو اکیا ہو گا اور کس طرح کیا ہو گا؟ بلیک زیر نے عمران سے مناطب ہو کر کہا۔

”جن نے بھی انزو اکیا ہے وہ انتہائی بزدل ہے۔ بھلا انزو اس طرح کیا جاتا ہے۔ انہیں تو چاہئے تھا۔ سید ہے آتے اور زور سے کہتے۔ یہ شادی نہیں ہو سکتی دہن ہیری منگیتھے۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔“ پھر والیں لاٹھیوں سے زبردست لڑائی ہوتی اور وہ دہن کو انزو اکر کے لے جاتے۔ کچھ ایکش پیدا ہوتا۔ کچھ لطف آتا۔ یہ کیا کہ بھلی کامیں سوچنے بند کیا۔ دہن کو اٹھایا اور بھاگ کھڑے ہوئے۔“ عمران نے بڑا سا

مشہد نہیں ہوئے کہا۔

”آپ کے اطمینان پر مجھے کچھ اور سی شکر پڑ رہا ہے۔ کہیں سر رحمان کا خیال درست نہ ہو۔“ بلیک زیر وہ نے سکراتے ہوئے کہا۔ ”بھی۔“ اب آخر میں اور کیا کروں۔ پنجابی فلموں کے ہیر و کی طرح گھوڑا دوڑاتے ہوئے آنزو اکرنے والوں کا تعاقب کر دیں۔ اور

عمران داش منزل کے مخصوص کمرے میں بلیک زیر و کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے بسم پر ابھی تک وہ شیر دانی تھی جو اس نے اپنی شادی پر پہنچی۔ دہن کے غائب ہونے کے بعد جب سب لوگ چلے گئے۔ تو سر سلطان اور سر رحمان عمران کے پاس آئے۔ ان کے چہرے لکھے ہوئے تھے۔

”کیا یہ تمہاری شرارت تو نہ تھی؟“ سر رحمان نے عمران سے مناطب ہو کر سخت لپجھے میں کہا۔ ”کمال کرتے ہو سر رحمان۔“ بھلا عمران نے ایسے موقعے پر کیا شرارت کرنی تھی۔ خدا خدا کر کے تو یہ شادی پر آمادہ ہوا تھا۔“ سر سلطان نے کہا۔

”دیکھو۔“ میں حوریہ کو پاتال سے بھی نکال لاؤں گا اب وہ میری عزت بلے۔ میکن اگر بعد میں مجھے معلوم ہو اکہ اس میں تمہاری شرارت ہے تو میں گولیوں سے تمہارا اسینہ چھپنی کر دوں گا۔“ سر رحمان نے غصیلے لپجھے میں کہا۔

”ڈیڈی۔“ حوریہ کو پاتال سے کھینچنے کے لئے آپ بورنگ کا

# اردو فلمی کہنا چاہتا تھا۔

باز دوں میں دم توڑ دے ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیر و پچھہ کہتا۔ اچانک عمران کی گلائی پر بندھی ہوئی گھڑی سے ایک باریک سی سیٹی کی آداز سنائی دی۔ اور عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیر و پھر پونک پڑا۔ عمران نے بڑھی پھر قی سے گھڑی کا ونڈ بٹن دبادیا۔ دوسرے لمبے گھڑی کے ڈائل پر ایک سبز نقطہ چمکنے لگا۔

”ہیلو ہیلو ۔۔۔ جولیا سپیکنگ اور“ ۔۔۔ دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

”لیں ۔۔۔ ایکسٹر سپیکنگ اور“ ۔۔۔ عمران نے مخصوص لمحے میں جواب دیا۔ اور بلیک زیر و کے چہرے پر جولیا کی آداز سن کر حیرت کے آثار چھاگئے۔

”باس ۔۔۔ آپ کے حکم کی تعییل ہو گئی ہے۔ ماڈام اشمار میرا لباس پہن کر کوئی سے نکل گئی ہے۔ وہ میری کار بھی لے گئی ہے۔ ماب مزید کیا حکم ہے اور“ ۔۔۔ جولیا نے کہا۔

”بس یہیک ہے تمہارا کام ختم ۔۔۔ تم مایکل کو اور اس کے ساتھیوں کو فارغ کر دو اور خود اپنے فلیٹ پر پہنچ جاؤ۔ مگر اس بات کا خیال ہے کہ کسی کو ہمی کسی یکرٹ سروں سے دوسرے ممبروں کو اس بات کا علم نہیں ہونا چاہیے اور“ ۔۔۔ عمران نے سخت لمحے میں کہا۔

”لیں بس ۔۔۔ مگر ۔۔۔ ۔۔۔“ ۔۔۔ جولیا نے شاید

”جتنا تھے کہا جائے اتنا ہی کیا کرو۔ زیادہ تجسس یہ جو لیا ۔۔۔ جتنا تھے اودے اینڈ آل“ ۔۔۔ عمران نے انتہائی سخت فحصان دہ جوتا ہے اودے اینڈ آل۔

”یہی میں کہا اور پھر ونڈ بٹن دبادک را لبطہ ختم کر دیا۔“

”یہ کیا چکر ہے عمران صاحب“ ۔۔۔ بلیک زیر و نے را لبطہ ختم ہوتے ہی کہا۔

”وہی میری شادی کا چکر ہے۔ اور کیا چکر ہونا ہے۔ آڈ آپریشن روم میں چلیں باقی باتیں وہیں ہوں گی“ ۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیر و بھی سکرا تا ہوا اللہ کھڑا ہوا۔ اب وہ کوئی بیوقوف تو نہ تھا کہ بات صحیح نہ سکتا۔ اُسے یہ تو معلوم ہو گیا تھا کہ دلہن کا انگو اخود عمران نے کرایا ہے۔ اور اس سلسلے میں اس نے جولیا کو استعمال کیا ہے۔ مگر آخر اس ڈھونگ کی عمران کو ضرورت کیا تھی۔ یہ بات وہ جاننا چاہتا تھا۔ اُس کی جھپٹی حس کہہ رہی تھی کہ کوئی بڑا کیس شروع ہو نہ رہا ہے۔

جلد ہی وہ دلوں والش میز دلکھ آپریشن روم میں پہنچ گئے۔ یہ آپریشن روم جدید سائنسی لیبارٹری تھی۔ عمران نے جاتے ہی ایک مشین کا سوچ ان کر دیا۔ اور شین پر بنی ہوئی بڑھی سی سکریں روشن ہو گئی۔ وہ دلوں کو سیاں پہنچ کر مشین کے سامنے بیٹھ گئے سکریں پر ایک کار کا منظر ابھر آیا۔ جسے ایک غیر ملکی عورت چلا رہی تھی۔ کار انتہائی تیز رفتاری سے سڑکوں پر دوڑ رہی تھی۔ مشین بیک وقت کار کا اندر رفتی اور بیرونی منظر پیش کر رہی تھی۔

کار انہا فی تیز رفتار می سے دو طبقی ہوئی شہر کے بڑے چوک پر پہنچی  
پھر اس غیر ملکی عورت نے کار ایک سائیکل سٹریٹ میں روک دی اور  
خود تیزی سے کار سے باہر آ گئی۔ اب اس کا چہرہ سکرین پر واضح  
ہو گیا تھا۔

"اسے بچانتے ہو بلیک زیرد" — عمران نے بلیک زیرد سے  
مختار ہو کر کہا۔

"نہیں" — کون ہے یہ؟ — بلیک زیرد نے پوچھا۔  
"یہ ہیری ہونے والی بیوی ہتھی" — مادام اشمارا" — عمران  
نے جواب دیا۔

"مادام اشمارا" — بلیک زیرد بڑی طرح چونک پڑا  
"ماں" — وہی مادام اشمارا — جس کی فائل ایک بہت قبیل میں  
نہ مغربی جمنی سے منگوانی ہتھی" — عمران نے سکاتے ہوئے  
جواب دیا۔

"ادہ" — تو یہ بات ہے — مگر شادی کے ڈھونگ کی کیا  
ضورت ہتھی؟ — بلیک زیرد نے سر ملا تے ہوئے کہا۔

"بھی مجبوری ہتھی" — عورت کو مکمل طور پر قابو کرنے کا بس ایک  
ہی طریقہ ہے کہ اس سے شادی کر لو" — عمران نے کہا۔ اور  
بلیک زیرد نے سر ملا دیا اب وہ کہا فی کو کسی حد تک سمجھو گی تھا۔

سکرین پر اب مادام اشمارا ایک ٹیکسی میں میکھی لٹڑ آ رہی تھی۔ پھر  
ٹیکسی مختلف سڑکوں سے گزر تی ہوئی گھستان کا لوئی میں داخل ہو گئی۔  
گھستان کا لوئی کے آخری سرے پر ایک بہت بڑی کوئی کے سامنے

## اردو فینڈ

کسی بک گئی۔ مادام اشمارا نے اتر می اور پھر اس نے کال سیل بجا  
دی۔ دوسرے سے بچا ٹک کھلا اور ایک غیر ملکی نے سر باہر نکالا۔  
اسے کرایہ دے دو" — مادام اشمارا نے تحکما نہ لمحے میں کہا۔  
اور خود تیزی سے بچا ٹک کے اندر داخل ہو گئی۔ غیر ملکی نوجوان میکسی کی  
طرف بڑھ گیا۔ مادام اشمارا تیزی سے آگے بڑھتی ہوئی سیدھی کو بھٹی  
میں داخل ہوئی — برآمدے میں چار غیر ملکی ہاتھوں میں مشین گئیں  
لئے کھڑے تھے۔ انہوں نے سر جھکا کر مادام اشمارا کو سلام کیا۔  
مگر مادام اشمارا ان کی طرف توجہ دیتے بغیر سیدھی کھمرے میں داخل  
ہوئی — کھمرے میں پہنچ کر اس نے ایک دیوار پر زدہ سے سر مارا۔  
دیوار اپنی جگہ سے بٹتی چلی گئی۔ اب دہاں سیڑھیاں نیچے جاتی ہوئی صاف  
نظر آ رہی تھی — مادام اشمارا سیڑھیاں اترتی چلی گئی۔ سیڑھیوں کا  
اختتام ایک چھوٹے سے کھمرے میں بوا۔ جو بڑے خوب صورت انداز  
میں بجا ہوا تھا۔ مادام اشمارا نے کھمرے میں جلتے ہی تیزی سے الماری  
کھولی اور پھر اس میں سے ایک چوتھت قسم کا بابس نکال لیا۔ عمران نے  
آگے بڑھ کر مشین کا سوچ آف کر دیا۔

"عمران صاحب" — خدا کے لئے تفصیل بتا دیجئے۔ آخر یہ سب کچھ  
کیسے ہو گیا۔ مجھے تو اس کیسے لی ہوا جی ہنہیں لگی۔ بلیک زیرد نے  
کہا۔

"ہوا لگنے سے نہ نیزہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہوا سے سہیشہ سمجھنا  
چاہیے" — عمران نے بڑے سنجیدہ لمحے میں کہا اور پھر اٹھ کر  
تیزی سے ملٹھہ ڈرینگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

# اردو فیلمز

## ARDUOLMZ.com

نے اس کی خوب صورت پر تکون ہپنی ہوئی تھی۔ اس بکے پھلکے بہاس میں اس کی شخصیت اور بھی زیادہ نکھر آئی تھی۔  
 ٹائیگر کی موڑ سائیکل نے جیسے ہی ہل پارک کی طرف مڑنے والی سڑک کا موڑ کاٹا۔ اس نے ایک نئی مریضہ نیز کار کو سڑک کے کنارے کھڑا دیکھا۔ اور ایک غیر ملکی لڑکی کار کے قریب کھڑی اُسے رکنے کا اشارة کر رہی تھی۔ ٹائیگر نے سپیڈ کم کی اور پھر غیر ملکی لڑکی کے قریب جا کر موڑ سائیکل روک دیا۔

”جی فرمائیے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں؟“ — ٹائیگر نے بڑے مہند بانہ لمحے میں پوچھا۔  
 ”کیا آپ نہ کار ڈرایور کر سکتے ہیں؟“ — لڑکی نے بڑے معموم سے لمحے میں پوچھا۔  
 ”جی ہاں۔ یکوں؟“ — ٹائیگر نے حیرت بھرے لمحے میں پوچھا۔

”پھر ایک تکیف کیجیے۔ آپ میری کار لئے کر ہل پارک آ جائیے اور اپنی موڑ سائیکل مجھے دے دیجیئے۔“ — غیر ملکی لڑکی نے کہا۔  
**دیکوں۔** کیا کام خراب ہے؟ — ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

”جی نہیں۔“ — ایسی کوئی بات نہیں۔ دراصل کار کا ایک نیشنل خراب ہو گیا ہے۔ اور میں اس شدید گرتی میں کار میں نہیں بیٹھ

ٹائیگر موڑ سائیکل پر سوار شہر سے باہر واقع ہل پارک کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ شہر سے باہر پہاڑیوں کے درمیان ایک خوب صورت بھیل اور اس کے ارد گرد بیچلے ہوئے۔ خوب صورت باغ کو انتہائی خوب صورتی سے ایک پُر فضال لفڑی مقام میں تبدیل کیا گیا تھا۔ اور شام کو وہاں تفریح کے لئے آئے ہوئے جوڑوں کا بے حد رشی ہوتا تھا۔

ہل پارک ٹائیگر کا سب سے پہنچیدہ مقام تھا اور وہ جس شام کو بھی ذرا سی فرصت ملے۔ ہل پارک صڑور جاتا تھا۔ آج کل وہ فارغ تھا۔ کافی دنوں سے عمران نے اس کے ذمے کوئی کام نہیں لگایا تھا۔ اس لئے وہ روزانہ اپنی شام ہل پارک میں گزارتا تھا۔ آج تھی وہ اپنی موڑ سائیکل اڑاتا جو والیاں کی طرف ہی جا رہا تھا۔ لیکن خوب صورت لڑکی اس کی نئی نئی دوستی بیٹھی۔ اور اس نے اس لڑکی سے ہل پارک میں ملنے کا وعدہ کر رکھا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ اس لڑکی کے ساتھ رات کا کھانا ہل پارک کے ایک کنڈیشن

# اردو فرنز

**URDU FANS .com**

رل۔ اور دو گرڈ پھیلی جوئی چانوں کے پیچھے سے تین مسلح افراد باہر نکلے اور انہوں نے کار کا کھپڑا پھرا۔ پھر اسٹارٹی سے کار کے دروازے کھلے اور وہ کار میں سوار ہو گئے۔ ایک آنکے اور دو پیچھے۔ ان تینوں کے ہاتھوں میں ریلوالور تھے۔ اور چہرے پر سختی تھی۔ وہ بمقامی تھے۔

کار کو تیزی سے دائیں طرف موڑ لو۔ اس کچی سڑک پر جلدی۔

ٹائیگر کے قریب بیٹھے جوئے آدمی نے ریلوالور کی ناول ٹائیگر کی پسلیوں میں گھسیتھے تو سوتے انتہائی سخت لمحے میں کہا اور ٹائیگر کے لبوں پر بیٹھ گئی۔ اور دوسرا سوتے موڑ سائیکل سے ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔

کار کو خطرے کا اندازہ پہلے ہی ہو گیا تھا۔ اس نے کار کے سرمنڈھ دی اور خود نکل کی۔ اب یہ بات بھروسات کا وہ ٹائیگر کے سرمنڈھ دی اور خود نکل کی۔

تھی کہ حملہ اور صرف کار پہنچانتے تھے۔ انہیں لڑکی کے بارے میں کوئی علم نہیں تھا۔ ورنہ ظاہر ہے لڑکی بھی موڑ سائیکل پر سوار اسی راہ سے گزرتی ہو گی۔ ٹائیگر نے بڑے اطمینان سے کار دایں طرف پکی سڑک پر موڑ دی۔ اور پھر دہ تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔

ٹائیگر بھی اس طرف نہیں آیا تھا۔ اُسے معلوم ہی نہیں تھا کہ کونی پچھی سڑک اور جاتی بھی ہے۔ مگر وہ بڑی خاموشی سے کار چلائے جا رہا تھا۔ کافی دور جا کر سڑک ایک فارم ٹاؤن کے دروازے پر جا کر ختم ہو گئی۔ دروازہ لکھا ہوا تھا۔ اس لئے ٹائیگر کار سیدھی انہیں کیا اور پھر پوری میں جا کر کار روک دی۔

اب فرمائیئے کیا کرنا ہے۔ ٹائیگر نے قریب بیٹھے ہوئے حملہ اور سے سپاٹہ بھیجے ہیں کہا۔

کتی۔ میرا دل ڈوبتا ہے۔ لڑکی نے جواب دیا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے آپ یہ موڑ سائیکل کے لیے ہیں آپ کی کار میں آ جاتا ہوں۔“

ٹائیگر نے سر بلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر خود موڑ سائیکل سے اتر آیا۔

”ہل پارک ریسٹورنٹ میں ملاقات ہو گی۔ میں آپ کی بے حد مشکور ہوں۔“

لڑکی نے کہا اور پھر وہ اچھل کر موڑ سائیکل پر بیٹھ گئی۔ اور دوسرا سوتے موڑ سائیکل ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔

ٹائیگر تیزی سے کار کی طرف مڑا۔ اگنیشن میں چابی موجود تھی۔ اس نے ڈرائیور ٹیک سیٹ پر بیٹھ کر کار سٹارٹ کی تو کار نور اسٹارٹ ہو گئی۔ کار بالکل نسی بھی۔ ٹائیگر نے ایک طویل سانس لی۔ لڑکی کا یہ بہانہ اس کے حلق سے تو نہ اتنا تھا مگر اپنے فطری تہتسک بنایا۔ اس نے لڑکی کی بات مان لی تھی۔

بجلادس کلومیٹر کا فاصلہ کار میں طے نہیں کیا جاسکتا کہ گرمی لگتی ہے۔ تہب کہ موڑ سائیکل پر تو زیادہ گرم ہوا ملتی ہے۔ بہر حال اس نے کار کی رفتار تیز کی اور ہل پارک کی طرف جلنے لگا۔

ادر پھر ابھی اس نے دو کلومیٹر کا فاصلہ ہی طے کیا جو کار اچانک ایک موڑ پر اسے بڑے ذریعہ نہ دا رہا۔ انہیں بیکاں لگانی پڑی۔ شکنونکہ سڑک پر ایک ٹرک ترچھا ہو کر کھڑا تھا۔ جس سے پوری سڑک بلاک ہو کر رہ گئی تھی۔ جیسے ہی ٹائیگر کی کار ٹرک کے قریب جا کر

# اردو فینڈ

ایک نے مود بانہ ہجھے میں جواب دیا۔  
”مریس مادام۔— ایک چکر کی ضرورت کیا تھی۔ اگر مجھے دیلے ہی کہہ دیتیں تو  
میں یہاں چلا آتا۔— ٹائیگر نے حیرت پھرے ہجھے میں لڑکی سے  
مخاطب ہو کر کہا۔

”آہستہ بولو۔— مادام کے سامنے اوپھی آواز میں بات کرنے  
والے کی زبان کاٹ لی جاتی ہے۔— اچانک قریب کھڑے ایک  
آدمی نے سخت ہجھے میں کہا۔

”سادمن۔— اسے رسیوں سے باندھ دو۔— اس کی  
دشی نے۔— لڑکی نے اسی آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یہ مادام۔— اس کے پاس اسلحہ نہیں ہے۔  
سا لوہن نے جواب دیا۔ اور پھر اس نے اپنی بیلٹ کے ساتھ لٹکے  
ہوئے نایلوں کی رسی کا گچھا اتارا۔ اور ان دونوں نے بڑی پھرتی  
سے ٹائیگر کو باندھ دیا۔

لڑکی نے بڑی پھرتی سے میز کی دراز کھولی اور ایک بلومیپ  
نکال لیا۔ یہ لیمپ آٹو میک تھا۔ اس میں سے آگ کی تیز دھانچکلتی  
لٹکی۔— عامہ طور پر یہ لیمپ زیر زمین شیلی فون کی تاروں کو جوڑنے  
اگد کاشتے کے کام لٹاختا۔ غیر ممکنی لڑکی بلومیپ اٹھاتے آہستہ  
ٹائیگر کے قریب آتی گئی۔— ٹائیگر کی آنکھوں میں حیرت تھی۔ اُسے  
اب تک اس سارے چکر کی سمجھو ہندی آئی تھی۔

”مل۔— اب بتاؤ کہ تم کون ہو اور کیا کام کرتے ہو۔  
لڑکی نے ٹائیگر کے قریب رکتے ہوئے بڑے سخت اور سپاٹ

”خاموشی سے نیچے اتر آؤ۔ اگر کسی گڑبڑ کی کوشش کی تو یہاں  
تمہاری لاش پر رونے والا بھی کوئی نہیں ہو گا۔— اس کوئی  
نے کہا اور خود بھی نیچے اتر گیا۔ پیچے بیٹھے ہوئے دونوں افراد بھی نیچے  
اٹر آئے تھے۔ ٹائیگر نیچے اتر آیا۔ اور پھر ان میں سے ایک نے ٹائیگر کی  
تلائی لی۔— مگر اس کے پاس کوئی اسلحہ ہوتا تو نکلا وہ تو خالعینا  
تفصیل کے لئے گھر سے نکلا تھا۔

”جیگر۔— کار کو پیچھے لے جاؤ۔— ٹائیگر کے قریب میٹھے  
والے نے اپنے ایک ساکھی سے کہا اور وہ سر برداشتا بوا کار کی ڈرائیور ہند  
سیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

”اندر چلو مسٹر۔— اُسی آدمی نے کہا اور ٹائیگر لمبے لمبے قدم  
اٹھاتا عمارت کے اندر داخل ہو گیا۔ ریواور بردار اس کے پیچھے تھے۔  
پھر ان کے کہنے کے مطابق وہ مختلف گھروں سے گزرنے کے بعد ایک  
گھرے کے دروازے پر رک گئے۔— ان میں سے ایک نے آگے  
بڑھ کر دروازے پر دستک دی۔

”آجاد۔— اندر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ اور  
اس کے ساتھی دروازہ لٹھل گیا۔ اور ٹائیگر نے اندر تقدم رکھ دیئے۔  
دوسسرے لمبے اس کے ذمیں کو ایک زبردست جھٹکا لگا۔— یکون تھے  
سامنے ایک بڑی میز کے پیچھے دہی غیر ملکی لڑکی میٹھی ہوئی تھی جو اس  
کا موثر سائیکل لے کر اُسے کار دے گئی تھی۔

”اس نے گڑبڑ کرنے کی کوشش تو نہیں کی۔— لڑکی نے  
بڑے تحکمانہ ہجھے میں پوچھا۔

# اردو فینڈ

۴۶

۴۷

لیجے میں کہا۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ تمہیں بیکار مجھ سے کیا لمحے پسیدا ہے؟" کہی تھی۔ میں ایک عام سا کار و بار می آدمی ہوں اور تفریح کے لئے ہل پارک جا رہا تھا کہ تم نے خواہ مخواہ ایک حکڑا ل کر مجھے یہاں گھسیٹ لیا۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"زیادہ تقریر کرنے کی ضرورت نہیں۔ میرے پاس اتنا فالتو و قت نہیں کہ تمہاری باتیں سنتی رہوں۔" بس میرے سوالوں کے جواب دیتے جاؤ۔ ٹائیگر نے لیجے کو پہنچ سے زیادہ سخت کرتے ہوئے کہا۔

"انجھا۔" پوچھو۔ اب شام تو غارت ہو ہی گئی۔ ٹائیگر نے کندھے اپنکاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام۔" ٹائیگر نے پوچھا۔

"سلیم رضا۔" ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کیا کام کرتے ہوئے۔" ٹائیگر نے دسر اسوال کیا۔

"موجی ہوں۔" ٹائیگر نے بڑے مطمئن لیجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"موچی۔" وہ کہا ہوتا ہے۔ ٹائیگر نے ہمراں بوتے شو میکر کو کہتے ہیں۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔" ٹائیگر نے ایک طویل سالس لیتے ہوئے کہا۔

"ہل پارک کیا کرنے جا رہے ہے۔" ٹائیگر نے چند لمحوں کی

## لشکن اپنڈ پی

ڈیورٹی کے بعد پوچھا۔ "ایک نئی دوست سے ملتے ہیں۔" ٹائیگر نے جواب دیا۔  
 "کیا نام ہے اس کا؟" ٹائیگر نے پوچھا۔  
 "مارگریٹ جولین۔" ٹائیگر نے جواب دیا۔  
 "وہ کہاں کام کرتی ہے؟" ٹائیگر نے پوچھا۔  
 "وہ کسی کار و بار می فرم میں سیکرٹری ہی ہے۔ مجھے زیادہ تفصیل کا علم نہیں۔ اس ایک کیفیت میں ملاقات ہو گئی تو آج شام میں پارک ملنے کا وعدہ کر لیا گیا۔" ٹائیگر نے جواب دیا۔  
 "ہوں۔" ٹھیک ہے۔" ٹائیگر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔  
 اور پھر وہ تیزی سے واپس مڑی اور اس نے میز کی دراز کھول کر بلوپیپ والیس دراز میں ڈال دیا۔  
 "اس سے چھوڑو۔" اس کا موڑ سائیکل اس کے حوالے کر دو۔  
 یہ جا سکتا ہے۔ ہم نے غلط آدمی پر ہاتھ ڈال دیا ہے۔" ٹائیگر نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔  
 "مگر مادام۔" یہ بعد میں ہمارے لئے کوئی مصیبت نہ کھڑی گردھے۔ کیوں نہ اسے شتم کر دیا جائے تھے۔ سالومن نے کہا۔  
 "نہیں۔" میں خواہ مخواہ کی قتل و غارت یہ نہ نہیں کرتی۔ ہم اس کے جاتے ہی یہ جگہ چھوڑ دیں گے۔" ماوام نے جواب دیا  
 اور سالومن نے سر ملا تے ہوئے ٹائیگر کی رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر رسیوں کی بندش سے آزاد ہو گیا۔ پھر سالومن کے اشارے پر وہ اس کے پیچے چلتا ہوا کھرے سے باہر آگیا مختلف

## اردو فینز

جیگر — اس کا موثر سائیکل لے آؤ ۔ — سالومن نے جیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور جیگر سر بلکہ تیزی سے عمارت کے پچھے کی طرف چل دیا۔

سنومسٹر — یہ بھاری ماڈام کی رحم دلی ہے کہ تم زندہ والیں جا رہے ہو۔ لیکن تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم اپنی یادداشت سے اس تمام ولقے کو کھڑپ دینا۔ درند و سری بار ماڈام رحم سے کام نہیں لے گی ۔ — سالومن نے تائیر سے مخاطب ہو کر کہا۔

بنجھے کیا ضرورت پڑی ہے کہ خواہ منواہ کی الجھنوں میں نہیں سو۔ میری طرف سے بے نظر رہوت ۔ — ٹائیر نے انہیں اطمینان دلاتے ہوئے کہا اور سالومن نے سر بلادیا۔ چند لمحوں بعد جیگر اس کا موثر سائیکل کھینچتا ہوا پورپر میں لے آیا۔

اب تم جا سکتے ہو ۔ — سالومن نے کہا اور ٹائیر تیزی سے موثر سائیکل پر سوار ہوا۔ اس نے اُسے ستارٹ کیا اور پھر اس کا موثر سائیکل خاصی تیز رفتار ہی سے بھاگتا ہوا فارم ہاؤس کا دروازہ کراس کر گیا — اس کا دنہ پکی سڑک کی طرف تھا۔ وہ دل سی دل میں مجرموں کی سادہ لوچی چومنیں رہاتیں۔ جنہوں نے پڑی آسانی سے اس کی باتوں پر اعتبار کر لیا تھا۔ مگرثا یہ اُسے یہ معلوم نہیں تھا کہ مجرم اتنے سادہ لوح نہیں جتنا وہ انہیں سمجھو رہا ہے۔ اس کی موثر سائیکل کے انجن میں ایک ایسا آل انسب کر دیا گیا تھا جس

## اردو فینز

سے بھرم ایسا اصل مقصد حاصل کر سکتے تھے۔ اور ظاہر ہے اس آئے کی موجودگی سے ٹائیر قطعاً لا علم تھا



ماڈام اشھار اکاذ ہن غصے اور نفرت سے بُری طرح کھول رہا تھا۔ جب سے جو لیانے اُسے عمران کے متعلق تفصیلات بتائی تھیں اس کا جھی چاہ رہا تھا کہ عمران کی بوٹیاں نوچ کر شود اپنے آپ کو گوتی مار دے۔ وہ جوانے آپ کو دنیا کی سب سے بُری عیار سمجھتی یاد آر پا تھا جب وہ ایک خصوصی مشن پر اس ملک میں داخل ہوئی تھی۔ یاد آر پا تھا اپنی چالاکی اور پوشی خیاری کی بنیاد پر وہی دنوں میں اپنے مشن اور پھر اپنی چالاکی اور پوشی خیاری کی بنیاد پر وہی دنوں میں اپنے مشن میں کامیاب ہو گئی۔ اور کسی گو کا نوں کان ہی خبر نہ ہوئی۔ اس روز وہ ہوٹل میں بیٹھی واپس جانے کا پروگرام بنایا تھی کہ اپنا بک اس نے ڈائٹ ہال میں عمران کو داخل ہوتے دیکھا۔ عمران نے بڑا انغیس سالباس پہن رکھا تھا اور وہ کسی مشعر قی شہزادے کی طرح نظر آرہا تھا۔ اس کے چھپے ایک دیوبنکل بیشنی دو نوں پلبوؤں

# اردو فینز

بیس روپیاں اور لٹکنے بڑے مودب انداز میں چل رہا تھا۔  
ادام اشمارا بھی اس کے بیختے ہی کر سی پر مبیٹ گئی۔ اس کی آنکھوں سے  
مشترق اور خصوصاً مشترق شہزاد دل کے بارے میں بڑی پیاس را  
کہا نیاں سن رکھی تھیں۔ اس لئے عمران کو دیکھتے ہی اس کا دل  
مچل اٹھا۔ اتنا خوب صورت۔ اتنا وجہ یہ نوجوان اس نے زندگی میں  
بھی شدید کھانا تھا۔ اس لئے اخیتی وہ عمران کے استقبال کے لئے  
اللہ کھڑی ہوئی۔ عمران اس وقت بڑے باوقار انداز میں پڑا  
ہوا اس کی میز کے قریب سے گزر رہا تھا۔  
کیا آپ چند لمحے بھی اپنی میز بانی کا شرف بخشیں گے؟  
ادام اشمارا نے کھڑے ہو کر بڑے مہذب بھجے میں عمران سے  
محاط ہو کر کہا۔

”سیکرٹری۔“ کیا یہ محترمہ اس قابل ہے کہ جم اسے شرف  
میز بانی بخشیں۔ عمران نے اپنے پیچے آتے ہوئے جوزف سے  
بڑے معصوم سے لمحے میں پوچھا اور اس کے معصوم سے انداز  
پر مادام اشمارا اور بھی زیادہ رائی خلمسی ہو گئی۔

”شکل سے تو شرکی معلوم ہوتی ہے۔ مگر باس۔“ سب  
عوڑیں ایک جیسی ہوتی ہیں۔ جوزف نے ہر اسلامیہ بنائے  
ہوئے کہا۔

”نبی جوزف۔“ یہ خالون بے حد مہذب میں اور ہمیں  
پسند آئی ہیں اس لئے تم انبیاء میز بانی بخشیں گے۔  
عمران نے کہا اور پھر وہ بڑے اطمینان سے ایک کرسی پر مبیٹ گیا۔

ادام اشمارا بھی اس کے بیختے ہی کر سی پر مبیٹ گئی۔ اس کی آنکھوں سے  
تجسس کے ساتھ ساتھ لے پناہ اشتیاق کی قندیلیں علی انھی تھیں۔  
عمران کے کرسی پر بیختے ہی ایک۔ انتہا نیز رفتار سی سے اس  
کے قریب آ کر بڑے مودب انداز میں جھک گیا۔  
”آپ کی تعریف۔“ — عمران نے اس کے بیختے ہی بڑے شابان  
انداز میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔  
”باس۔“ یہ ایک محمولی سادیت ہے۔ — جوزف نے  
جو عمران کی کرسی کے پیچے بڑے مودب انداز میں کھڑا تھا۔ فوراً جواب  
دیا۔

”اوہ۔“ اچھا۔ — نتم دیتھ ہو۔ مگر تم میرے سامنے جھکے کیوں  
کھڑے ہو۔ کیا تمہاری کھڑیں کوئی سکھیں ہے؟ — عمران نے بڑے  
معصوم سے پیچھے میں کہا۔ اس وقت اس کے پیچے پر فرشتوں عیسیٰ  
محصولیت تھی۔  
”یہ آرڈر یعنے کے لئے آیا ہے۔ آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے؟“  
ادام اشمارا نے ہمیں ہای سکراتے ہوئے کہا۔

”تم کیسے کہیں کچھ نہیں پہلتے۔ مسٹر دیتھ۔“ کمال ہیں جتنے لوگ  
بیٹھے ہوئے ہیں ان سب کو میری طرف سے ہوں گا کہ سب سے منہکا  
شرکوب پیش کیا جائے۔ اور ہمارے لئے سادہ پانچ کا ایک  
چلاس۔ — عمران نے بڑے شابانہ انداز میں کہا۔ اور دیتھ کے پیچے  
پر حیرت جیسے ثابت ہو کر رہ گئی۔  
”جیا۔“ چیز باس لہ رہا ہے دہ کرد اگر تم نے باس کی

# اردو فینڈ

**URDUFAN.COM**

تمیل میں ایک سمحے کی بھی دیر کی تو..... جو زوف نے اتنا زندگی میں کہا اور ویٹر سخانے جو زوف کے لمحے سے گھر کر انہیاں کرنے کا سے مڑا۔ اور پھر مادام اشمارا نے دمکھا کر پورے بال میں مشروب کے جام آنکھیں کیے جانے لگے۔ ہوٹل کا نیجہ خود سر میز پر جا کر عمران کی اس پیش کش کے تعلق بتایا۔ اور وہ سب مطمئن کر بڑھی حیرت سے عمران کی طرف دیکھتے۔ مگر عمران یوں بے نیاز ہی سے بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے اتنے ہنگے مشروب کی سجائے لوگوں کو سادہ پانی دیا جائے ہا۔

آپ کون سی ریاست کے شہزادے ہیں۔ مادام اشمارا نے پوچھا۔

"میرا نام مادام اشمارا ہے۔ میرا اللعل مغربی جرمی سے ہے۔ یہ میں یہاں تفریح کرنے آئی تھی۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ سے ملاقات ہو گئی۔ مادام اشمارا نے اپنا تعارف کرتے ہوئے کہا۔

"ادھ مادام اشمارا اچھا نام ہے۔ اور آپ خود بھی بے حد حسین ہیں۔ بالکل شبہ نم کی طرح پاکیزہ اور تقدس ہیں۔ آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے۔" عمران نے فوٹاہی جواب دیا۔

"شکریہ۔" یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ سے ملاقات ہو گئی۔ مجھے مشترقی شہزادوں سے ملنے کی بے حد حرمت تھی۔ کیا آپ مجھے اپنی ریاست کی حیر کرائیں گے؟" مادام اشمارا نے منکر کرنے سے ہوئے جواب دیا۔

"ادھ مادام اشمارا۔" یہ بڑا مشکل سُلْطَن ہے۔ ہماری ریاست کا قانون ہے کہ کوئی غیر ملکی عورت ریاست میں داخل نہیں ہو سکتی۔ عمران نے جواب دیا۔

"ادھ۔" یہ تو بڑا سخت قانون ہے۔ کیا کون ایسا طلاقیدن ہے

تعمیل میں ایک سمحے کی بھی دیر کی تو..... جو زوف نے اتنا زندگی میں کہا اور ویٹر سخانے جو زوف کے لمحے سے گھر کر انہیاں کرنے کا سے مڑا۔ اور پھر مادام اشمارا نے دمکھا کر پورے بال میں مشروب کے جام آنکھیں کیے جانے لگے۔ ہوٹل کا نیجہ خود سر میز پر جا کر عمران کی اس پیش کش کے تعلق بتایا۔ اور وہ سب مطمئن کر بڑھی حیرت سے عمران کی طرف دیکھتے۔ مگر عمران یوں بے نیاز ہی سے بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے اتنے ہنگے مشروب کی سجائے لوگوں کو سادہ پانی دیا جائے ہا۔

آپ کون سی ریاست کے شہزادے ہیں۔" مادام اشمارا نے پوچھا۔

"بھم ریاست ڈھمپ کے شہزادے ہیں۔ کوہ ہمالیہ کے دامن میں پھیلی بوجی عظیم ریاست۔ مگر ہمارے ڈیڑھی تے ریاست ہمایہ کے حوالے کر کے یہاں اس ملک میں نوکری کر لی ہے جو ہمیں بالکل پسند نہیں۔ اس لئے ہم ڈیڑھی سے ناراض ہیں۔" عمران نے بڑے سادہ بیٹھے میں اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"نوکری کر لی۔" یعنی بادشاہ سلامت نے۔" مادام اشمارا نے چونک کر کہا۔

"ماں۔" وہ اس ملک کی ائیلی جنس کے ڈائریکٹر ہنzel ہیں۔ سر رحمان۔" عمران نے جواب دیا۔

"ادھ اپ۔" مادام اشمارا اور زیادہ مرجوب ہو گئی۔ پاپ۔" پھر تعارف ہونا چاہیے۔ مہذب لوگ بات کرنے سے پہلے اپنا تعارف کرتے ہیں۔" جو زوف نے اچانک کہا۔

## اردو فنڈ

کہ میں ریاست کی سیر کر سکوں" — مادام اشمار نے کہا۔ درحقیقت ایسا نہ ہو۔ اور تم صرف دوست رہیں" — مادام اشمار  
 "ایک طریقہ تو ہے۔ مگر اسے آپ پسند نہیں کریں گی۔ وہ مجھے ہم نے خواب دیا۔ عمران نے مسکنے کریں گی۔ وہ کون ساطریقہ ہے۔ مادام اشمار نے کہا۔  
 طریقہ بے حد دل کش ہے" — عمران نے مسکراتے ہوئے "ایم ممکن توبے گز سکدی ہے کہ جمیں پورے بخات بات  
 سے شادی کرنی پڑے گی تمام رسوم درواج پورے کرنے پڑیں گے" — "وہ کون ساطریقہ ہے۔ مجھے بتائیں" — مادام اشمار نے عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"اہ" — یہ تو اور بھی دل کش بات ہے۔ اس طرح میں ذاتی  
 طور پر مشرق کو قریب تر دیکھ سکوں گی" — مادام اشمار نے  
 ریاست کی بطور شہزادی سیر کر سکیں گی۔ مگر سکنے ہے کہ مجھے شادی  
 کے لفظ سے ہی نفرت ہے" — عمران نے آخری الفاظ بڑا بڑا  
 بے چینی سے پوچھا۔ "وہ طریقہ یہ ہے کہ آپ مجھ سے شادی کر لیں اور پھر آپ ہماری  
 چلتے ہوئے کہا۔ "شادی آپ تیار ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں مگر  
 یہ سوچ لیں کہ تم صرف دنیا کو دکھانے کے لئے بی میاں بیوی ہوں  
 گے۔ اگر آپ نے بعد میں کچھ اور طالبات شروع کر دیئے۔ تو جم  
 خود کشی کر لیں گے" — عمران نے پڑی معصومیت سے کہا۔  
 "شادی آپ تے" — مگر آپ کو کیوں اس لفظ سے نفرت  
 ہے" — مادام اشمار نے بجیپ سے بجھے میں پوچھا۔

"بس ہے نفرت" — ہم تفصیل نہیں بتاسکتے۔ اس لئے مادام  
 اشمار ایہ طریقہ تو ناممکن ہے" — عمران نے کہا۔  
 "ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ مجھ سے براۓ نام شادی کر لیں۔ یعنی  
 صرف دنیا کو دکھانے کے لئے۔ میں آپ کی ریاست کی سیر کر لوں۔  
 پھر میں واپس اپنے مکان چل جاؤں گی" — اچانک مادام اشمار  
 نے کہا۔ **سلکن ارند بول**  
 "بڑائے نام شادی" — وہ کیا ہوتی ہے" — عمران نے ای طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔  
 "یہ انگوختی نہیں۔ یہ ناممکن ہے۔ میں یہ انگوختی کسی بھی  
 پوچھتے ہوئے پوچھا۔ "مغلب یہ کہ دنیا کو دکھانے کے لئے ہم میاں بیوی ہوں۔ مگر  
 قسمت پر اپنے آپ سے جدا نہیں کر سکتی" — مادام اشمار

# اردو فینز

مگر یہاں کوئی آپ ناتھی مجھے واپس کر دیں گے ۔ — مادام اشمار نے ابھی ہونی لفڑوں سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے انداز سے ظاہر ہو رہا تھا کہ جیسے وہ شدید قسم کی کش کمش میں متلا ہو۔ تو جم نے اتنے کیا کرنا ہے۔ یہ تو صرف ایک رسم ہے۔ اس سے مطلب یہ کیا جاتا ہے کہ دہن کی مرضی اس شادی میں شامل ہے۔ عمران نے جواب دیا۔

اور کے — میں یہ انگوٹھی آپ کو دے دوں گی۔ لیکن اُس روز جس روز شادی کی رسوم ادا کی جائیں گی ۔ — مادام اشمار نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ہمیں کیا اعتراض ہے۔ آپ ایسا کریں کہ فویسی طور پر کسی کوئی میں منتقل ہو جائیں۔ تاکہ ہماری والدہ اور بہن آپ سے مل سکیں" — عمران نے جواب دیا۔

"اوہ — مگر ..... ۔ — مادام اشمار نے کچھ بہش پاہا۔

"آپ یہ کہنا چاہتی ہیں کہ آپ یہاں کس کی کوئی پھر سگی تو ایسی کوئی بات نہیں ڈاکڑوا اور یہاں کے بہت بڑے سائنس دان میں آپ تیرے ساتھ چلیں آپ ہماری بہت خوش رہیں گی۔ فالکن اور کل رڑ کی سنجھہ بہبی پڑھی لکھی ہمیں کے حد تک ساتھ بے ہم شوخ اور شراری ہے وہ آپ کو خوش رکھے گی" — عمران نے فوراً بھی تجویز پیش کر دی۔

"ٹھیک ہے — آپ ان سے بات کر لیں میں کہ ہم منتقل

کی کوئی پرواہ نہیں مادام اشمار،

ہماری لفڑی میں رسم درواج ابھم ہوتے ہیں" — عمران نے جواب

نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ ایک لمحے کے لئے اس کا جھرہ زرد پڑ گیا تھا۔

"اوہ — آپ گھر آگئیں۔ یہ تو ایک رسم ہے۔ ہم یہ انواع آپ کو جلدی سے میں دوبارہ واپس تھنے کے طور پر دے دیں گے اور اس کے ساتھ بھی ایک اور انگوٹھی آپ کو تھنے کے طور پر دیں گے جس کی مالیت کم از کم ایک لاکھ ڈالر ہو گی" — عمران نے بڑے بے نیازانہ سے لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ "ایک لاکھ ڈالر کی انگوٹھی" — مادام اشمار اسکی سماں کی کھلی رہ گئیں۔

"تو کیا ہوا۔ ہمارے پاسن ایسے خاندانی زیورات میں۔ جن کی قیمت شاید پوری دنیا کی دولت دے کر بھی پوری نہ کی جاسکے۔ ہمارے خاندانی زیورات میں ایک ایسا بیرابر جو کوہ نور بیرے سے دو گز جسامت کا ہے" — عمران کا اچھا بدستور بے نیازی لئے ہوئے تھا۔

"اوہ — کوہ نور سے دو گزی جسامت کا بیر۔ اوہ حیرت انگیز میں — مم — میرا مطلب ہے یہ عمومی سی انگوٹھی لے کر آپ کیا کریں گے۔ یہ تو ہست کہستی ہے۔ مجھے فرا اچھی لگی تو میں نے دو ڈالر میں خرید لی۔" — عمران اشمار نے اچھی میں بھی ہونی انگوٹھی کو گھماتے ہوئے کہا۔

"ہمیں دولت یا قیمت کی کوئی پرواہ نہیں مادام اشمار، ہماری لفڑی میں رسم درواج ابھم ہوتے ہیں" — عمران نے جواب

# اردو فینڈ

URDUFANS.COM

بوجاؤں گی۔ — مادام اشمارانے رضا مند ہوتے ہوئے کہا۔  
”نہیں۔ — ایسا نہیں ہو سکتا۔ شادی کی باتی طور پر ہونے کے بعد  
آپ بڑل میں نہیں رہ سکتیں۔ یہ بھارتی عوام کی بے عنیتی سے  
عمران نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

”میں فوراً نہیں جا سکتی۔ یہ اچھا نہیں رہے گا۔ — مادام اشمارا  
نے اس بار قدر سے بعد بچھ میں کہا۔  
”تمست جائیں۔ — ہم نے کوئی آپ کی منت کی بے کہ آپ تم  
سے شادی کریں۔ ہم تو عرض کی خاطر یہ زبر کی گولی کھانے پر تیار  
ہو گئے تھے۔ — عمران نے اظہار ناراضی کرتے ہوئے کہا۔ اس  
کا چہہہ سرنخ ہو گیا تھا۔

”ارے ارے۔ — آپ تو ناراض ہو گئے۔ چلیے میں ابھی حصی بول  
میں کم سے کم آپ کو ناراض نہیں کر سکتی۔ — مادام اشمارا نے  
مسکراتے ہوئے کہا۔

”بہت خوب۔ — ابھی تو شادی بھی نہیں ہوئی اور آپ بھارتی  
مرضی کا خیال رکھنے لگیں۔ اگر آپ کے یہی اندازہ رہے تو کہیں ایسا نہ ہو  
کہ بعد میں ہمارا ارادہ بدیل جائے۔ — عمران نے مسکراتے ہوئے  
کہا اور مادام اشمارا بھی صاف دی۔

”میں سامان لے لوں۔ — مادام اشمارا نے کہا۔

”سامان بڑل والے پہنچا دیں گے۔ اب پڑیں عمران کی ہوئے  
والی یوہی سامان اٹھاتی پھرے گی۔ آپ بے فکر ہیں۔ — عمران  
نے کہا اور پھر اس نے مرکر جوزف سے کہا۔

”یہیں پاس۔ — جوزف نے اشن شن ہوتے ہو کے جواب دیا۔  
”بل ادا کر دو۔ — اور مادام اشمارا کے گھر سے کاتنام مل۔ اور  
بڑل والوں کو حکم دے دو کہ مادام اشمارا کا سامان ڈاکٹر داودی کو پہنچی  
میں پہنچا دیا جائے۔ — عمران نے بڑے شابانہ انداز میں کہا۔

”او۔ کے پاس۔ — جوزف نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم  
اٹھاتا سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔  
”بڑا شاندار سیدھی ہے۔ — مادام اشمارا نے جوزف کے  
ڈیل ڈھول کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”اگر آپ کو پسند ہے تو ہم شادی کے موقعہ پر اسے تنخے کے  
طور پر آپ کو دے دیں گے۔ مگر یہ آپ کو علم ہو کہ یہ روزانہ وہ سکی کی  
دو سو بوتیں پیتا ہے۔ — عمران نے کہا۔  
”دو سو بوتیں وہ سکی کی۔ — مادام اشمارا کی آنکھیں پوری  
حد تک پھیلتی چلی گئیں۔

”ماں۔ — ان سے صرف اس کا گزارہ ہوتا ہے۔ خالم اتنا بلا  
لاش ہے کہ در محل کے ذریم وہ سکی کے پھیلنے کے باوجود اسے نشہ  
نہیں ہوتا۔ — عمران نے جواب دیا۔  
”اُسی لمحے جوزف واپس آگیا۔

”باس۔ — بل کی ادائیگی کردی گئی ہے۔ بڑل کے تمام ممبروں  
کو ٹپ بھی دے دی گئی ہے۔ — جوزف نے موعد بانہ انداز میں  
سر جھکاتے ہوئے کہا۔

# اردو فینز

"او۔ کے — آئیے مادام اشمارا۔" — عمران نے اٹھ کر جائے۔ مادام اشمارا نے انگوٹھی دینے سے صاف انکار کر دیا۔ اس نے آنکر وہ یہ انگوٹھی خود عمران کے حوالے کرے گی۔ — اس نوجوان کے جانے کے بعد اس نے سمجھہ کو مجبور کیا کہ وہ بازار جانا چاہتی تھے۔ تاکہ عمران کے لئے کوئی خوب صورت نجفہ خرید سکے۔ اور پھر وہ پچھے سے کار میں بیٹھ کر سمجھہ کے ساتھ بازار چلی گئی۔

میں ایک فون کر لوں ॥ — مادام اشمارا نے ایک ہوٹل کے باہر سلیک فون بوتھ کو دیکھتے ہی کہا اور سمجھہ نے سر ملا دیا۔ مادام اشمارا انورا فون بوتھ میں گھس گئی۔ اس نے ایک نمبر لکھا یا اور رسیور کا فوں سے لکھا یا چند ہی لمحوں میں رابطہ قائم ہو گیا۔

"پیلو روشنل سپیکنگ ॥" — دوسری طرف سے ایک ہر دانہ آواز اپھری۔ "مادام اشمارا" — مادام اشمارا نے قدرے سخت بیٹھے میں کہا۔

"اوہ مادام — آپ ہوٹل سے یکاکی کہاں چلی گئی تھیں۔ ہم نے سارے شہر میں آپ کو چھاں مارا۔ گریٹ باس آپ کی طرف سے بے حد پریشان ہے۔" دوسری طرف سے بے حدیں ہیے یہیں کہا گیا۔

میں ایک ضروری کام میں مصروف ہوں۔ تم ایسا کرو کہ فوراً دبیسو تھری ٹاپ کی ایک خالی انگوٹھی لے کر پلازا شاپنگ سنٹر آجائو۔ وہ انگوٹھی مجھے دے دیتا اور میری انگوٹھی لے آنا۔ مگر اُسے انتہائی کا پیغام لے کر آگیا کہ رسم کے مطابق وہ انگوٹھی عمران کو پہنچا دی

"او۔ کے — آئیے مادام اشمارا" — عمران نے اٹھ کر ہوئے کہا۔ اور مادام اشمارا اٹھ کر طمی ہوئی۔ اب عمران اور مادام اشمارا اکٹھے چلتے ہوئے بیردی گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ اور جو زرد ان دونوں کے پیچھے پڑھے مونڈ بانہ انداز میں قدم اٹھا تاچلا جا رہا تھا — اور ہال میں بیٹھے ہوئے تمام لوگ حیرت اور رشک بھری نظر دی سے انہیں دیکھ رہے تھے۔ مادام اشمارا کا دل عجیب سی احساس برتری سے بھرا جا رہا تھا — پھر عمران کی شاندار کار میں بیٹھ کر وہ ڈاکٹر داؤر کی عظیم الشان کوٹھی میں آگئے۔

تمام واقعات فلم کی دلیل کی طرح مادام اشمارا کے ذہن پر ابھرتے جا رہے تھے۔ ڈاکٹر داؤر کے گھر والوں نے اُسے ہاتھوں ہاتھ دیا تھا۔ اور پھر دوسرے روز عمران کی والدہ اور بہن اس سے ملنے آئیں۔ اور پھر وہ دہن بنائی گئی۔ عجیب و غریب قسم کے بیاس اور عجیب و غریب قسم کے رواجات۔ انتہائی حیرت انگریز اور انتہائی دل کش۔ اور پھر شادی کا دن آگیا۔ مادام اشمارا اپنی زندگی کے حیرت انگریز تجربے سے گزر رہی تھی۔ ڈاکٹر داؤر کی لڑکی سمجھہ اُسے ایک لمبے لئے بھی نظروں سے اوجھل نہ ہونے دیتی تھی۔ مادام اشمارا اس انگوٹھی کی وجہ سے بے حد پریشان تھی۔ وہ جس را تو کو حاصل کرنے کے لئے اس مکان میں آئی تھی وہ اس انگوٹھی میں ہی پوشیدہ تھا — اور وہ کسی قیمت پر یہ انگوٹھی اپنے آپ سے جدا نہ کرنا چاہتی تھی۔ مگر شادی والے دن صبح ہی صبح ایک نوجوان عمران کا پیغام لے کر آگیا کہ رسم کے مطابق وہ انگوٹھی عمران کو پہنچا دی

## اردو فنڈ

ماشیل کے حوالے کر دی اور اس کے باقی میں موجود انگوٹھی پک جھکنے نے کہا۔ میں ادام کے باتوں میں پڑھ گئی۔ اور مادام نے وہ انگوٹھی پہن لی۔ نجمر کے فرشتوں کو بھی اس لین دین کا علم نہ چوا۔

پھر مادام اشمارا پس آگئی۔ اب وہ مطمئن تھی۔ ان کے والپس پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد عمران وہاں پڑھ گیا۔ نجمر نے اس کے شادی والے دن وہاں کے گھر آنے کا خوب مذاق اٹایا۔ مگر عمران بھی ایک ڈھیٹ واقع ہوا تھا۔ بہر حال وہ انگوٹھی لے گیا۔

اور اب مادام اشمارا مشیل کی کوٹھی کے خفیہ تہہ خلنے میں بھی دل بھی دل میں بیچ دتا ہے کھا رہی تھی۔ وہ عمران کی معصومیت سے مار کھا گئی تھی۔ اگر اسے پہلے پتہ چل جاتا کہ عمران کی ایک سوابائیں بیویاں موجود ہیں تو وہ عمران کے قریب بھی نہ آتی۔ بہر حال اُسے یہ اہمیت ان تھا کہ اصل انگوٹھی محفوظ ہے۔

اسی لمحے کھرے میں نجمر کی تیز آواز گونج انگوٹھی اور مادام اشمارا چالات کی دنیا سے والپس آگئی۔ اس نے سامنے میز پر پڑے توئے پڑے سے ٹراں سیٹر کا بیٹن آن کر دیا۔ اس کے ساتھی لھٹکی کی آواز نہ ہو گئی۔ اب اس سے ایک بھارتی مردانہ آوانہ کھل رہی تھی۔ پھر فون بوتھ سے باہر نکل کر وہ نجمر کو ساتھ لئے سیدھی پلازا شاپنگ سنٹر آگئی۔ وہاں اس نے ایک خوب صورت اور قیمتی چین غریب اے۔ پلازا شاپنگ سنٹر کی وسیع عمارت میں گھوستے پھرتے انہیں کافی دیر ہو گئی۔ اور اسی دورانِ راشیل وہاں پڑھ گی۔ وہ ایک خوب صورت غیر ملکی نوجوان تھا۔ جو کسی سماج کے بھیں میں تھا۔ ایک کاؤنٹر پر مادام اشمارا اور راشیل اکٹھے ہوئے۔ اور مادام اشمارا نے نجمر کو ایک خوب صورت گھٹتی دیکھنے کا اشارہ کیا اور جیسے ہی نجمر ادھر متوجہ ہوئی۔ مادام نے باقی میں پکڑی ہوئی انگوٹھی

”مادام اشمارا سپیکنگ فارم دس اینڈ“۔ مادام اشمارا نے بادقا رہیے میں کہا۔

”اوہ مادام“۔ نیشن کا کیا رہا۔ راشیل نے روپرٹ کی تھی کہ

خاقدلت سے رکھنا۔ میں واپس آکرے لوں گی۔“ مادام اشمارا

پہنچا دیا جائے۔“ راشیل نے پوچھا۔

”نہیں۔“ ابھی کام نامکمل ہے۔ میں اسے جلد ہی مکمل کروں گی۔ پھر اسے بارہ تھاں پہنچا دیا جائے گا۔ تم قی الحال دلیساہی کر دیں۔ میں کہہ رہی ہوں۔“ مادام اشمارا نے سخت لمحے میں کہا۔

”شیک ہے مادام۔“ میں تھوڑی دیر میں پلازا شاپنگ سنٹر میں پہنچ رہا ہوں۔“ راشیل نے موذ بانش لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ سنو۔“ میرے ساتھ ایک مقامی لڑکی ہو گی اس لئے لین دین انتہائی خفیہ اور ہوشیاری سے ہو گا۔“ مادام اشمارا نے کہا اور اس کے ساتھی رسیور کہ دیا۔

پھر فون بوتھ سے باہر نکل کر وہ نجمر کو ساتھ لئے سیدھی پلازا شاپنگ سنٹر آگئی۔ وہاں اس نے ایک خوب صورت اور قیمتی چین غریب اے۔ پلازا شاپنگ سنٹر کی وسیع عمارت میں گھوستے پھرتے انہیں کافی دیر ہو گئی۔ اور اسی دورانِ راشیل وہاں پڑھ گی۔ وہ ایک خوب صورت غیر ملکی نوجوان تھا۔ جو کسی سماج کے بھیں میں تھا۔ ایک کاؤنٹر پر مادام اشمارا اور راشیل اکٹھے ہوئے۔ اور مادام اشمارا نے نجمر کو ایک خوب صورت گھٹتی دیکھنے کا اشارہ کیا اور جیسے ہی نجمر ادھر متوجہ ہوئی۔ مادام نے باقی میں پکڑی ہوئی انگوٹھی

تم چند روز کے لئے غائب ہو گئی تھیں اور " گریٹ بارے نے  
پوچھا اس باراں کا لمحہ نہ مل تھا۔  
" گریٹ بارے — من کے سلسلے میں ہی  
بمحض غائب ہونا پڑا۔ اور " ہادام اشمارانے جواب دیا ہے  
ہے اب وہ گریٹ بارے کو اپنی حماقت کے بارے میں تو پچھے نہ  
بنا سکتی تھی۔  
" کیا وہ راز ڈبلیو تھری رنگ میں منتقل ہو چکا ہے اور " گریٹ بارے نے پوچھا۔  
" یہ بارے اور " ہادام اشمارانے جواب دیا۔  
" اور " کسی کو اس بارے میں علم تو نہیں  
ہوا اور " گریٹ بارے نے پوچھا۔  
" آپ ہادام اشمارا کی توہین کر رہے ہیں میں بارے ہادام اشمارا  
نے کچھ گولیاں نہیں کھلیں اور " ہادام اشمارانے اس بارے  
قدرتے غصیلے ہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔  
" اور " یہ بات نہیں — میں نے تو دیسی پوچھیا تھا۔  
تم ایسا کرو ڈبلیو تھری رنگ رومانیہ کے سفیر کے حوالے کر دو۔ سفا۔ قی  
چیلے میں بڑی حفاظت تھی اور ہمارے پاس یعنی حملے گا۔ اس  
طرح تم اس کی حفاظت سے بے فکر ہو کر واپس آئکوںی اور " گریٹ بارے نے کہا۔

" ٹھیک ہے — کل وہ سفیر کو پہنچا دیا جائے گا اور " ہادام اشمارانے جواب دیا۔

## اردو فینڈ

کوڈ ڈبلیو تھری ہی رہتے گا۔ میں ابھی سفیر کو ہدایات  
اوے دیتا ہوں اور اینہاں آں ۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور  
اس کے ساتھ ہی ٹرانسیٹر سے دوبارہ گھٹٹی کی آداز ابھر نے مل گی۔  
ہادام اشمارانے اس کا بیٹھن آفت کر دیا۔  
وہ سوچ رہی تھی کہ اگر جذبات میں آگر وہ اصل انگوٹھی عمران کو  
مے دیتی تو اس وقت کتنا بڑا سکلہ پیدا ہو جاتا۔ دیے اس  
نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ انگوٹھی سفیر کو پہنچانے کے بعد  
وہ کچھ روز یہاں رہتے گی اور عمران سے اپنی توہین کا بھروسہ پر بدله  
لے گئی۔ ایسا بدلہ کہ عمران توکیا اس کی آئندہ نسلیں بھی شادی  
کا نام سنتے ہی کا نوں کو ہاتھ لگایں گے۔

## ڈی ایف وقار

# اردو فینز

**URDUFANS.com**

آئی۔ چند لمحوں بعد ان آواز دل پر ایک مردانہ آواز غالب آگئی۔

”موکل سپیکر فرامہ ہیڈ کوارٹر اور“ — بولنے کا لمحہ

بے حد کر خفت تھا۔

”بلیک گرل فرام دس اینڈ اور“ — لڑکی نے بڑے تکھمان

ہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ میڈم اور“ — موکل کا لہجہ میڈم مود بانہ ہو گیا۔

” عمران کے ساتھی کے موڑ سائیکل میں میگاٹون نصب کر دیا گیا ہے۔

”سے چیک کرو اور“ — لڑکی نے جس نے اپنے آپ کو بلیک گرل

کہا تھا ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

”یہ میڈم — ہم نے پہلے ہی چیکنگ شروع کر دی ہے

اور“ — دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”میڈم اشمار کے بارے میں کوئی اطلاع ملی ہے اور“

بلیک گرل نے پوچھا۔

”نہیں مادام — اس کا پتہ نہیں چل سکا اور“ — موکل

نے جواب دیا۔

”اشیل کی کیا پوزشن ہے۔ اس نے کچھ بتایا ہے اور“

بلیک گرل نے سوال کرتے ہوئے کہا۔

”نہیں مادام — بلے پناہ لشکر کے باوجود اس سے کچھ حاصل

نہیں ہو سکا اور“ — موکل نے اس بار قدر میں نہ امت بھرے

ہجے میں کہا۔

”شیک ہے — میں خود آکر اس سے معلوم کرتی ہوں۔ وہ نہیں کئے

ٹائیکر کو رخصعت کرنے کے بعد سالومن والپس اسی کمرے  
میں آیا جہاں وہ غیر ملکی لڑکی موجود تھی۔

”چلا گیا۔“ — غیر ملکی لڑکی نے بڑے مطمئن لمحے میں پوچھا۔

”جی ہاں مادام — اب کیا حکم ہے؟“ — سالومن نے ہو دیا  
ہجے میں کہا۔

”میں ہیڈ کوارٹر جا رہی ہوں۔ تم سے جتنی جلد ہی ممکن ہو سکے۔ یہ جگہ خالی  
کر دو۔“ — لڑکی نے لٹختے ہوئے کہا اور سالومن نے ادب سے سر

چھکا دیا۔ اور پھر غیر ملکی لڑکی کے سچھے چلتا ہوا وہ عمارت کے پچھے پورپر  
میں آیا۔ — جہاں ایک سپورٹس کار موجود تھی۔ لڑکی دروازہ کھول

کر شیئر ٹنگ پر بیٹھ گئی اور چند لمحوں بعد کار تینری سے ملے سائیڈ گلی سے  
ہوتی ہوئی عمارت کی الگی طرف آئی اور پھر چاہنے سے باہر نکلتی پلی گئی۔

برڑک پر پہنچتے ہی لڑکی نے کار کا مناخ شہر کی طرف ہو رہا۔ اور پھر اس  
نے ڈلیش بورڈ کے نیچے لگا ہوا بن دیا۔ دوسرے لمبے ڈلیش بورڈ سے ہب

ہپ کی آوازیں نکلنے لگیں — لڑکی بڑے اطمینان سے کار چلا تی

# اردو فینڈ

بُس کا نہیں ہے۔ اور اینڈ آل ” بیک گل نے سغاں لیجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر دلیش پر وہ مکے پیچے لگا ہوا بیٹن آف کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی کاڑی کی رفتار بڑھادی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ آخر میڈم اشمارا کہاں غائب ہو گئی ۔ اُسے اچانک ہی اطلاع ملی تھی کہ میڈم اشمارا ایک خصوصی مشن پر پاکیشیا گئی ہے۔ چوں کہ اُسے معلوم تھا کہ میڈم اشمارا اسی عام مشن پر کام نہیں کرتی ۔ اس لئے اس نے اس بات کی تفیش شروع کر دی کہ میڈم اشمارا کا پاکیشیا میں کیا مشن ہو سکتا ہے۔ اور پھر اتفاق سے اُسے معلوم ہو گیا کہ میڈم اشمارا پاکیشیا میں قائم کئے جانے والے ایک نئے دفاعی سسٹم کا نقشہ حاصل کرنے گئی ہے۔ یہ دفاعی سسٹم حکومت شوگران نے ایک خیریہ معاهدے کے تحت پاکیشیا کو دیا تھا۔ اور یہ ان کے اپنے سائنس دانوں کی ایجاد تھا۔ جس کو حاصل کرنے کے لئے ایکریمیا اور رو سیاہی حکومتوں نے اپنے طور پر خود بے حد کوشش کی تھی۔ لیکن شوگران میں انہیں کوئی کامیابی نہ ہوئی تھی ۔ اس لئے وہ خاموش ہو گئے میڈم آسٹریچ کا تعلق ایکجا سے تھا۔ وہ ایکریمیا ٹاپ سیکرٹ سہول کی سپیشل ایجنت تھی۔ اور اسے سہ کار می طور پر بیک گل کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اس نے اپنے ملک کے لئے ایسے کارنامے انجام دیتے تھے کہ اس کی شہرت سب ایجنٹوں سے اچھی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ انہی اس کا جوں کے سلسلے میں اُسے آگے بڑھایا جاتا تھا۔ میڈم اشمارا کے متعلق اسے معلوم تھا کہ نظامی ایک مجرم تنظیم سے متعلق ہے۔ لیکن

دیکھ دیجیا۔ حکومت کی سپیشل ایجنت تھی۔ اس لئے وہ خاص طور پر میڈم اشمارا کی حرکات و سکنات کے متعلق آگاہ رہتی تھی۔ چنانچہ جب اُسے اطلاع ملی کہ میڈم اشمارا پاکیشیا کی خاص مشن پر گئی ہے تو وہ چونک پڑھی ۔ اور پھر جب تفیش کی گئی تو اُسے یہ اہم اطلاع ملی کہ میڈم اشمارا پاکیشیا اُسی دفاعی سسٹم کا نقشہ حاصل کرنے گئی ہے۔ جس کے متعلق شوگران میں وہ ناکام رہے ہیں۔ چنانچہ اس نے جب ایکریمیا حکام کو یہ اطلاع دی تو وہ لوگ چونک ہٹے۔ انہیں ابھی تک یہ خبری نہ تھی کہ حکومت شوگران نے یہ اہم دفاعی سسٹم پاکیشیا کے حوالے کر دیا ہے۔ چنانچہ ٹاپ سیکرٹ میٹنگ میں یہ طے پایا کہ ایکریمیا کو یہ راز حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور کوشش یہ ہوئی چاہتے ہیں کہ رو سیاہ تک یہ راز نہ پہنچ سکے۔ اور پھر میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ میشن بیک گل کے حوالے کیا جائے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میڈم آسٹریچ اپنے مخصوص ساتھیوں سمیت پاکیشیا پہنچ گئی۔ پاکیشیا پہنچنے سے قبل سب عادت اس نے مقامی انسٹی ٹیجس اور سیکرٹ سروس کے متعلق معلومات کمٹھی کر لیں۔ اور اس سلسلے میں ہی عمران کا نام سامنے آیا۔ ہیاں پہنچ کر جیب اس نے کام پا تو عمران کا ایک ساتھی نائجیر فلزروں میں آگیا۔ اس کے متعلق اخبارات بھی بس آفاق سے ہی ہو گیا تھا۔ کہ ایک ٹرانسپر مکال چیک ہو کریں جس میں عمران نے اُسے بدایت کی تھی۔ اور پھر اس کے ذریعے عمران تک پہنچنے کے لئے یہ جال پھیلایا گیا تھا کہ اُسے راستے میں روک کر اس کی بے خبری میں موڑ سائیکل میں میکا تو نسب کر دیا گیا۔ اب جیسے ہی وہ اس موڑ سائیکل پر سوار عمران کے بیٹھ کوارٹر میں جاتا۔

# اردو فینز

ہیڈ کو اور ٹریس ہو سکتا تھا اور عمران کے متعلق بھی یہ حل جاتا اس طرح اس کی نگرانی آسانی سے کی جاسکتی تھی۔ عمران کے متعلق تفصیل اس معلوم کرتے ہوئے اُسے عمران کے فلیٹ کا بھی یہ حل تھا لیکن یہاں اُ کر معلوم ہوا کہ غیرت گزشتہ ایک ہفتہ سے بند پڑا ہوا ہے۔ میڈم اشمارا کے ایک ساختی راشیل کو اتفاق سے چک کر لیا گیا۔ وہ ایک کیف سے باہر نکلا تھا اور پھر اسے انزوں کو اور ٹریلے آیا گیا۔ اس سے مادام اشمارا کی رہائش گاہ کا تو علم ہو گی۔ لیکن مادام اشمارا غائب تھی اور راشیل اس کے متعلق نہیں بتا رہا تھا کہ وہ کہاں گئی ہے اور اس نے مشن کے سلسلے میں کیا کیا ہے۔ اس نے اب اس نے خود اس سے یہ راز اگلوانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اُسے سب سے زیادہ فکر میڈم اشمارا کی تھی کیوں کہ اُس کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کی عادی ہے۔ اس نے اُسے خطہ تھا کہ ہیں دہ راز حاصل کر کے واپس نہ چلی جائے اور وہ ٹاپتے ہی رہ جائیں۔ لیکن راشیل اور مادام اشمارا کے ساتھیوں کی یہاں موجودگی یہ ظاہر کر رہی تھی کہ مادام اشمارا ابھی تک راز حاصل نہیں کر سکی ورنہ ظاہر ہے کہ وہ جا چکی ہوتی۔ لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ آخر وہ کہاں غائب ہو گئی ہے۔ چوں کہ اس راز کے حصول کے بارے میں اُسے تفصیلات کا علم نہیں تھا اس نے ہی بلانچ کی تھی کہ مادام اشمارا کی نگرانی کی جائے اور جیسے ہی وہ کامیاب ہو اس سے یہ راز حاصل کر لیا جائے۔ اس طرح آسانی سے وہ مشن میں کامیاب بھی ہو سکتی

تھی اور راز میں جیسا کہ مذکون سمجھا کر دیکھنے کرتا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ راشیل مادام اشمارا کا خاص ساختی ہے۔ اس نے اُسے مادام اشمارا کے بارے میں تمام تفصیلات کا علم ہو گا۔ لیکن وہ کچھ بتانے رہا تھا۔ بہر حال اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ چاہے اُسے راشیل کی بوجی بولی کیوں نہ یاد ہے کہ فی پڑھی وہ اس سے مطلوبہ معلومات ضرور اگلوانے کی۔ یہی سوچتی ہوئی وہ کار چلا تی شہر کی مضافاتی کالونی شکیل ٹاؤن میں داخل ہو گئی۔ اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کار شکیل ٹاؤن کی ایک کوٹھی کے گیٹ پر جا کر رک گئی۔ اس نے ڈیش بورڈ کے یونچے لگا ہوا بیٹن دبایا تو رانی پر پر پر کی آوازیں نکلنے لگیں۔ ”موکل سپینگ اور“۔ چند لمحوں بعد موکل کی آواز ستائی دی۔

”بلیک گرل“ کوٹھی کا پھانک کھلوا دا اور“۔ بلیک گرل نے جواب دیا اور میں آفت کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی کوٹھی کا پھانک خود بخود کھلتا چلا گیا۔ اور بلیک گرل کار اندر رہ لے گئی۔ اس نے کار کو پورچ میں روکا اور پھر دروازہ کھول کر پاہر آگئی۔ برآمدے میں دوستین گن بردات ہوئے اندانزیں کھڑے ہے۔ اُسی لمحے ایک لمبا سڑنگا نوجوان راہداری سے نکل کر باہر آگئا۔ ”راشیل کو کہاں رکھا گیا ہے موکل“۔ بلیک گرل نے آنے والے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”آئیئے میرے ساتھ“۔ موکل نے موڈ بانہ لمحے میں کہا اور تیزی سے واپس مر گیا۔ بلیک گرل سر بلاتی ہوئی اس کے پیچے چل دی۔

# اردو فینز

مکونت بے سچیاہ کی سچی خفیہ ایجنسٹ ہے۔ چنانچہ عمران نے کیپن شکیل کے ذمہ مادام اشمار اسکی تلاش کا کام لگاد باتا کہ اس کی تحریکی کر کے اس کے مشن کا پتہ چلایا جاسکے۔ اور پھر کیپن شکیل کی اطلاع پہنچی کہ وہ ہوٹل سن ویو میں موجود ہے۔ وہ پرانس آف ڈھمپ کے روپ میں جوزف کوہراہ لئے پہنچ گیا۔ اور پھر شاید یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ مادام اشمار اسے خود ہی اُسے اپنی میز پر بیٹھنے کی دعوت دے دی۔ اور اس کے بعد سب کچھ خود بخود ہوتا گیا۔ جب مادام اشمار اسے بیاست ڈھمپ دیکھنے کی خواہش کا انطباق کیا۔ تو عمران نے شرارٹ اشادی والی بات کر دی۔ لیکن جب مادام اشمار اشادی پر تیار ہو گئی تو عمران چونک پڑا۔ اب تک تو وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ وہ خود مادام اشمار اسے اور بے تکلف ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن اب اس کی ذہنی رواجاں کا پٹ گئی۔ مادام اشمار اس کا خود ہی اُسے اپنی میز پر دعوت دینے اور پھر یوں آسانی سے شادی پر تیار ہو جانے کا مطلب یہی تھا کہ وہ خود ہی اسے اپنے کسی مقصد کی خاطر عمران کے لئے پڑنا چاہتی ہے۔ اور پھر عمران نے اپنی طرف سے جان چھڑانے کی بے حد کوشش کی لیکن مادام اشمار اس تو شاید فیصلہ کر جی گئی کہ وہ عمران سے شادی کر کے گئی ہے گی۔ اور پھر عمران اس نتیجے پر پہنچے ہی والا تھا کہ اب وہ قہقہہ لگا کر اس شادی ولے مذاق کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دے۔ کہ اچانک اس کی نظری مادام اشمار اسکی انگلی میں موجود ایک گھٹیا قسم کی انگوٹھی پر پڑ گئی۔ مادام اشمار اس کا باس اس کا لگا رکھا۔ ظاہر کر رہا تھا کہ وہ مالی لمحاظ سے بے حد خوش حال ہے۔ لیکن

**عمران** کو مادام اشمار اسکی پاکیتی میں موجود ہی کا علم اتفاق سے ہی ہوا تھا۔ اُسے یہ اطلاع کیپن شکیل نے دی تھی۔ کیوں کہ جب وہ ملٹری انٹیلی جنس میں تھا تو ایک مشن کے۔ سلے میں اس کا ٹکراؤ مادام اشمار اسے ہوا تھا۔ اور کیپن شکیل نے اتفاق سے مادام اشمار اسکو ایک ہوٹل میں بیٹھنے ہوئے دیکھ لیا۔ چوں کہ کیپن شکیل بغیر کسی کیس کے ایک ٹو سے بات نہیں کرتا تھا۔ اس لئے اس نے عمران سے اس کا ذکر کر دیا۔ اور عمران مادام اشمار اس کا نام سن کر چونک پڑا۔ کیوں کہ اس کی لائبریری میں ایک خطرناک مجرمہ کا نام مادام اشمار تو درج تھا۔ لیکن اس کے متعلق تفصیلات نہیں تھیں۔ اُسے اس نام کا علم جرمی کی سیکرٹ سروس سے چلا تھا۔ اس لئے اس نے جرمن سیکرٹ سروس کے سربراہ سے والیہ قائم کیا اور دہاں اس کی ایک فائل موجود تھی۔ چنانچہ عمران نے وہ فائل منگوالی۔ اس فائل سے بھی مادام کے متعلق زیادہ تفصیلات کا علم تو نہ ہو سکا البتہ اتنا اشارہ مل گیا کہ وہ مجرم تنظیم سے متعلق ہونے کے باوجود

## اردو و مفت

اس کی انگلی میں انتہائی گھٹیا قسم کی انگوٹھی نے عمران کو جو نکا دیا۔ اور عمران نے جان پوچھ کر اس سے انگوٹھی طلب کر لی۔ لیکن جواب میں مادام اشمار اجس طرح چونکی تھی۔ اور اس کا رنگ اچانکا زرد پڑ گیا تھا۔

اس سے عمران کا شبهہ یقین میں بدل گیا کہ انگوٹھی کسی خاص مقصد کے لئے ہے۔ حالانکہ بظاہر وہ انگوٹھی ایک سادہ اور گھٹیا سی انگوٹھی نظر آ رہی تھی جو فٹ پا ہتوں پر بلیکر گھٹیا سامان بھینے والوں کے پاس ڈھیر دن کی صورت میں پڑی ہوتی ہیں۔ اور پھر عمران کا اصرار بڑھتا گیا۔ اور جواب میں مادام اشمار اسے جس انداز میں انگوٹھی نہ دینے کی ضمہ پڑتی ہی اس سے عمران کے ذہن میں موجود شک جڑیں پکڑتا چلا گیا۔ اور پھر مادام اشمار اس انداز میں راضی ہو گئی کہ وہ انگوٹھی شادی دالے دن دے گی۔

تو عمران نے دل ہی دل میں ایک اور فیصلہ کر لیا کہ وہ انگوٹھی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ مادام اشمار اس طرح اس کے ساتھ شادی کا ڈھونگ رچا کر آخر کیا مقصد حاصل کرنا چاہتی ہے۔

چنانچہ اس نے فیصلہ کر لیا کہ مادام اشمار کو ڈاکٹر داؤر کی کوٹھی پر لے جائے گا۔ اور پھر وہاں نجیمہ سے کہہ کر اس کی مکمل نگرانی کرائے گا۔

چنانچہ وہ اسے زبردستی ڈاکٹر داؤر کے گھر لے گیا۔ اس کا مقصد صرف اتنا تھا کہ وہ اپنے وہاں دوچار روز بھرے گا اور پھر دیکھنے گا کہ مادام اشمار ا کیا چاہتی ہے۔ انگوٹھی کے بالے میں اسے اب زیادہ تشویش نہ رہی تھی۔ کیوں کہ مادام اشمار اسے نہ صرف انگوٹھی دیتے پر فاما منہ ہو گئی تھی بلکہ وہ اس کے ساتھ سیدھی ڈاکٹر داؤر کے گھر منتقل ہونے پر بھی تیار ہو گئی تھی۔ اس سے عمران اس نتیجے پر پہنچا کر مادام

اشمار اکسی خاص مقصد کے لئے ہر قبیت پر شادی کا ڈھونگ رچانا چاہتی ہے۔ عمران کا قطعاً اس سے شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ مادام اشمار ایک بین الاقوامی مجرم ہونے کے ساتھ ساتھ حکومت روپیاہ کی سپیشل ایجنٹ بھی ہے۔ اس لئے شادی دالی بات تو قطعاً اس کے حق سے نہ اتر رہی تھی۔ اور جہاں تک ریاست ڈھمپ دیکھنے کی بات بھی وہ اپنی طرح جانتا تھا کہ مادام اشمار اس جس نے پوری دنیا دیکھی ہوئی ہے صرف ایک ریاست دیکھنے کی خاطر اس حد تک نہیں جا سکتی۔ لیکن جیسے ہی اس نے مادام اشمار کو ڈاکٹر داؤر کی کوٹھی پر پہنچا پایا۔ معاملات اس کے ہاتھوں سے نکلتے چلے گئے۔ اور اس نے تو مذاق میں سرسلطان سے شادی کی بات کی لیکن سرسلطان یوں سنبھیدہ ہو گئے کہ جیسے وہ پیدا ہی اسی مقصد کے لئے ہوتے ہوں۔ کہ عمران اور مادام اشمار اکی شادی کر دیں۔ اور بات اس کی والدہ اور بہن شریل سے جو قریبی سر جہاں تک پہنچ گئی۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ بات اس حد تک پہنچ گئی کہ اب عمران کے لئے سچھے بیٹنا محال تھا۔ لیکن اس کے باوجود اس کا شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ اس نے شادی والے روز مادام اشمار اسے وہ انگوٹھی بھی حاصل کر لی اور سنبھیدہ اس بات کی قسمی کر لی کہ اس نے مادام اشمار کو ایک لمبے کے لئے بھی نکا ہوں سے او جمل نہیں ہونے دیا۔ اور نہ ہی اس سے کوئی ملنے آیا۔ تو اس نے دانش منزل میں اس انگوٹھی کو اپنی طرح چیک کیا۔ لیکن وہ ایک عام سی انگوٹھی تھی۔ البتہ اس میں ایک خاص چیز تھی کہ وہ انگوٹھی انداز سے کسی صندوق کی طرح خالی تھی۔ اور

اس خانہ میں کوئی چھوٹی سی چیز رکھی جا سکتی تھی۔ اس صندوق کے داخل کو ایک کیل کی مدد سے کھولا اور بند کیا جا سکتا تھا۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ ایسی انگوٹھیاں عام ملتی ہیں۔ اس کے اندر عورتیں اور صدراپے دوستوں کی چھوٹی چھوٹی تصویریں چھپا کر رکھتے ہیں۔ اس لئے اس نے دو انگوٹھی ایک طرف پھینکی۔ اور پھر اس نے شادی کے عین وقت پر خلمت کے لئے ایک نیا منصوبہ تیار کر لیا۔ اس نے بطور ایک سو جولیا کو عین موقع پر مادام اشمارا کو اغوا کرنے کے لئے کہا۔ اور اس کے لئے اس نے مقامی بہماعشوں کے ایک گردپ کی خدمات بھی اپنے ایک دوست کی معرفت جو لیا کو دلوادیں۔ شادی والے لاکٹ میں اس نے آئی دیرین بنی پہنچے ہی بگوا دیا تھا۔ تاکہ مادام اشمارا جب اپنی رہائش گاہ پر پہنچے تو اس بنی کی مدد سے وہ اس کی رہائش گاہ کا پتہ چلائے۔ چنانچہ جولیا نے اپنا کردار بہت اچھی طرح بھایا اور عین نکاح کے وقت مادام اشمارا کو اغوا کر لیا گیا۔ اور نہ صرف اغوا کر لیا گیا بلکہ اس آئی دیرین بنی کی وجہ سے وہ اس کی رہائش گاہ کا بھی پتہ چلانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ عمران شادی سے بال بال پسخ گیا۔ ظاہر ہے جب دہن ہی غائب ہو جائے گی تو پھر شادی کا مسئلہ تو اپنے آپ بھی ختم ہو جاتا تھا۔ اسے خطہ صرف سر رحمان کی طرف سے تھا۔ کروہ مادام اشمارا کی تلاش میں سمجھیدہ ہو جائیں گے۔ جیسا کہ انہوں نے دھمکی بھی دی تھی لیکن عمران جانتا تھا کہ مادام اشمارا سپر ملنڈنٹ فیاض کے بیس کاروگ نہیں ہے۔ اور سر رحمان کی زیادہ سے زیادہ دوڑ



سپر ملنڈنٹ فیاض تک ہی تھی۔ اس لئے وہ اس طرف سے قطعاً مطمئن تھا۔ مادام اشمارا کی رہائش گاہ کا پتہ چلنے کے بعد اب اس کا پروگرام صرف اس کی نگرانی تک ہی محدود تھا۔ تاکہ اس کے مشن کا پتہ چلایا جاسکے۔ چنانچہ اس نے میک اپ کیا اور پھر بابس بدلت کر وہ کار لے کر رہائش منزل سے باہر نکل آیا۔ تاکہ اطمینان سے اس مادام اشمارا کی رہائش گاہ کی نگرانی کر سکے۔

مادام اشمارا نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بیٹن دبایا۔ تو دو دوسرے تین ایک مسلح نوجوان منودار ہوا۔

”یہ مادام۔“ اس نوجوان نے موعد بانہ لہجے میں پوچھا۔

”مادام۔ راشیل کو بلاو۔“ مادام نے سمجھت لہجے میں کہا۔ وقت کہہ کر گیا تھا کہ وہ آپ سے ملنے کے لئے جا رہا ہے۔ اس کے بعد اس کی دلپسی نہیں ہوئی۔ اس نوجوان نے موعد بانہ لہجے میں جواب دیا۔

## لہجے ایف وو

دیا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ راشیل والپس نہیں آیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے اب تک اس کی کہاں گیا وہ؟" — مادام نے حونک کر کر سی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ مایکل" — اس کے عقب میں نے اُسے مشن کی مائیکر و فلم والی اگوٹھی دیتی تھی تاکہ وہ لستہ حفظ کر لے میں والپس آکر لے لوں گی۔ اب اس کے چہرے پر حیرت اور تشویش کے آثار نہیں ہوتے۔

"میں درست کہہ رہا ہوں مادام" — نوجوان نے سر جھکانے ہوئے کہا۔

"ادہ۔ پھر تو داقعی حیرت اور تشویش کی بات ہے" — راشیل اشارہ نے سخت تشویش زدہ ہجھے میں کہا۔

"ادہ۔ آنکہ اس جا سکتا ہے" — مایکل نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ہمیں فوراً اُسے تلاش کرنا ہو گا۔ زندہ ہی امر دہ ہر قیمت پر" —

مادام نے غصب ناک ہوتے ہوئے کہا۔

"میں اس کی تلاش میں آدمی بھیجا ہوں مادام" — مایکل نے کہا۔

"وہ کس چیز پر گیا تھا۔ اپنی کاریں یا ٹیکسی میں" — مادام نے چند

لحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔ اب وہ حیرت انگریز طور پر اپنے غصے پر

قابو پا گئی تھی۔

"وہ سپورٹس کار میں گیا تھا مادام" — مایکل نے جواب دیا۔

"پھر فوراً اپنے آدمیوں کو اس کا را اور راشیل کی تلاش میں بچ دو۔

انہوں نے برق رفتاری سے کام کرنا ہے مجھے جلد از جلد وہ انگوٹھی

چاہیے" — مادام نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر مادام" — مایکل نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر کمرے

سے باہر نکلتا چلا گیا۔

مادام نے مایکل کے جانے کے بعد کمرے میں بھی ٹہلانا شروع کر

اد ۹۹ اب تک اس کی طلبی نہیں ہوئی۔ — مایکل نے جواب دیا۔

کہاں گیا وہ؟" — مادام نے حونک کر کر سی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں مادام" — نوجوان نے سر جھکانے ہوئے کہا۔

"ادہ۔ غصب ہو گیا۔ راشیل کو میں نے ایک اسم تیرین دی تھی تاکہ وہ میرے آنے تک اُسے سنبھال کر رکھے۔ مایکل کو بلا وہ

شاید اُسے علم ہو" — مادام کا لمحہ غصب ناک ہو گیا۔

"یہ مادام" — نوجوان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر غائب

ہو گیا۔ مادام کو یہ بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ راشیل انگوٹھی لے کر

کہاں چلا گیا ہے۔ راشیل اس کا درست راست تھا۔ وہ اس کے

متعلق تو شبہ بھی نہ کر سکتی تھی کہ وہ غداری کا تصور بھی کر سکتا ہے۔

"پھر آخر دہ کہاں چلا گیا" — اُسے تودس بنجے کے قریب مادام نے

کروہ انگوٹھی دی تھی۔ لیکن اب تورات پڑنے والی ہے۔ اتنی دیرد

کہاں رہ سکتا ہے۔

"یہ مادام" — اچانک ایک غیر ملکی نوجوان نے کمرے

میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"راشیل کہاں ہے مایکل" — مادام نے غصب ناک پچھے

میں پوچھا۔

"وہ صبح دنیں بنجے کے قریب آپ سے ملنے گیا تھا۔ اس کے بعد

## اردو فیلم

دیا وہ سوچ رہی تھی کہ آخر راشیل کہاں جا سکتا ہے۔ کیوں کہ اب کوئی مخالف پارٹی بھی سامنے نہ آئی تھی۔ جس کی طرف مسٹر نظرہ جو کر راشیل کو لے اڑی ہو گی۔ تو کیا راشیل خود سی راز سمیت غصہ ہو گیا ہے۔ لیکن وہ اکبل کیا کر سکتا ہے اور کہاں جا سکتے ہے۔ آخر سوچ کروہ اس نتیجے پر پہنچی کہ ہو سکتا ہے راشیل کی کار کا ایکیڈنٹ ہو گیا ہوا درود کسی ہسپتال میں پڑا ہو۔ یہ خیال آتے ہی دیزی سے انٹر کام کی طرف بڑھی اور اس نے رسیور اٹھا کر ایک دبادیا۔

”یہس مادام۔“ دوسری طرف سے ماںیکل کی آواز سنالی دی۔

”تمام ہسپتال چک کرو۔ کہیں راشیل کی کار کا ایکیڈنٹ نہ گیا ہو۔“ مادام نے کہا۔

”نہیں مادام۔“ میں نے سب سے پہلے یہی کام کیا تھا۔ آج صحیح سے صرف پانچ ایکیڈنٹ ہوئے ہیں۔ جن میں کوئی غیر ملکی زخمی یا ملاک نہیں ہوا ہے میں نے تمام تھانوں اور ہسپتالوں کو چکیا کر لیا ہے مادام۔ ماںیکل نے جواب دیا۔

”اوہ۔“ پھر آخر درود کہا گیا۔ وہ جاہی کہاں سکتا ہے۔

مادام نے الجھے بونے پہنچیں کہا۔

”مادام۔“ پریشان ہونے کی صورت نہیں۔ ابھی اس کا پتہ چل جائے گا۔ ایک منٹ مادام۔ ایک کال آئی ہے۔“ ماںیکل نے کہا۔ اور مادام رسیور لے کر کھڑی ہو گئی۔

”بلو مادام۔“ راشیل کی کار کا پتہ چل گیا ہے۔ وہ شہر سے کچھ دو رکھیتوں میں کھڑی ہے۔ اس کے ٹائر گولیوں سے برست ہیں اور کار کی پاٹھی پر بھی گولیوں کے نشانات ہیں۔ کار کو سٹک پر روکا گیا ہے اور پھر اسے دھیکل کر رکھیتوں میں چھپا دیا گیا ہے۔“ ماںیکل نے چند لمحوں بعد کہا۔

”اوہ۔“ اس کا مطلب ہے راشیل کو جبراً اغوا کی گیا ہے۔ لیکن ایسی حرکت کوں کر سکتا ہے؟“ مادام نے جواب دیا۔

”مادام۔“ کار کے قریب ہی ایک چھوٹا سا یونچ بھی ملا ہے۔ نمبر سکٹی۔ جس نے کار دیافت کی ہے بیچ لے کر آ رہا ہے۔ شاید اس سے اغوا کرنے والوں کا کوئی بھی میول جائے۔“ ماںیکل نے جواب دیا۔

”اچھا۔“ جیسے ہی نمبر سکٹی بیچ لے کر آئے فوراً اُسے لے کر میرے پاس آ جانا۔ معاملہ کچھ نیادہ ہی خطرناک دکھائی دیتا ہے۔“ مادام نے جواب دیا اور پھر رسیور رکھ کر وہ کہ سی پر بیٹھ گئی۔ اب وہ کسی مخالف پارٹی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ لیکن ایسی کوئی پارٹی اس کی سمجھیں نہ آ رہی تھی کیوں کہ وہ انتہائی خفیہ طریقے سے امن شدن پر آئی تھی۔ تھامی لیکھتے ہوں یا نشیل جنس یا ملٹری نشیل جنس کے حرکت میں آنے کا بھی کوئی خدشہ نہ تھا۔ کیوں کہ اس نے اس سٹم کو نصب کرنے والے ایجینٹ کو محبت کا فریب دیا تھا۔ اور پھر دو راتیں اس کے فلیٹ میں بس رکرنے کے بعد وہ اس کے نقشے کی تائیکر و فلم اتارنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ اُسے شاید اتنی آسانی سے یہ نقشہ حاصل نہ ہوتا۔

# اردو فیلمز

اگر اس انجینیر نے اپنے طور پر یہ نقشہ بنایا تو اپنی ذاتی فائل میں نہ رکھا جائے ہوتا۔ وہ انجدیز اپنے ہر کام کا ذاتی ریکارڈ رکھنے کا عادی تھا۔ اس لئے تلاش کے دوران میں وہ ریکارڈ سے مل گیا۔ اور پھر اس نے اس نقشے کو اٹھانے کی بجائے بمحروم میں لگے ہوئے خفیہ کیمروں کی مدد سے اس کی مائیکرو فلم آثاری اور فلم اس نے اس مقصد کے لئے ہمیں ہوئی ڈبلیو تھری انگوٹھی کے اندر رکھ دی۔ اور پھر وہ اس انجینیر سے رخصت ہو کر چلی آئی۔ وہ اسے ایک سیاح کے روپ ملی تھی۔ اس نے خاہی میں اس انجینیر کو اس پر کوئی شک نہ ہو سکتا تھا۔ اب یہ اس کی بد قسمتی تھی کہ وہ واپسی پر ہو ٹول میں کھانا کھلنے کے لئے بیٹھ گئی۔ اور کھلنے کے بعد وہ ابھی شراب پی رہی تھی۔ کہ وہ عمران پرنس آف ڈھنپ اس سے ٹکرایا۔ اور پھر نجانے اس فوجوان کی بے پناہ معصومیت سے مار کھا گئی یا مشترقی یا ساست دیکھنے کے چکریں وہ ڈاکٹر داود کی کوکھی میں پہنچ گئی۔ اور جہاں عمران سے اس انگوٹھی کو بچانے کے لئے اسے راشیل کو بلاکر انگوٹھی اس کے حوالے کرنا پڑی۔ اب وہ سوچ رہی تھی کہ راشیل کو دینے کی بجائے اگر وہ انگوٹھی عمران کو سی دے دیتی تو نظاہر ہے عمران کو اس انگوٹھی کے راز کا کیسے علم ہو سکتا تھا۔ وہ بعد میں آسانی سے اس سے حاصل کر سکتی تھی۔ اور پھر اچانک وہ ایک خیال کے آئے ہی چونکہ یہی اسے اپنے بے ہوش ہونے اور پھر اس عیر ملکی لڑکی کی باقیں اور دنیا سے نکلا یاد آ رہا تھا۔ اگر عمران اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا اور صرف اس کا مقصد تفریح ہوتا تو وہ دیے بھی مادام اشمہار اکو اپنے ساتھ رکھ

سکتا تھا۔ اسے اتنا بڑا ڈھونگ رچانے کی کیا ضرورت تھی اور اُسی لمحے اُسے داکٹر داود کے گھر والی کا خلوص۔ عمران کی دالدہ اور بہن شرمیکی باتیں۔ عمران کے والد سر جہاں سے ملاقات اور خاص طور پر ڈاکٹر داود کی بیٹی سمجھ کی باتیں یاد آ رہی تھیں۔ وہ لوگ کتنے پر خلوص تھے اور پھر سمجھنے اُسے کہی بار کہا تھا کہ وہ کتنی خوش قسمت ہے کہ اس کی شادی عمران سے ہو رہی ہے جس کے ساتھ شادی کرنے کے لئے ہزاروں لوگیاں تدبیتی رہ گئی ہیں۔ اور پھر وہ تمام رسومات جو شادی سے پہلے ادا کی گئیں۔ اور بے شمار عورتوں کا جھمکٹا۔ کیا یہ سب لوگ عمران کے ذرا ذمہ داریں شامل ہیں۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ یہ کوئی اور رہی چکر ہے۔ اب اُسے خیال آ رہا تھا کہ اس کے ساتھ زبردست وحکوم کیا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے وہ نئی ملکی لڑکی جو اپنے آپ کو عمران کی ایک سوبائیسوں بھی کہہ دیتی تھی۔ نے ہی کسی خاص مقصد کے لئے اُسے اغوا کیا ہوا۔ پھر اس ڈاکٹر داود کی بھاگنے پر بخوبی کیا ہو۔ یا پھر ہو سکتا ہے کہ عمران نے اس کوئی چکر چلا دیا ہو۔ اسی لمحے اُسے خیال آ کیا کہ عمران کا دالد مقامی انیشنل جنس کا ڈاکٹر یکٹر جنرل ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ سب کوئی چکر ہو۔ اور عمران کا تعلق بھی انیشنل جنس سے ہی ہو۔ لیکن اگر انیشنل جنس کی یہ حرکت تھی تو اس کے لئے اتنے بڑے ڈھونگ کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن اب اسے فوجوں ہو رہا تھا کہ معاملہ اتنا سادہ نہیں ہے جتنا دہ سمجھ دی ہے۔ اس سارے ڈھونگ کی تہہ میں کوئی خاص راز پہنچا ہے۔ اس نے تیزی سے میز کی دراز سے ایک ٹرانسیمیٹر نکال کر میز پر رکھا۔ اور پھر اس پر فربکلوں سی سیٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا۔ ٹرانسیمیٹر سے

## اردو فینڈ

انیشلی جنس کے ڈاکٹر یکٹر جنzel سے رحمان اور اس کے بیٹے علی عمران کے متعلق تفصیلی معلومات جاتے ہیں۔ آپ کراس درلڈ آر گنازیشن سے معلومات حاصل کر کے مجھے اطلاع دیں اور ۔۔۔ مادام اشمارانے پہايت دیتے ہوئے کہا۔

ایک کے متعلق تو تم خود بتا رہی ہو کہ وہ انیشلی جنس کا ڈاکٹر یکٹر جنzel ہے۔ ایسے سرکاری آدمیوں کے متعلق تو کراس درلڈ آر گنازیشن ریکارڈ نہیں رکھتی۔ دوسرا نام علی محمدان ۔۔۔ اگر یہ کوئی مجرم ہے تو اس کا ریکارڈ بوجا درنہ نہیں اور ۔۔۔ گریٹ باس نے جواب دیا۔

میں نے تو ساتھا کہ کراس درلڈ آر گنازیشن ہر اس آدمی کا ریکارڈ رکھتی ہے جس کا کسی بھی طریقے سے جرام کم سے متعلق ہوا اور ۔۔۔ مادام اشمارانے حیرت بھرے ابج میں کہا۔

ہاں ۔۔۔ ایسا ہی ہے۔ زیادہ تر ریکارڈ مجرموں کا ہوتا ہے۔ لیکن دوسری طرف وہ ریکارڈ صرف سیکرٹ سروس کے ممبران کا رکھتے ہیں۔ انیشلی جنس کی کراس درلڈ آر گنازیشن کی نظرؤں میں کوئی حیثیت نہیں ہے اور ۔۔۔ گریٹ باس نے جواب دیا۔

چلیں آپ کو شش تکریں کم از کم سیتہ تو جعل جملے کا کہ ان کی کیا حیثیت ہے اور ۔۔۔ مادام اشمارانے بندولی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

یہیک ہے میں ابھی کال بک کر معلوم کر لیتا ہوں۔ میں آمد ہے مجھے بعد تھیں اطلاع دوں گا اور ۔۔۔ گریٹ باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

زوال زوال کی آوازیں نکلنے لگیں۔

”میں گریٹ بس سپیکنگ اور ۔۔۔ چند لمحوں بعد اک کرخت آواز سنائی دہی۔

”مادام اشمارا سپیکنگ اور ۔۔۔ مادام اشمارانے کہا۔

”یہ مادام ۔۔۔ کیا بات ہے اور ۔۔۔ گریٹ باس نے اس بار نرم بھجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”باس ۔۔۔ رائیل ڈبلیو تھری انگوٹھی کے ساتھ ہی غائب جو گیا ہے۔ میں نے اس کی تلاش شروع کرادي ہے۔ ابھی ابھی اطلاع میں ہے کہ اسے کسی نے جبرا انگوکر لیا ہے ۔۔۔ میں نے آپ کو اس لے کاں کی بے کہ آپ سے پہلے جو بات ہوئی تھی۔ وہ ابھی پوری نہیں ہو سکی انگوٹھی جس میں مشن کی فلم تھی اس کی تلاش کا چکر چل پڑا ہے اور ۔۔۔ مادام اشمارانے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ادہ ۔۔۔ یہ اچاہک کیا بھوکیا کس نے راشیل کو اعناؤ کیا ہے اور ۔۔۔ گریٹ باس نے انتہائی پریشان بھجے میں کہا۔

”میں جلد ہی معلوم کر لوں گی۔ آپ بے فکر میں اگر میں مشن کی فلم حاصل کر سکتی ہوں تو میں یہ انگوٹھی بھی برآمد کر لوں گی اور ۔۔۔ مادام اشمارانے بڑے باعتماد بھجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے مادام۔ ۔۔۔ وہ بھر فی الحال دو ماہیں کے عقیر کو اطلاع دے دیتا ہوں۔ کوہ افغانستان میں بھی اور ۔۔۔ گریٹ باس نے جواب دیا۔

”ہاں ۔۔۔ یہ درست ہے۔ دوسری بات یہ کہ مجھے پاکیشیا کی

# اردو فیلمز

**URDUFANS.com**

جستجو کی گئی جوئی ہے۔ اور ہو سکتا ہے وہ بھی اس شن پر آئی ہو۔ نیونکر شد آزاد  
بینی جویں وہ سعادت ساخت اس شن پر کام کرتی رہی ہے۔ اور راشیل  
کے پاس شن کی فلم موجود ہے۔ اگر بلیک گرل نے وہ انگوٹھی حاصل  
کر لی تو پھر سمجھو ہم میکٹ کھا گئے۔ یہیں فوراً راشیل کو بہ آمد کرنا ہے  
تیرقیت پر۔ — مادام نے تیخ بچے میں کہا۔

”مگر مادام۔“ بہم کس طرح راشیل کا پتہ لگا سکتے ہیں۔ سوائے  
اس بچ کے اور کوئی کلیو ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔“ — ماں یکل  
نے گھبرا کے جوئے بچے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کا پتہ لگانا ہو گا۔ تیرقیت پر۔ اودھ بھر۔“ — تیخ نمبر فور پر  
ٹرانی کرتے ہیں شاپ بر اشیل سے لگ ک ہو جائے۔“ — مادام نے  
چونکتے ہوئے کہا۔

”مگر یہ ضروری تو نہیں کہ راشیل نے ریخ نمبر فور کا رسیور اپنے  
پاس رکھا ہوا ہوتا۔“ — ماں یکل نے کہا۔

”ہو سکتا ہے اس کے پاس ہو۔“ — عام طور پر راشیل اُسے اپنے  
پاس رکھتا ہے۔ اس سے وہ خود توہم سے رابطہ قائم نہیں کر سکتا۔ لیکن  
ہم چاہیں تو اس کے ذریعے اس کی تلاش کر سکتے ہیں۔ آؤ ٹرانی کرتے  
ہیں۔“ — مادام نے تیزی بچے میں کہا اور پھر وہ اٹھ کر تیزی سے  
پھر پھیجے دیوار میں نصب بڑی سی الماری کی طرف بڑھی اور اس  
نے الماری کھول کر اس کی ایک ساییدہ دبائی تو الماری کے اندر لگے  
ہوئے تھے تیزی سے گھوم کر پھر پلی طرف چلے گئے اور اب وہاں ایک  
بڑی سی ٹشین نصب نظر آرہی تھی۔ جس کے درمیان میں ایک بڑی

”او۔ کے۔“ اور اینڈیا۔ — مادام اشمار انے کہا اور ہاتھ  
ڈھا کر ٹرانسپر کا بٹن آف کر دیا۔

”مادام۔“ — حاضر ہو سکتا ہوں۔“ — اُسی لمحے دروانے سے  
ماں یکل کی آواز سنائی دی۔

”ہاں۔“ — آدم یکل۔ — مادام نے چونکتے ہوئے کہا اور ماں یکل  
قدم ٹھھاتا ہمرے میں داخل ہو کر میز کے قریب پہنچ گیا۔

”یہ بچ ملاتے راشیل کی کارے کے قریب۔“ — ماں یکل نے ہاتھ  
میں کیڑا ہوا ایک چھوٹا سا بچ مادام کے سامنے میز پر کھتے ہوئے کہا۔  
مادام نے چوہا کر بیچ اٹھا ہا اور پھر اسے غور سے دیکھنے لگی دوسرے  
لمحے وہ یوں اچھل کر کھڑی ہو گئی جیسے اس کے پریدیں میں بھی پہنچ پڑا  
ہو۔

”بیٹا۔“ — ادھ۔ — اب میں تمھی راشیل کو کیا ہوا۔“  
مادام نے غصے دنٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”بلیک گرل۔“ — کیا وہ ایکرہ دین ٹاپ پیش ایکٹ۔  
ماں یکل نے بھی حیرت بھرے ہوئے ہیں لہما۔

”ہاں ماں یکل۔“ — یہ بچ بلیک گرل کا مخصوص بیچ سے۔ دیکھو اس  
پر ایک ہکے رہا کی لوگی ڈانس کر رہی ہے۔ ادبی بچے لکھا ہوا  
ہے بلیک بیوٹی۔ — بظاہر یہ عام سایچ محلہ ہوتا ہے۔ جیسے کسی  
گھنے ریکارڈ کرنے والی کمپنی کا ہو۔ لیکن یہ بلیک گرل کا مخصوص بیچ  
ہے۔ اور اس بیچ کا راشیل کی کارے کے قریب ملنے سے ظاہر ہے کہ  
بلیک گرل نہ صرف اس ملک میں مدد و فض کا رہے بلکہ وہ ہمارے

# اردو فینز

سی سکرین نہما جگہ خالی تھی۔ مادام نے مشین کا ایک بٹن دبایا تو سکرین روشن ہو گئی اور سکرین پر شہر کا نقشہ ابھر آیا۔ مادام نے ایک اور بٹن دبایا تو سکرین پر ایک روشن نقشہ منوار ہو گیا۔

”دیری گد۔“ راشیل کے پاس ریخ فور کار سیونگ سمیٹ موجود ہے ورنہ یہ نقطہ روشن نہ ہوتا۔

مادام نے خوشی سے اچھتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے تیزی سے بیک وقت دو بٹن دبایے۔ اور روشنی کا نقطہ تیزی سے مشرق کی طرف اچھل کر بڑھنا شروع ہو گیا۔

انتہائی مشرق میں جانے کے بعد وہ ذرا سا شیطڑھا ہو کر پیچے اتر تاچلا آیا اور پھر ایک جگہ رک کر تیزی سے جلنے لعجنے لگا۔

اوہ مادام نے آنے والے عذر کے نفع کو دیکھنا شروع کر دیا۔

”شکیل ٹاؤن۔“ کوئی نمبر ۱۲۔“ مادام نے تیز پیچے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن آف کرنے شروع کر دیتے۔

”مایکل۔“ فوراً شہر میں چیلے ہوئے اپنے آدمیوں کو کال کر کے کہو کہ وہ غوراً شکیل ٹاؤن پہنچ کر کوئی نمبر ۱۲ کو تھیں۔ راشیل مشن دالی انگوٹھی سمیت اسی کوئی میں ہے۔ ہمیں فوراً چھاپا مارنا ہو گا۔“ میرا خجال ہے بلیک گرل نے یہاں ہی بھیڈ کوارٹر بنایا ہے۔“ مادام اشمار نے اشمار نے مشین کو دوبارہ گھما کر الماری میں خدر کرتے ہوئے کہا۔

”مگر مادام۔“ اگر یہاں بلیک گرل کا بھیڈ کواٹر ہے تو ہمیں پوری طرح تیار ہو کر جانا ہو گا۔ کیوں کہ ظاہر ہے وہاں بلیک گرل کا پورا گینٹ موجود ہو گا۔“ مایکل نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ادہ۔“ ہاں واقعی یہ لوگ بے حد خطرناک ہیں۔ ہمیں پوری طرح

اٹھما میکل تیزی سے سر بلاتا ہوا کھمر سے باہر نکلتا چلا گیا۔ جب کہ مادام اشمار امتحنہ کھمرے کی طرف بڑھ گئی۔ اور پھر تقوڑ می دیر بعد جب وہ باہر آئی تو اس نے سیاہ رنگ کا چست لباس پہنا ہوا تھا۔ لباس کی خوبی جیدوں میں اس نے ہزاری سامان پہرا لایا تھا۔ اور اب وہ بلیک گرل کے جیڈ کوارٹر پر حمل کرنے کے لئے پوری طرح تیار تھی۔ اور پھر وہ مایکل کے یاس جانے کے لئے کھمر کے دروانے کی طرف بڑھنے ہی تک تھی کہ ٹرانسیمیٹر میں سے سیڈی کی آواز نکلنے لگی اور مادام پونک کر ٹرانسیمیٹر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس نے بٹن دبایا۔ تو اس میں سے گریٹ بس کی آواز بلند ہوئی۔

”گریٹ بس کا دنگ مادام اشمار اور۔“ گریٹ بس سکبجے میں جو شہر نہایاں تھا۔

”میں مادام۔“ میں پیکنک اور۔“ مادام اشمار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مادام۔“ درلہ کراس آر گنائزیشن سے حیرت انگریز معلومات ملی ہیں۔ پاکیستیا کے ڈائریکٹر جنرل سر جان کے بارے میں ان کے پاس کوئی فائل موجود نہیں ہے۔ البتہ علی عمران کے متعلق حیرت انگریز اختلافات ہوئے ہیں اور۔“ گریٹ بس نے جو شیلے ابھی میں

# اردو فینڈ

کہا۔

کے لئے سمجھ داشت ہے۔ وہ جس مجرم تنظیم کے پیچے لگ جائے اس مجرم تنظیم کے لئے بھی کی موت مقدر بن جاتی ہے۔ کنوار ہے اور ایک بادیچی کے ساتھ لگ رہے کے فلیٹ نمبر ۲۰۰ میں رہتا ہے۔ اس کے دلگز آدمیوں کے متعلق کسی کو کوئی علم نہیں۔ میک اپ کام اہر ہے۔ اتنا ماہر کہ چند منٹوں میں کامل طور پر حلیہ بد لئے پر قادر ہے اور۔۔۔ گریٹ باس نے تفصیل بتلتے ہوئے کہا۔

"ادہ گاڑ" اس قدر خطرناک آدمی۔ اتنی خوبیاں کسی انسان میں تو نہیں ہو سکتیں۔ میرا خیال ہے کہ اس درلڈ والوں نے مبالغت کا ملیا ہے اور۔۔۔ مادام نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں مادام" کراس درلڈ کی معلومات غلط نہیں ہو سکتیں۔ یہ لوگ زبردست چھان بین کے بعد معلومات اکٹھی کرتے ہیں اور۔۔۔ گریٹ باس نے جواب دیا۔

"او۔ کے" پھر کہ اس درلڈ والوں کو آپ بتا دیں کہ اُن کا یہ پس من مادام اشمار اس کے ہاتھوں چند روز بعد موت کے لحاظ اتر انکو چلا ہو گا اور۔۔۔ مادام اشمار اسے بڑے مضبوط ہجے میں جو دیتے ہوئے کہا۔

ماڈام اگر ہو سکے تو ایسے لوگوں کو چھپیرے بغیر تم اپنا مشن کمکل کرلو۔ ایسا نہ ہو کہ مشن کے درمیان یہ رکاوٹ بن جائے اور۔۔۔ گریٹ باس نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

گریٹ باس۔ مشن کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ مشن کمکل ہو۔

"کیا مطلب" کیا وہ کوئی مجرم نے اور۔۔۔ جو نکتے ہوئے جواب دیا۔ اس نے تو عمران کا نام صرف اس لئے لیا تھا کہ وہ ڈاکٹر کیرٹ جیزل اٹھی جنس کا بیٹا ہے۔

"مادام" وہ مجرم نہیں بلکہ مجرموں کے لئے عذر ایل کا درج رکھتا ہے۔ مخصوص عذر ایل کراس درلڈ آر گنائزیشن نے ج فوری روپورٹ دی ہے۔ اس کے مطابق وہ بظاہر ایک احمد سید حام سانو جوان ہے جو عام طور پر احمد قاند سالبا اس پہنچتا ہے اور احمد قاند نام کرتا ہے۔ اور اس کی حرکات بظاہر احمد قاند دکھائی دیتی ہیں۔

اپنے نام کے علاوہ وہ اپنے آپ کو ایک فرضی ریاست ڈھمپ کہ شہزادہ بھی بتاتا ہے۔ یعنی پرنس آف ڈھمپ۔۔۔ ایک جتنی دن پہلوؤں میں ریواور لٹکاتے اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ عمران انتہائی خطرناک ترین آدمی ہے۔ یہ پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کے سر ایک شو کے لئے کام کرتا ہے۔۔۔ بے حد عیار۔ چالاک اور ذہبی ترین آدمی ہے۔ بے شمار بین الاقوامی مجرم تنظیمیں اس کے ہاتھوں ہوتے لحاظ اتر چکی ہیں اور لا تعداد بین الاقوامی مجرم اس کے ہاتھوں گرد نہیں تڑپا سکتے ہیں۔۔۔ مارشل آرٹ کا اتنا بڑا ماہر ہے کہ بڑے

سے بڑا ردا کا بھی آج تک اس سے نہیں جیت سکا۔ جوڑا۔ جو جٹا۔ کنگ فو۔ غضیکر ہر قسم کے فن حرب کا ماہر ہے۔۔۔ سنگ آرٹ جانشناز بھی ریواور کی گولی اُستے نہیں مار سکتا۔ محض تیر کر دے پوری دنیا میں مجرموں

# اردو فیلمز

URDUFANS.com

چکا ہے۔ اس کی فلم میں نے ڈبلیو تھری انگوٹھی میں ڈال کر نجف نظر کر لی تھی۔ اب یہ الفاق ہے کہ مجھے یہ انگوٹھی راشیل کو دینی پڑی۔ اور راشیل میں نے معلوم کر لیا ہے کہ راشیل کو کس نے اندازیا ہے اور اس وقت وہ کہاں ہے۔ میں اپنے آدمی لے کر اس دہان جانے ہی والی بھتی کہ آپ کی کال آگئی۔ اور میں رک گئی ادورہ۔ — مادام اشمار اسے جواب دیا۔

”میرے خال میں فی الحال تو اس کی نوبت نہ آئے گی۔ لیکن اگر ضرورت محسوس ہوئی تو میں اطلاع دے دوں گی ادورہ۔“  
مادام نے جواب دیا۔

”اد۔ کے — راشیل کو بلیگ گول کے پنج سے چھڑانے کے بعد صورت حال سے مجھے مطلع کر دینا۔ کیوں کہ مجھے فکر ہے کی ادورہ۔“  
گریٹ بس نے ہدایت کرتے ہوئے کہا۔

”بھیک ہے اور اینڈ آل۔“ — مادام نے جواب دیا۔ اور ”رانیشیر کا بن آٹ کر کے وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکلتی چل گئی۔  
کمرے کے باہر سی ماںیکل اس سے ٹکرایا۔

”یہ آپ ہی کی طرف آ رہا تھا مادام — سب آدمی پوری طرح تیار ہیں۔ لیکن ایک آدمی نے جو بچپنی سڑک سے آیا ہے نے روپورٹ دی ہے کہ اس نے ایک پھر تیلے سے نوجوان کو ہماری کوٹھی کی بچپنی دیوار کھاند کر اندر چھیر کے یہیں غائب ہوتے دیکھا ہے۔“ — ماںیکل نے کہا۔

”ہماری کوٹھی کی دیوار — کیا اُسے یقین ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ دیوار پر تو بچپنی کی تاریخ لگی ہوئی میں۔“ — مادام نے چونکتے ہوئے جواب دیا۔

”بھی بات مادام — میں نے چکا کیا تو تاریخ بھی صحیح میں اور ان

# اردو فیلمز

چکا ہے۔ اس کی فلم میں نے ڈبلیو تھری انگوٹھی میں ڈال کر نجف نظر کر لی تھی۔ اب یہ الفاق ہے کہ مجھے یہ انگوٹھی راشیل کو دینی پڑی۔ اور راشیل میں نے معلوم کر لیا ہے کہ راشیل کو کس نے اندازیا ہے اور اس وقت وہ کہاں ہے۔ میں اپنے آدمی لے کر اس دہان جانے ہی والی بھتی کہ آپ کی کال آگئی۔ اور میں رک گئی ادورہ۔ — مادام اشمار اسے جواب دیا۔

”کس نے اندازیا ہے۔ کیا کوئی مخالف پارٹی میڈیا میں اتر آئی ہے اور۔“ — گریٹ بس نے حیرت بھرے لیجے میں پوچھا۔

”یہ تو ابھی علم نہیں ہے کہ وہ کس حد تک مخالف ہے۔ بہر حال راشیل کو انہوں نے انفو ایکیا ہے۔ اور آپ سن کر حیران ہوں گے کہ یہ کام بیک گول کا ہے اور۔“ — مادام اشمار اسے بتایا۔

”بیک گول — ادہ — مگر وہ پاکیشیا میں کیسے پہنچ گئی اور۔“  
گریٹ بس نے حیرت سے پہنچنے ہوئے کہا۔

”راشیل کی کار کے پاس سے اس کا مخصوص بیج طاہی ہے۔ اور میں نے رینچ فور سے راشیل کو ٹریس کر لیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ راشیل بیک گول کے قبضے میں ہے۔ — راشیل کے متعلق مجھے پوری طرح علم ہے کہ چاہے اس کی جان کی کیوں نہ چلی جائے۔ وہ پنج نہیں بتائے گا۔ لیکن ایک سیکل ہے کہ راشیل کو اس انگوٹھی کی اہمیت کا خود بھی علم نہیں ہے اور۔ — مادام نے جواب دیا۔

”ادہ — یہ تو اچھا ہے کہ اُسے انگوٹھی کی اہمیت کا علم نہیں ہے درہ ہو سکتا ہے وہ بے پناہ تشدید کے ساتھ گھٹنے بیک جاتا ہے۔“

میں کرنٹ بھی دوڑ رہا ہے۔ — مائیکل نے کہا۔  
”کس نے روپرٹ دی ہے؟ — مادام نے پوچھا۔  
”ایون تھرنسی نے مادام۔ — مائیکل نے جواب دیا۔  
”کہاں ہے وہ؟ — مادام نے کہا۔

”وہ باہر روپرچ میں موجود ہے۔ — مائیکل نے جواب دیا۔  
”آؤ۔ میں خود اس سے پوچھتی ہوں۔ — مادام نے کہا اور تم  
وہ تیزی سے پورچ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اور پھر اس نے ایون تھرنسی  
سے خود پوچھ کچھ کی۔ ایون تھرنسی کو اندر ہیرے میں احساس سا ہوا تھا۔  
لیکن وہ حصتی طور پر کچھ نہ بتا سکتا تھا۔ اس لئے مادام نے آخر کار رُسے وہم  
سمجھ کر طال دیا۔

اور پھر وہ دس سلیخ افراد کو لے کر دیگن میں سوار ہو گئی۔ مائیکل کو  
کوٹھی کی حفاظت کے لئے چھوڑ دیا گی۔ ڈرائیور گ سیٹ پر فلنگ تھا۔  
جو شہر کے تمام راستوں کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ اور مادام کے شکل  
ٹاؤن بتانے پر اس نے سر بلاتے ہوئے دیگن پھاٹک سے نکالی۔ اور  
تیزی سے دیگن دوڑا تا مغرب کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

## سکین ایڈ پر

مادام اشمار اسے انگوٹھی حاصل کرنے کے بعد راشیل اٹھینا سے  
پلتا ہوا پلازہ میں باسرا گیا۔ اس نے انگوٹھی کو اپنی کسی انگلی میں پہنٹے کی  
کاشش کی۔ — لیکن انگوٹھی اس کی کسی انگلی میں فٹ نہ آئی۔ وہ بہت  
چھوٹی تھی۔ اس لئے اس نے انگوٹھی کو کوت کی اندر رونی جیب میں رکھ  
لیا۔ اسے احساس تھا کہ مادام اشمار اسے جس انداز میں انگوٹھی اس کے  
حولے کی ہے۔ — اس سے ظاہر تھا کہ انگوٹھی کسی خاص اہمیت کی  
حامل ہے۔ اس لئے وہ اس کی طرف سے پورے کی طرح محتاط تھا۔ لیکن وہ  
اجھی تھوڑی سی ہی دوڑ گیا ہو گا کہ اسے دوڑ سے سڑک بلاک نظر آئی۔ سڑک  
کے دونوں اطراف کارروں کی خوبی قطعاً موجود تھی۔ — اور راشیل نے  
دوسرا سے چاک کر لیا کہ مسلیخ پیچا ہے کہ کار کی تلاشی یہیں مصروف  
ہیں۔ اسی لئے اسے خیال آیا کہ کہیں یہ تلاشی اس انگوٹھی کی نہ ہو۔ کیوں کہ  
وہ جانشنا تھا کہ مادام اشمار اب تر سے ابھم سشن پر یہاں آئی ہوئی ہے۔ — اور  
پھر اس کا اچانک غائب ہو جانا اور پھر اسی طرح پلازہ میں بڑے پڑے کار۔  
ٹریکسے انگوٹھی اسے دینے سے بھی ظاہر تر ہو رہا تھا کہ اسے خطرہ تھا۔

کہ کسی بھی وقت انگوٹھی اس سے چھپنی جا سکتی ہے۔ وہ بڑا مشہور مجاہد ہے کہ چور کی داراً ہی میں تھا۔ اب راشیل کی داراً ہی تو نہیں تھی لیکن تھا اس کے دل میں موجود تھا۔ اس لئے اس نے تیزی سے کار ایک پر کے سامنے روکی اور پھر اتر کر وہ لمبے ملبے ڈگ جرتا کیفیت میں داخل ہو گیا۔ اُسے معلوم تھا کہ تلاشی لینے والے کسی بھی لمبے اس کی کار کے ساتھ ساتھ اس کی تلاشی بھی لے سکتے ہیں۔ اس لئے وہ سب سے پہلے اس انگوٹھی کو کسی محفوظ جگہ پہنچانا پا ہتا تھا۔ اور یہی سوچنے کے لئے وہ کیفیت میں داخل ہوا تھا۔ اور پھر اس کی نظر میں دوڑتی جلی گئیں۔ ہال کی تمام میزیں پڑ چکیں۔ دو پہر کا وقت تھا۔ اس لئے لوگ ٹھانہ کھانا کھانے میں صرف نہ ہتے۔ وہ سب لوگ شکل و صورت ولیاں سے ملازم پیشہ فراہم کرتے۔ اس لئے راشیل سمجھ گیا کہ ار د گرد موجود کار و باری مرکز میں لیخ کا وقفہ ہوا ہے۔ اس لئے کیفیت کا ہال پُر ہے۔ اور پھر ایک میز پر اُسے ایک خوب صورت سی نوجوان لڑکی ایکلی یعنی کھانا کھاتی نظر آئی۔ اور راشیل تیزی سے اس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"اوہ کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں مس" — راشیل نے بڑے مہذب ہلچے میں کہا۔

"اوہ — ہاں تشریف کہئے" — لڑکی نے اچانک اپنے قریب ایک خوب صورت غیر ملکی نوجوان کو لکھا۔ ایکجا ٹھیک ہاں پڑی۔ "شکریہس....." — راشیل نے بیٹھے ہوئے کہا۔ اور اس نے جان بوجھ کر مس کے بعد وقفہ دیا تھا۔

"میرا نام مار گریٹ جولین بے اور میں یہاں رابرٹ سنز میں

## اردو فینڈ

URDUFANS.COM

لی اتے ڈاٹ ارکیٹ ہوں — مار گریٹ جولین نے جواب میں اپنا مکمل

تفصیل کرتے ہے جسے کہا۔  
بنجے مائیکل روڈ لف کہتے ہیں۔ میں ایک سیاح ہوں" ۔

راشیل نے نہم ہیجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ سورہی — میں نے آپ سے کھانے کے لئے پوچھا ہی نہیں۔ مار گریٹ جولین نے نہ امت بھرے بچے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی دیکھ کوشا شاہ کیا۔

"اوہ تھیک یو — میں کھانا کھا چکا ہوں۔ آپ کھانا کھا یجھے۔ پھر چاۓ اکٹھی پی لیں گے۔ آپ جیسی حسین خاتون کے ساتھ چلے چلے پینا میرے لئے یادگار رہے گا" — راشیل نے کہا۔

"اوہ — آپ خواہ مخواہ تکلف کر رہے ہیں۔ میں کھانا کھا چکی ہوں" — مار گریٹ جولین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر اس نے دیکھ کوچائے لانے کا کہا اور دیکھنے پھر تی سے میز پر پڑے ہوئے برتن اٹھا کر میز صاف کر دی۔

"یہ رابرٹ سنز کہاں ہے" — راشیل نے پوچھا۔

"اس کیفیت سے تیسری طبقہ نگ ہے۔ ادویات کی اسپوت ایک پورٹ کھوئی ہے" — مار گریٹ جولین نے جواب دیا۔ اس کی نظر میں راشیل کھٹے لئے پندرید کی کے آثار نہیاں تھے۔ مار گریٹ جولین آزاد خیال لڑکی تھی۔ ایک غلیٹ میں اکیلی رہتی تھی۔ اور جوں کہ اس کی تشوہ اس کے شوق کے لئے پورہی نہ ہوتی تھی۔ اس لئے وہ نئے نئے دوست بنکر ان سے اپنا خرچہ نکالتی رہتی تھی۔ اور راشیل کو

## اردو فینز

دیکھتے ہی وہ سمجھ گئی کہ راشیل نے اُسے پہنچا کیا۔ اور بابس کے بھی وہ کوئی دولت مند سیاح لگتا ہے۔ اس نے اس کے سامنے وقت بھی اچھا گز رے گا اور ساتھ ہی رقم ہی گڑھی حاصل ہو سکے گی اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ راشیل کو دوست بنائے گی۔

یہ کچھ دور کاروں کی چینگ ہو رہی ہے۔ یہ کیا مسئلہ ہے؟

اچانک راشیل نے پوچھا۔

”اوہ چینگ۔ اسے ہاں۔ یہاں اکثر چینگ ہوتی ہے۔“

ہے۔ نار کو ٹنگ ایکسی والے اکثر یوں سی مصروف سڑکوں پر چینگ شروع کر دیتے ہیں۔ وہ ہر کار۔ موٹر سائیکل اور ہر آدمی کے لئے تمہارے چینگ کرتے ہیں۔ اس طرح اکثر انہیں نشیات اور اس کے سماں کو جاتے ہیں۔ مار گریٹ جولین نے بغور راشیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جس کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

”تو کیا یہ سارا دن چینگ کرتے رہتے ہیں؟“ — راشیل نے پوچھا۔

”نہیں۔“ — بس اچانک چینگ شروع کر دیتے ہیں۔ اور پھر اچانک ختم کر دیتے ہیں۔ نہیں وقت مخصوص ہے اور نہ بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ وہاں سے چینگ چھوڑ کر ہو ٹلوں کے سامنے کھڑی کاروں اور اجنبی لوگوں کی چینگ شروع کر دیتے ہیں۔

مار گریٹ جولین نے جواب دیا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔“ — راشیل نے الجھن ہوئے بھی میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

آپ اگر مجھ پر اعتماد کریں تو میں آپ کے اعتماد پر پڑا اور سمجھ جوں یا مار گریٹ جولین نے دیٹر کے رکھے ہوئے چائے کے برتن اپنی طرف کھسکاتے ہوئے بڑے پراسرار سے بجھے ہیں کہا۔ وہ دراصل راشیل کے سوال اور اس کی آنکھوں میں موجود الجھن سے اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ راشیل کے پاس بھی نشیات موجود ہے۔ اس لئے وہ چینگ سے گھبرا کر اس کیفیت میں آنکھا ہے۔

ایسے آدمیوں سے ہمیشہ بڑی موٹی نتیجیں ملنے کی توقع رہتی تھی۔ اس لئے مار گریٹ جولین کی دل پسی بڑھ گئی تھی۔

”اعتماد۔“ کیا اعتماد۔ اوہ مار گریٹ۔ آپ غلط انداز میں سوچ رہی ہیں۔ میرا نشیات سے کوئی تعلق نہیں۔ میں تو بس دیے ہیں پوچھ رہا تھا۔ — راشیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا وہ مار گریٹ جولین کا اشارہ سمجھ گیا تھا۔

”یہ یجھے۔“ چائے یجھے۔ اب یہ تو آپ کی مرضی ہے کہ آپ اعتماد کریں یا نہ کریں۔ بہر حال اگر ایسا کوئی مسئلہ ہے تو مناسب معافی پر نیزی خدمات حائز ہیں۔ یہیں چوں کہ یہ لوگ اچھی طرح یہ جھانتے ہیں اس لئے بہاری تلاشی کی بھی نہیں لی جاتی۔“ — مار گریٹ نے چائے کی پالی راشیل کی طرف پڑھاتے ہوئے بڑے صعبہ طبقے میں کہا۔ اور اسی لمحے راشیل نے کیفیت سے باہر صلح پا ہمیوں سے بھری ہونی کا رکھتے ہوئے دیکھی۔ سچا ہی کار سے اتر کر کھڑے ہوئے تھے۔ انہیں شاید کسی افسر کے آنے کی توقع نہیں۔

اور راشیل نے انہیں دیکھتے ہی پہنچ سے جیب میں ہاتھ دال کر

مادام اشمارا کی دسی ہوئی انگوٹھی نکال کر مار گریٹ کی طرف بڑھاتے ہوئے  
کہا۔

بے۔ آپ خوب اچھی طرح تسلی کر لیں۔ — راشیل نے بڑے  
حتمیت میں جواب دیا۔

اور پھر جنہیں محوں بعد اس کی مکمل تلاشی یعنی کے بعد اس سے مددت  
کر کے جانے کی اجازت مل گئی۔ اور راشیل اپنی پیش بندی پر مسکراتا  
ہوا یعنی سے باہر نکل آیا۔ — اب کاروں کی چینگ بند تھی۔ اور  
کیفوں میں بیٹھے ہوئے افراد کی چینگ ہو رہی تھی۔ اس لئے راشیل  
اطمینان سے کار میں بیٹھا اور پھر اس نے کار آگئے بڑھا دی۔ وہ پوری  
طرح مطمئن تھا کہ شام کو مار گریٹ کو معقول انعام دے کر اس سے  
انگوٹھی حاصل کرے گا۔

اس کی کار تیز رفتاری سے سڑک پر آگئے بڑھی چلی جا رہی تھی اس  
وقت وہ جس جگہ سے گزر رہا تھا۔ اس کے دونوں اطراف میں دور تک  
کیست پھیلے ہوئے تھے جن میں قد آور فصلیں موجود تھیں۔ — راشیل  
اپنی سی دھن میں کار دوڑاتا چلا جا رہا تھا کہ اچانک ایک دھماکہ سا ہوا  
اور راشیل کے ہاتھ میں پکڑا ہوا کار کا سیٹھنگ بُرہی طرح لٹکھا گیا۔  
راشیل نے لاشوری طور پر اسے کنٹرول میں کرنا چاہا۔ — لیکن کار  
سڑک سے اتر کر کیست میں گھستی چل گئی۔ — راشیل نے بڑی مشکل سے  
اسے المٹھن سے بچایا تھا۔ اور پھر جیسے ہی کار کی رکشی میں اس کا ٹول  
ہنس لیتے ہوئے باہر نکل آیا۔ — اس کا خیال تھا کہ کار کا ٹائر  
اچانک کسی شیشے کا مکڑا لگنے سے برست ہو گیا ہے پھر نیچے اتر کر اس  
نے ٹائر کو چیک کیا۔ مگر دوسرے لمحے وہ چونک کر سیدھا ہو گیا۔ ٹائر کو  
گولی مار کر بچا دیا تھا۔ — اور اسی لمحے اُسے آہٹ سی محسوس ہوئی۔

”مس مار گریٹ — یہ انگوٹھی امامت رکھ لیں۔ اور اپنا گھر کا پیٹہ  
تبادیں۔ میں شام کو وہاں سے اسے واپس لے لوں گا اور آپ کو  
معقول معاوضہ بھی پیش کیا جائے گا۔“ — راشیل نے تیز لمحے  
میں کہا اور مار گریٹ نے پھر تی سے انگوٹھی اس کے ہاتھ سے جھپٹ  
کر اپنے گریبان میں ڈال دی۔

”اس کی مخاطلت اپنی جان سے نیزادہ کریں۔ اگر یہ حکم ہو گئی اور  
یا اس نقصان پہنچا تو آپ کے جسم کی ایک ایک بونی علیحدہ کر دی  
جائے گی۔“ — راشیل کا الجھبے پناہ سرداور تلخ تھا۔

”آپ بے فکر رہیں مسٹر ماسکل — یہ محفوظ رہے گی۔ آپ افس  
ٹائم کے بعد فلیٹ نمبر ۱۰ لنگٹن روڈ پر آ جائیں اور اپنی امامت حاصل  
کر لیں۔ لیکن وہ معاوضہ معقول ہونا چاہیے۔“ — مار گریٹ نے اٹھتے  
ہوئے کہا اور راشیل بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ کیوں کہ اب پولیس والے  
کیف کے اندر داخل ہو رہے تھے۔ اور پھر پولیس والوں نے راشیل کو  
روک لیا۔ لیکن انہوں نے مار گریٹ جو لین کی طرف نظر انھا کہ بھی نہیں  
دیکھا اور وہ تیز تیز قدم الھاتی کیسے سے باہر نکلتی چلی گئی۔

”معاف کجھے — حکم منحکامی چینگ کر رہے ہیں۔ آپ کو تلاشی  
دینی ہو گی۔“ — ایک پولیس افسر سے ہتھے مودبناہ ہے میں  
راشیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کوئی بات نہیں آفیسر — قانون سے تعادن میرا نصب العین

# اردو فینز

وہ جیب میں ہاتھ دال کر تیزی سے گھوما لگا سی لمجھے کو شخص ہو کے راشیل کی طرح اڑتا ہوا اس پر آپٹا۔ اور وہ دونوں گتھم گتھا ہو کر زمین پوکر پڑے۔ راشیل نے نیچے گرتے ہی پھرتی سے حملہ آور کو اچھا دیا۔ — گمراں سے پہلے کروہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ کسی نے اس کے سر پر زدہ اڑ ضرب لگائی۔ اور راشیل کی آنکھوں کے سامنے تاریکی کا دبیز پردہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ — راشیل نے سر کو جھٹک کر اس پر دے کو ہٹانا چاہا لیکن اسی لمحے اُسے ایک اور مزب کا احساس ہوا اور پھر اس کا شعور اس کا ساقہ چھوڑتا چلا گیا۔

جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو ایک چھوٹے سے کمرے کے فرش پر پسے ہوتے دیکھا۔ اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ ایک طویل سانس لے کر رہا گیا۔ — کیوں کہ اس کا جسم حرکت کرنے سے معذور تھا۔ اس کے جسم کو ایک بخوبی نایلوں کی مضبوط رسیوں سے اس بڑی طرح سے جکڑ دیا گیا تھا کہ سوائے گردن اور سر کو حرکت دینے کے علاوہ اور کچھ نہ کر سکتا تھا۔ — اس نے نظری گھما کر کمرے کا جائزہ لیا۔ کمرے کی دیواروں کے ساتھ اذیت رسافی کے پرانے اور جدید ترین آلات لکھے ہوتے تھے۔ راشیل ان آلات کو دیکھتے ہی سمجھ لگا کہ یہ کچھ کچھ کے نئے مخصوص بھجے۔ — لیکن یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آبھی تھی کہ آخر سے یہاں سے لے آپنے کون لوگ ہیں۔

اسی لمحے کمرے کا اکٹوتا دروازہ کھلا اور چار سلح افراد اندر داخل ہوئے۔ اور راشیل نے سب سے آگے آنے والے کی شکل دیکھتے

ہی ایک طویل سانس لیا۔ اب صورت حال کو دہ اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔ لئے دالا موکل ہتما۔ ایک دین ایجنت جو بلیک گرل نامی سیکرٹ ایجنت گردپ کارکن تھا اور شوگران میں اس دفاعی سسٹم کو حاصل کرنے کے لئے ان کے درمیان کسی بارہکارا ہو چکا تھا۔ — چنانچہ وہ سمجھ گیا کہ اُسے بلیک گرل نے اغوا کیا ہے۔ اس سے ظاہر تھا کہ بلیک گرل بھی اس مکاں میں کام کر رہی ہے۔

”راشیل تمہیں ہوش آگیا“ — موکل نے اس سے چند قدم دور رک کر طنزیہ لہجے میں کہا۔

”ہاں موکل — نتکریہ — مجھے پوری طرح ہوش آگیا ہے۔ لیکن میں اپنے اغوا کا مقصد نہیں سمجھ سکا“ — راشیل نے اپنے لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے کہا۔

”ابھی سب کچھ سمجھ آ جائے گا۔ اس کھمے میں آنے کے بعد یوقوت بھی عقل مند بن جاتے ہیں۔ اور تمہاری ہماری تو پر انی دوستی جیل آ رہی ہے۔ — اور ظاہر ہے ایسے موقعے بار بار ہاتھ نہیں آتے کہ راشیل جیسا آدمی یوں بے بس رہتا ہوا ہو۔ اور موکل کو یہ موقع مل جائے گا کہ وہ اس سے جس طرح چلے ہے پوچھ چکرے۔ — موکل نے فخر پر اندازیں سکراتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ — یہ تو موقعے موقعے کی بات ہے۔ لیکن تم مجھے جانتے ہو میرا نام راشیل ہے۔ جو اگر نہ چلتے تو موت بھی اس سے کچھ نہیں اکھوا سکتی۔ تم اپنی پوری سفاف کی مجھ پر آزمائ سکتے ہو“ — راشیل نے بڑے مضبوط لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

# اردو فینز

اس نے پتے تھے اس کے ساتھ ایک مسلح آدمی کو آنکھ سے اشارہ کیا اور وہ میں بیک گرل کا استثنٹ ہوں اور تمہارا کے مہاری آدمی سر لایا ہو اُنگے بڑھا اور اس نے کاندھ سے لکھی ہوئی شین گن کہتا ہے اسی آپس میں کوئی دشمنی نہیں ہے ۔ ہم تو صرف ہرے ہیں جو دوسروں کے اشارے پر حرکت کرنے پر مجبور ہیں ۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم میرے چند سوالوں کا جواب دے دو ۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تمہاری زندگی محفوظ رہے گی ۔ موکل نے اس بار قدر سے نرم لبجے ہیں کہا ۔ کیوں کہ وہ بھی جانتا تھا کہ راشیل کوئی عام آدمی نہیں جس سے تشدید کے ذریعے کچھ انکلوایا جاسکے ۔

”تم جو چاہو پوچھ سکتے ہو ۔ لیکن میں جس بات کا جواب مناسب سمجھوں گا دوں گا ورنہ نہیں“ ۔ راشیل نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

”پہلی بات تو یہ کہ تمہارا ہمیڈ کوارٹر ہیاں کہاں ہے“ ۔

”یہ بات تم مجھ سے پوچھنے کی بجائے بہتر ہے کہ خود ہی اُسے تلاش کر لو ۔“ ۔ راشیل نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

”نہیں ۔ یہ تمہیں بتانا ہو گا ۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ کہ مادام نے سخت لبجے میں کہا ۔ اور وہ کیا کر رہی تھے ۔“ ۔ موکل

”تو پھر پوچھ لو میں تو ہمیں بتاؤں گا ۔“ ۔ راشیل نے مضبوطہ لبجے میں کہا ۔

”او ۔ کے“ ۔ موکل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا ۔

”راشیل اب بھی وقت ہے سب کچھ بتا دو ورنہ یہ ڈوری تھاری گردن کو اس طرح کاٹ دے گی جس طرح صابن کوتار کاٹ دیتے ہے ۔“ ۔ موکل نے سرد لبجے میں کہا ۔

# اردو فینز

یہی جواب دیا اور موکل کے اشارے پر راڈ کو کفرے ہوئے آدمی کے گھمافی شروع کر دی اور پھر نایلوں کی باریک دوہمی نایلوں کی باریک کاشتی ہوئی کھال میں گھستی ہی گئی۔ اور راشیل کے منہ سے نکلنے والے باوجود دینیں نکلنے لگ گئیں۔ اس کی گردان سے خون نکلنے لگا۔

”بنا د۔“ درنہ دوسرا جھٹکا تمہاری موت پر ہی ختم ہو گا۔

موکل نے انتہائی سخت لمحے میں کہا۔

”نہیں نہیں۔“ راشیل نے ترپتے ہوئے جواب دیا۔ اور بڑی طرح سر ادھر ادھر مارنے لگا۔

”کھول دو۔“ اور ترکیب نمبر ۳ آزماؤ۔“ موکل نے کہا۔ اس آدمی نے چرخی الٹی گھما کر رسی کھولنی شروع کر دی۔ اور پھر جنہیں محل بعد اس نے ڈوری گردان سے نکال کر اسے بڑے الہینا ن سے راوی پیش اور اسے دیوار سے لٹکا دیا۔ جب کہ دوسرے آدمی نے ایک کونے میں موجود ہیز پر لکھا ہوا پانی کا جگ اٹھایا اور راشیل کے منہ پر اچک ہی انٹیل دیا۔ اور راشیل کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ڈوبتا ہوا دل پھر معمول پر آگیا ہو۔ ٹھنڈا پانی پڑنے سے اس کے ذمہ سے خون نکلا بھی بند ہو گیا تھا۔

یہ توسیب سے معمولی ترکیب تھی راشیل اب دیکھنا کہ تم کس طوطے کی طرح بولا شروع کرتے ہو۔“ موکل نے تکرائی تھی جواب دیا۔

اسی لمحے میں آسی آدمی نے راڈ دیوار سے لٹکا کر دیوار میں نصب ایک

ماری کر دی اور اس میں سے ایک سرخ اور پھونٹی سی یہی نکال لی شیشی میں سبزے وہیں کا محلوں بھرا ہوا تھا۔ اس نے اس محلوں سے سرخ کو بھرا اور پھر سرخ اٹھائے وہ راشیل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ راشیل خاموش پڑا ہوا تھا۔ اس آدمی نے بڑی پھرتی سے راشیل کے بندے ہے ہمئے باز دیں سرخ کے سرے پر موجود باریک سوئی گھونپ دی اور پھر ایک لمبے میں سرخ میں موجود سبزے زنگ کا محلوں سوئی کے راستے سے راشیل کے بدن میں غائب ہو گیا۔ اور وہ آدمی سوئی والیں کچھ کرچھے ہٹاتا چلا گیا جیسے ہی سبزے زنگ کا محلوں راشیل کے جسم میں اٹھکت ہوا۔ راشیل کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم پر کسی آبشار کی خندہ سی ٹھنڈی پھوار پڑ رہی ہو اور اس کا جسم جیسے روپی کے گاؤں میں ڈوبتا چلا جا رہا ہو۔ خوش گواری ٹھنڈک اس کے جسم میں دوڑ رہی تھی اور راشیل سوچ رہا تھا کہ یہ کیا تشدید ہے جس سے بجائے تکلیف کے لطف آ رہا ہے۔ مگر دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پیٹ میں خوف ناک دھماکہ ہوا ہو۔ اور پھر جیسے کوئی خوف ناک اتنی فشان بچٹ پڑا ہو۔ اسے یوں لگا جیسے کھولتا ہوا اللادا اس کے جسم میں دوڑتا چلا جا رہا ہو۔ پھر تکلیف اتنی اچانک اور خوف ناک تھی کہ راشیل کا اپسے جسم کی ایک ایک ایک بجھی ہوئی محسوس ہوئی۔ اور اسے یوں لگا جیسے وہ کسی دیکتے ہوئے تنور میں جاگر اہو۔ تکلیف لمبہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی اور راشیل جتنا ضبط کر رہا تھا اتنی ہی تکلیف بڑھتی جا رہی تھی۔ اس کے ذمہ میں آندھیاں سی چل رہی تھیں اور پھر اس کے پیٹ میں ایک اور دھماکہ ہوا۔ اور ایک بار پھر اس کے

# اردو فینز

جسم میں خوش گوارٹھنڈ کی ردود افتابی چلی گئی۔ اور راشیل نے نہ حل کی بلکہ پر بڑھتی گئی اور اس کے ساتھی ماشیل بے ہوش ہو گیا۔ اس کے بیس میں دوڑنی ہوئی آں کیک دم سرد پڑ گئی تھی۔ اور نظاہر ہے یکدم نہ حال جنے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ اور پھر جب اُسے ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو اُسی طرح پنج پر بندھے ہوئے یا یا۔ کھمرے میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ اور کھمرے کی چھت پر لشکا ہوا اکوتا بب اب جل رہا تھا۔ بلب کو جلا دیکھ کر راشیل سمجھ گیا کہ رات پڑ گئی ہے اور وہ بہت دیر بعد ہوش میں آیا ہے۔ اُسے ہوش میں آتے ہی اس نہری محلوں کی وجہ سے پیدا ہونے والی تکلیف یاد آئی تو وہ کانپتا۔ اس قدر خوف ناک تکلیف کا تودہ تصور ہی نہ کر سکتا تھا۔ بہرہ حال اب اس کا جنم نارمل تھا۔

ابھی اُسے ہوش میں آئے تصور ہی دیر گزری تھی کہ اچھا کھمرے کو در دار زہ ایک بار پھر کھلا اور پھر ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ لڑکی نے سیاہ رنگ کا نقاب اور دھر کھاتا تھا جس سے اس کی خوبصورت گرفتار اسکھیں جھانک رہی تھیں۔ موکل بڑے مندرجہ بنا نہ انداز میں اس کے پیچھے چل رہا تھا۔ موکل کے پیچھے دو سلخ آدمی بھی تھے۔ اور راشیل سمجھ گیا کہ آنے والی خود بیک گرل ہے۔ وہی بیک گرل جس کی سفاری کے حرج پر بہتر طرف عالم تھے۔

راشیل — تم نے مادام اشمارا کی رہائش گاہ کا پتہ تو دیت بتا دیا ہے۔ لیکن تمہیں یہ بتانا پڑے گا کہ مادام اشمارا کی رہائش آنے کے بعد اب تک کیا مصروفیات رہی ہیں اور اب وہ کیا کر رہی ہے۔ بتہیں لیکن ایک لفڑا بتانا ہو گا — ورنہ تم جانتے ہو کہ انسان کو اذیت دینے

جسم میں خوش گوارٹھنڈ کی ردود افتابی چلی گئی۔ اور راشیل نے نہ حل کی بلکہ پر بڑھتی گیا تھا کہ اس نے اپنے بے چہار چھتے والے ایک طویل سانس لیا۔ سمجھ گیا تھا کہ اس نے مخفی شریعت کو بھگتا لیا ہے لیکن خوش گوارٹھنڈ کا یہ لمحہ بہت مخفی شریعت ہوا۔ ایک بار پھر اس کے پیٹ میں دھماکہ ہوا اور پھر آں کھوف ناک طوفان اس کی رگوں میں دوڑنے لگا۔ اس بار تکلیف پہلے کہیں شدید تھی اور راشیل کے حلق سنبھلے اختیار چھینیں نکل گئیں۔ اس کی آنکھیں ابل کر باہر آگئی تھیں۔

”ہر پار تکلیف پہلے سے زیادہ شدت اختیار کر جائے گی راشیل۔ مگر اب بھی وقت ہے بتا دو“ — موکل نے پڑے اطمینان بھرے ہے میں کہا۔

”نگران کا لوٹی کوٹھی نہیں ایک سودا“ — راشیل نے بے لام پنچھی کو اڑ کا یہہ بتا دیا۔ ”مشن کے بارے میں بھی بتا دو“ — موکل نے مسکاتے ہوئے جواب دیا۔

”تجھے اس کے بارے میں علم نہیں ہے۔ یقین جانو کوئی علم نہیں ہے۔ راشیل نے بے اختیار چھینیں مارتے ہوئے کہا۔

”او۔ کے میں فی الحال تم پر عقبار کرتیا ہوں“ — موکل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس نے اس آدمی کو اس کے بیس نے موکل کو اس خوف ناک شہرے محلوں کا جگہش لکھا تھا اور اس نے اماری میں سے ایک شیشی نکالی اور اس کا ٹھکنہ کھول کر اس کے راشیل کی ناک سے لگادیا۔ شیشی میں سے کیس سی راشیل

# اردو فن

میں بلیک گرل کو ایک مثال کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔  
بلیک گرل اور اس کے دوست ساتھی ہی اس کے پیچے تھے اور راشیل  
کے پیچے پر اٹھیاں ہوئی مگر امیٹ دوڑ نہیں ملی۔ کیوں کہ اسے  
یقین تھا کہ مادام اشمارا نے اس کا کھوج نکال لیا ہے وہ اپنے ساتھیوں  
سمیت بلیک گرل کے ہمیڈ کوارٹر پر چڑھ دوڑھی ہے۔

ادھر بیسے ہی بلیک گرل اور اس کے ساتھی دروازے سے باہر نکلے

ایک سایہ سا اور چیخت کے قریب بننے ہوئے روشنمان سے پیچے کودا۔

روشنمان کافی بلندی پر تھا۔ لیکن سائے لیٹیجے کو دنے سے پہلے

ہی پیرا شوت سے کو دنے والوں کے انداز میں قلا بازمی کھاتی اور پھر اچھل

کر کھڑا ہو گیا۔ جیسے ہی اس کے قدم فرش سے ٹکرائے وہ تیزی سے راشیل

کی طرف بڑھا۔ اس کے ہاتھوں میں ایک چمکتا ہوا خبر تھا۔ جس کی مدد

سے اس نے بڑی تیزی سے اس کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کاٹ

ڈالیں۔ اور پھر اس نے راشیل کو ایک جھٹکے سے اٹھا کر کانہ سے پر لاد

یا۔

”باس۔ جلدی کرو۔“ اچانک روشنمان سے کسی کی آواز

ٹائی دی۔ اور اسی لمبے روشنمان سے رسی کی ایک میٹھی یونچے

چھپا کی جس کا دسر اسرا اور روشنمان میں تھا۔ اور یونچے کو دنے والا

راشیل کو اٹھاتے ٹھہری پھر فی سے سیرھی کے ذریعے اور چھٹتھا چلا گیا۔

راشیل بولنے والے کی آواز سن کر ہی حیران رہ گیا۔ کیوں کہ بولنے

والے کا حجہ خاصل تھا مقامی تھا۔ اور وہ سوچ رہا تھا کہ کیا مادام اشمارا نے

اپنا مدد کرنے مقامی لوگوں کو بھی طازم رکھا ہوا ہے۔

میں جانتا ہوں کہ تم بے حد سفاک عورت ہو۔ لیکن یقین کرو تو کوچھ  
جاننا تھا وہ میں موکل کو بتا چکا ہوں۔ اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے۔  
راشیل نے پاسٹ بیجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”دیکھو راشیل۔“ تم مادام اشمارا کے دست دست ہو۔ اور وہ

اشمارا اپنی رہائش گاہ سے غائب ہے۔ تم بتاؤ گے کہ وہ کیا کر رہا ہے۔

”بچھو نہیں معلوم کہ مادام کیا کر رہی ہے۔ وہ اپنے کام کے متعلق کیا

کچھ نہیں بتاتی۔“ راشیل نے جواب دیا۔

”خخبر بخیجے دو۔“ بلیک گرل نے موکل سے مخاطب ہو کر کہا۔

موکل کے اشارے پر ایک سچ آدمی نے تیزی سے آگے بڑھ کر المادر

کھوئی اور اس میں سے ایک باریک مگر تیز دھار خبر نکال کر بلیک گر

کی طرف بڑھا دیا۔ بلیک گرل خبر ہاتھ میں لیتے ہی تیزی سے آگے

بڑھی اور پھر دھکوم کر راشیل کی لپشت پر آگئی۔ اس نے خبر دالا تھا

میں بلند کیا۔ راشیل نے دانت پھٹک کر آنکھیں بند کر لیں۔ اُسے معلوم

کہ ایک تھے بعد وہ ایسی ایک آنکھ سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو چکے تھے۔

لیکن اس سے پہلے کہ بلیک گرل کا خبر بخیجے آتا۔ باہر ایک خودک

وہ مکاہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی بے شکارا تو یہاں چلنے کی آوازیں شد

دیں۔ یوں گاہ رہا تھا جیسے دو فوجیں آپس میں مکڑا ٹھی ہوں۔

”اوہ۔“ یہ کس نے حملہ کر دیا ہے۔“ بلیک گرل نے کہا۔

# اردو فینز

URDUFANS.com

بھین تھا اور اس نے سوچا کہ نئی لڑکی سے تفریح کرنے کے بعد وہ واپسی پر ہماراں کو نکال کرے گا اور نہ سوتا تھا کہ عمران نور آہی اُسے اس کام کے بھی لگا دے اور اس کی خوب صورت شام بر باد ہو جائے ۔ اور پھر نئی لڑکی مار گریٹ جولین سے اس کی دوستی بھی نئی نئی تھی ۔ اس نے اپنا نام تو غیر ملکی لڑکی کو غلط بتایا تھا ۔ لیکن لڑکی نے نام درست بتا دیا تھا ۔ کیوں کہ اس کے خیال میں اس میں خطرے والی بات کوئی نہ تھی ۔ مار گریٹ جولین سے دو روز پہلے اس کی آفاق سے ایک پارٹی میں ملاقات ہو گئی تھی ۔ اور پیر ٹائیگر کو اس کی آزاد خیالی پسند آئی تھی ۔ اس لئے اس نے اس سے تعلقات بڑھایئے ۔ وہ اس لڑکی کی ڈاپ کو اچھی طرح سمجھو گیا تھا کہ تھوڑی سی رقم کے عوض اس کے ساتھ اچھی دوستی بھاجانی جاسکتی ہے ۔ ٹائیگر کا کردار ہر لمحاظ سے بے داغ تھا ۔ لیکن نئی نئی لڑکیوں سے دوستی کرنے اور ان کے ساتھ گھونٹنے پھرنے سے وہ احتراز نہ کرتا تھا ۔ چنانچہ اس نے پارٹی میں ہی لڑکی کو ایک بڑی رقم کی حملک دکھا کر اس سے آج شام جیل پر ملنے کا وعدہ لے لیا تھا ۔ اور وہ اس لڑکی سے ملنے کے لئے جیل پر جا رہا تھا کہ راست میں یہ چکر پل گیا ۔ ٹائیگر موڑ سائیکل دوڑتا ہوا جیل کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد اسیں نے موڑ سائیکل جیل پر جا رہا تھا کہ جب بھی چاہئے کہ ان کا کھوج نکال لے گا ۔ کیونکہ اس لئے کہ اسے یقین تھا کہ جب بھی چاہئے کہ ان کا کھوج نکال لے گا ۔ کیونکہ وہ مجرموں کی کارچلا تار ہا تھا ۔ اور اس نے کامیاب ایسی تباہی کی تھی کہ مجرموں کی کارچلا تار ہا تھا ۔ اس کا انتظار کر کے چلی نہ گئی تھی اس لئے اُسے خطرہ تھا کہ کہیں مار گریٹ اس کا انتظار کر کے چلی نہ گئی ہو ۔ کیفیت میں اُسے جب مار گریٹ نظر نہ آئی تو اس نے اپنے درست دیگر کو بلا کر اس سے پوچھا کہ کوئی لڑکی اس سے ملتے تو نہیں آئی تھی ۔

ٹائیگر اس فارم ہاؤس سے موڑ سائیکل دوڑتا ہوا کچی بڑ پر آیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ سٹک پر پہنچ گیا ۔ ایک سلمے کے لئے اُسے خیال آیا کہ وہ عمران کو ان لوگوں کے متعلق اطلاع دے ۔ کیوں کہ انہیں لوگوں کی دہائی موجودگی سے اتنا وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ کوئی مجرم گرد پس جو اس مکان میں کسی مشن کے لئے اپنا جال پھیلائے ہوئے ہے ۔ لیکن یہ نے اپنا ارادہ فوری طور پر بدل دیا ۔ کیوں کہ ظاہر ہے مجرم اب اس فارم میں نہیں رہ سکتے تھے اور دیسے بھی دہائی اُسے ان کا سامان نظر نہ تھا ۔ اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ مجرموں نے کسی کو شریپ کرنے کے لئے عادی پر جال پھیلایا تھا ۔ اور وہ فوراً اس فارم کو چھوڑ دیں گے ۔ اور وہ اس بات یہ کہ اُسے یقین تھا کہ جب بھی چاہئے کہ ان کا کھوج نکال لے گا ۔ کیونکہ وہ مجرموں کی کارچلا تار ہا تھا ۔ اس کا انتظار ایک ایسی تباہی کی تھی کہ مجرم چاہئے اس کی تہبری پیش کے ساتھ ساتھ اگر اس کا رہگا اس بدل دیں تب بھی وہ اس کا رکوڈ ہونڈنے کا لے گا ۔ اور ظاہر ہے کہ کھوج لگنے کے بعد مجرم اس کی نظروں سے پچ نہیں سکتے تھے ۔ اس

# اردو فینز

نہیں جتاب۔۔۔ ویرٹ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔  
مطمئن ہو کر اپنی مخصوص میز کی طرف بڑھتا چلا گیا۔۔۔ وہ سوچ رہا تھا کہ مار گریٹ اب تھک کیوں نہیں پہنچی کیا وہ بھول گئی ہے لیکن وہ ایسی طرح کی شاپ کو اچھی طرح جاتا تھا۔۔۔ اور اس نے لزوٹوں کی خاصیت میں گذسی کی محلہ اُسے دکھائی تھی۔۔۔ اس لحاظ سے اس کا یہاں پہنچا لیعنی تھا اور اُسی لمحے اُسے کتفے کے دروازے میں مار گریٹ جو لین دا خل ہوتی نظر آئی۔۔۔ اور ٹائیگر نے ہاتھ انٹا کر اُسے اشارہ کیا اور مار گریٹ مسکراتی ہوئی اس کی طرف بڑھتی چلی آئی۔۔۔

”بڑی راہ دکھائی تھی نے۔۔۔ میں تواب مالیوس ہو گیا تھا۔۔۔“  
ٹائیگر نے اٹھ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔۔۔

”مجھے ایک شخص کا بڑھی شدت سے انتظار تھا۔۔۔ اس نے مجھے شام کو فلیٹ پر وقت دیا ہوا تھا۔۔۔ لیکن وہ آیا ہی نہیں۔۔۔ مار گریٹ نے کرسی پر مشتمل ہوئے جواب دیا۔۔۔

”ارے وہ کون خوش قسمت ہے جسے فلیٹ پر آنے کی دعوت ملی اور وہ بد نصیب پہنچا ہی نہیں۔۔۔“ ٹائیگر نے اُسے چھپتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ویرٹ کو کچھ لانے کا بھی اشارہ کر دیا۔۔۔

”ادہ۔۔۔ ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔ آج دوپہر کو دل چسپ دا قلعہ ہوا۔۔۔ میں لمحے کرنے لگی ہے اپنی فرم کے قریب ایک کینے میں بیٹھی تھی کہ ایک غیر ملکی گھبرا یا ہوا دیا آگیا۔۔۔ اور پھر بالوں سی بالوں میں مجھے اندازہ ہوا کہ وہ پولیس کی منتیات کی چینگ سے گھبرا کر آیا ہے۔۔۔ میرا خیال تھا۔۔۔ اس کے پاس منتیات ہو گی۔۔۔ لیکن اس نے بچتے

نبات کے جھٹکے ایک سستی سی انگوٹھی دے دی۔۔۔ اور کہا کہ میں اسے مطمئن ہو کر اپنی مخصوص میز کی طرف بڑھتا چلا گیا۔۔۔ وہ سوچ رہا تھا کہ مار گریٹ اب تھک کیوں نہیں پہنچی کیا وہ بھول گئی ہے لیکن وہ ایسی طرح کی شاپ کو اچھی طرح جاتا تھا۔۔۔ اور اس نے لزوٹوں کی خاصیت میں گذسی کی محلہ اُسے دکھائی تھی۔۔۔ اس لحاظ سے اس کا یہاں پہنچا لیعنی تھا ایسے کتفے کے دروازے میں مار گریٹ جو لین دا خل ہوتی نظر آئی۔۔۔ اور ٹائیگر نے ہاتھ انٹا کر اُسے اشارہ کیا اور مار گریٹ

”اپھا۔۔۔ واقعی لگتا تو ایسا ہی سے۔۔۔ نہیں انگوٹھی کا چکر دے کر

اس نے تم سے بل بھر دایا۔۔۔“ ٹائیگر نے نہستے ہوئے کہا۔۔۔

”انگوٹھی بھی بے حد سستی سی ہے۔۔۔ ورنہ اُسے ہی بیچ کر میں بل پورا کر لیتی۔۔۔“ مار گریٹ نے جو اسامنہ بناؤ کر جیبستے ایک انگوٹھی نکالتے ہوئے کہا۔۔۔

”دکھاؤ مجھے۔۔۔“ ٹائیگر نے اس کے ہاتھ سے انگوٹھی لیتے ہوئے کہا انگوٹھی واقعی عام سی اور سستی سی تھی۔۔۔ دس بارہ روپے میں عام مل جاتی تھی۔۔۔

”واقعی بڑی سستی سی انگوٹھی سے۔۔۔ کتنا مل ہمارا تھا تم نے۔۔۔“

ٹائیگر نے انگوٹھی کو گھرداتے ہوئے کوچھ اپنے۔۔۔ مار گریٹ ایک سورپریز۔۔۔ اس نے کہا تھا یا تھا۔۔۔

”ایک سورپریز۔۔۔“ اس نے کہا تھا یا تھا۔۔۔ مار گریٹ نے جو اسامنہ بنلتے ہوئے جواب دیا۔۔۔ اس نے جان بوجھ کر سورپریز بتایا تھا اور اسے ایک چلتے کی پالی غیر ملکی نے یہ تھی۔۔۔

”تو تم خواہ مخواہ پریٹ نہ ہو رہی پھر۔۔۔ سلووسر روپیہ۔۔۔“ یہ

# اردو فینڈ

انگوٹھی تمہاری نشانی سمجھ کر رکھ لوں گا: — ٹائیگر نے جب نوٹوں کی مونی سی گڈی نکال کر اس میں سے ایک نوٹ کھینچ کر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور مارگریٹ نے جھپٹ کر سوکا اور لے لیا۔ — اس کے چہرے پر سرت کے آثار ابھر آئے تھے۔ ایک پیاسی چائے پلانے کے بعد سو روپیہ خاصاً منافع بخش ثابت ہوا تھا۔ ٹائیگر نے انگوٹھی جیب میں ڈالی اور پھر دیڑ کالا ماہوا کھا۔ کھانے میں مصروف ہو گئے۔ — کھانا کھلنے کے بعد انہوں نے کافی نی اور پھر ٹائیگر نے بل ادا کیا اور وہ دونوں یکفسے باہر ہلک آئے۔ کافی درستک وہ جھیل کے کنارے گھومتے پھرتے رہے جب خاصی رات پڑ گئی تو مارگریٹ نے دالپیں چلنے کے لئے کہا۔

”پھر کب ملاقات ہو گی؟“ — ٹائیگر نے سکراتے ہوئے کہا۔ ”ضروری ہے ملنا!“ — مارگریٹ نے امحلاتے ہوئے کہا۔ ٹماں — میں سوچ رہا ہوں کہ تمہیں ایک خوب صورت سائز تھے میں دوں اس لئے پوچھ رہا تھا: — ٹائیگر نے سرسری سے لیجے میں کہا۔

”ادہ ڈیکر — پھر تو میں کل ضرور ملوں گی۔ تم داتی اچھے دوست ہو۔ کل پھر جھیل پر ہو:“ — مارگریٹ نے تھوٹی سے اچھتے ہوئے کہا۔ ”اد۔ کے — پھر میں بھیں ملاقات ہو گی —“ نو میں تمہیں چھوڑ دوں!“ — ٹائیگر نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔ معلوم تھا کہ ساڑھی کا سن کر وہ کل ضرور آئے گی۔ اب یہ اور بات ہے کہ ٹائیگر مصروفیت کا بہانہ بنائے ساڑھی کا دعده اور آجھے ٹال دیتا۔

ایسے کاموں میں باہر تھا۔ اور پھر ٹائیگر نے اُسے موڑ سائیکل پر بٹھایا اور

دہ دہ دہ شرکی طرف چل پڑے۔

”اس غیر ملکی کا حلیہ کیا تھا جس نے یہ انگوٹھی تمہیں دی ہے؟“  
اچاہک ٹائیگر نے ایک خیال کے آتے ہی پوچھا۔

”لمبا چوڑا خوب صورت جوان تھا۔ بال سنہرے سے تھے۔ آنکھیں نیلی تھیں۔ اور اس کے چہرے پر ایک خاص بات تھی کہ دائیں گال پر ایک لمبا ساز خم کا نشان تھا اور ایسا ہی ایک نشان اس کی ٹھوٹھی پر تھا۔ لیکن ان نشانوں کی وجہ سے وہ بد صورت نہیں لگ رہا۔“ — مارگریٹ نے جواب دیا۔

”ماں ظاہر ہے بد صورت کیوں نہ گتا؟“ — ٹائیگر نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور مارگریٹ بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

”مگر تم اس انگوٹھی کا کیا کر دے گے؟“ — اچانک مارگریٹ نے سوال کیا۔

”کہا تو ہے تمہاری نشانی کے طور پر رکھوں گا۔ شاید اسی بیانے تم اپنے فلیٹ پر ہی اس غیر ملکی کی طرح مجھے بلا لو۔“ — ٹائیگر نے جواب دیا۔

”بڑھئے شرکر ہو تو تم —“ دیسے تم اچھے دوست ہو۔ کل پھر جھیل پر ملنے کی بجائے ہیرسے فلیٹ پر ہی آ جاؤ۔ میں تمہاری لائی ہوئی ساڑھی پہن کر تمہیں دکھاؤں گی جسی۔ اور پھر اسی ساڑھی میں ہم سیر کرنے چلیں گے۔“ — مارگریٹ نے فوراً ہی آفر کرتے ہوئے کہا۔ اُس کی دعوت بتا رہی تھی کہ یہ سب کچھ ساڑھی کا ہی کر شمہر ہے۔

# اردو فینز

URDUFANS.com

"اوہ شکریہ۔ پھر میں کل فلیٹ پر سی آجائوں گا۔ مگر مجھے تمہارے  
فلیٹ کا تو پتہ ہی نہیں تھا۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔  
”فلیٹ نمبر دس۔ دلنگٹن روڈ۔“ مارگریٹ نے پتہ بنانے  
ہوئے کہا۔

”دس نمبر یہ فلیٹ تو مجھے یاد ہی رہے گا۔“ ٹائیگر نے ہنسنے  
ہوئے کہا اور مارگریٹ بھی ہنس پڑی۔ اور پھر مارگریٹ کے کہنے پر  
ٹائیگر نے اُسے ایک چوک پر محضوڑ دیا۔ شاید مارگریٹ اُسے بغیر ساختی  
کے لپٹنے فلیٹ پر نہ لے جانا چاہتی تھی۔ اور ٹائیگر بھی ہی چاہ رہا  
تھا کہ کسی طرح مارگریٹ اس وقت ملے تو وہ ہوٹل میں اپنے تکمیرے میں  
جا کر اس انگوٹھی کا تفصیلی جائزہ لے۔ کیوں کہ اُسے انگوٹھی کی ساخت کچھ  
عجب سی لگی تھی۔ اور پھر غیر ملکی کا اس طرح گھبرا کر اور پولیس چیلنگ سے  
پہنچنے کے لئے انگوٹھی دینا اُسے شک میں ڈال رہا تھا۔ چنانچہ اس  
نے مارگریٹ کو ہوکر رہا اور پھر کل آنے کا وعدہ کر کے اس نے ہوٹل  
سائکل کی زفار بڑھا دی وہاب جلد اپنے ہوٹل پہنچا چاہتا تھا۔

# سکین اینڈ پی

**عمران** کار میں سوار گلتان کالونی کی اس کوٹھی تک پہنچ گیا۔ جس  
کی نشان دیسی ماڈام اشمارا کے بیاس میں موجود آئی دیڑن بٹن نے کی  
تھی۔ گوٹھی سے کچھ فاصلے پر اس نے کار روک دی اور پھر کافی  
دیر تک کار میں بیٹھا کوٹھی کی نگرانی میں مصروف رہا۔ لیکن جب اُسے  
دہان بیٹھے کافی دیر ہو گئی اور اس نے کوٹھی سے کسی کونکلٹے یا داخل ہوتے  
نہ دیکھا تو اُسے اکتاہست میں محسوس ہوتی۔ اس نے سوچا کہ وہ کوٹھی  
کے اندر داخل ہو کر حالات کا جائزہ لے شاید کوئی ایسی بات سامنے  
آجائے جس سے ماڈام اشمارا کے مش پر روشنی پڑ سکے۔ چنانچہ  
وہ کام سے اترے اور پھر تھریز قسم اٹھاتا کوٹھی کی لشکر پر پہنچ گیا۔ کوٹھی  
کی دیوار تو قیادہ اونچی نہ تھی لیکن دیوار پر سکھلی کی نعلیٰ ناریں نصب کی  
تھیں۔ اور عمران ان ناروں کو دیکھ کر سی سمجھ گیا تھا کہ ان  
میں برقی روپی دوڑ رہی ہو گی۔ لیکن عمران بھلا ایسے بچپنا نہ صربوں سے  
کمال ڈرنے والا تھا۔ اس نے اپنا کوٹ اتاما اور پھر اس نے اُسے  
اہر کر دیوار کے اوپر موجود تاروں پر ڈال دیا۔ دوسرے لمبے

## اردو فینز

اس نے اچھل کر دیوار کی ایشتوں پر ہاتھ جائے اور کھر رائقوں کے پر وہ اچھل کر کوٹ کے اوپر چڑھ دیا — کوٹ کی وجہ سے جسم تاروں سے مس نہ ہوا اور وہ آسانی سے دوسری طرف کو دیکھا۔ اس نے کوٹ آتا کر دوبارہ پین لیا — کوٹ کی بھلی طرف انتقا جب کہ سامنے کی طرف بلب جل رہے تھے۔ اس نے عمران سمجھا کہ سامنے مسلح افراد کی موجودگی کا امکان ہو سکتا ہے اور بھلی طرف صرف بھلی کی نسلی تاریخ لکھا کہ ہی مطمئن ہو گئے تھے — عمران کوٹ پہن کرتیزی سے چلتا ہوا آگے بڑھا اور پھر اُسے دیوار کے ساتھ کہ ہوا سینٹری پائپ چھت تک جاتا نظر آگیا۔ عمران نے ادھرا دھردیکھا اور دسکلچے وہ سی بندہ کی سی بھرتی سے پائپ پر پڑھتا چلا گی۔ چھت پر پہنچ کر وہ احتیاط سے قدم اٹھاتا سینٹری ہیموں کے ذریعے پیچ اتر تا چلا گیا — درمیانی منزل میں ایک راہداری گھومنگہ میں فرن چلی گئی تھی۔ اس میں کھروں کے روشنہ انہیں تھے۔ اور راہداری میں کاٹھ کباڑ بھرا ہوا تھا۔ — ایک روشنہ راہداری میں پڑھی تھی۔ عمران احتیاط سے راہداری میں چلتا ہوا اس روشنہ کی طرف بڑھتا چلا گی۔ اس نے روشنہ ان کے قریب پہنچ کر پیچ چھانکا وہ کچوٹک پڑا — کھرے میں مادام اشمارا ایک اور غیر علی کے ساتھ موجود تھی۔ روشنہ ان ذرا سا کھلا ہوا تھا اس نے ان دونوں کی بالوں کی مدد میں آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ مادام اشمارا اس غیر علی سے کہہ رہی تھی۔

”ماتینکل — فوراً شہر میں پہلی ہوئے اپنے آدمیوں کو کال کر

کے کوک دہ فوراً شکیل ٹاؤن پہنچ کر کوٹی نمبر ۲ کو گھیر لیں۔ ماشیل مشن کی انگوٹھی سمیت اسی کوٹی میں ہے۔ ہمیں فوراً دہاں چھاپہ مارنا ہو گا۔ پس وہ اچھل کر کوٹ کے اوپر چڑھ دیا — کوٹ کی وجہ سے

بیرونی خیال ہے بلیک گرل نے یہاں ہی ہمیڈ کو امر ثبت نیا ہے:

”مادام کا لجھ پر جوش تھا۔

”مگر مادام — اگر یہاں بلیک گرل کا ہمیڈ کو امر ثبت ہے تو ہمیں پوری طرح تیار ہو کر جانا ہو گا۔ کیوں کہ ظاہر ہے دہاں بلیک گرل کا پورا گینگ موجود ہو گا۔“ — دوسرے آدمی نے جس کو مادام نے مانیکل کے نام سے پکارا تھا جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ادہ — ہم واقعی یہ لوگ بے حد خطرناک ہیں۔ ہمیں پوری طرح تیار ہو کر جانا چاہیے۔ تم اپنے آدمیوں کو داپس بلا لو۔ میں خود ان کے ساتھ جا کر راشیل کوئے آڈیں گی کہ سبقیت پر — مکمل مشن انگوٹھی میں ہے اور ایسا نہ ہو کہ بلیک گرل وہ انگوٹھی حاصل کرے۔“ مادام اشمارا نے سر بلاتے ہوئے کہا اور پھر مانیکل کھرے سے باہر چلا گیا جب کہ مادام ایک اور دروازے میں غائب ہو گئی۔ بلیک گرل اور پشن والی انگوٹھی سے، عمران بہت کچھ سمجھ گیا تھا — اُسے خیال آگیا تھا کہ یقیناً بات اسی انگوٹھی کی ہو رہی ہو گی جسے دیتے ہوئے مادام اشمارا کی جان لکھ رہی تھی۔ اور اس نے شادی دالے رعنے سے پہنچی اپنے کسی آدمی راشیل کو وہ انگوٹھی دے دی تھی۔ اور غالی انگوٹھی عمران کو کھڑا دی تھی۔ اور اب وہ راشیل انگوٹھی سمیت کسی بلیک گرل کے قبضے میں ہے۔

”عمران تیزی سے واپس پٹا اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ مادام

بیرونیں ماؤن کی کوئی نمبر بولا پہنچ جائیں۔ زیادتے سے زیادہ پندرہ منٹ کے اندر۔ میں دیں موجود ہوں گا۔ اور جو نف کو فون کر کے کہہ دو کہ وہ بھی میرے پاس پہنچ جائے۔ اُسے بدایت کر دینا کہ وہ موونگ سیرھی والا بیگ اپنے ساتھ لے آئے۔ عمران نے بیک زیر و کو بدایت دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر۔ میں ابھی بدایت دے دیتا ہوں۔" دوسرا طرف سے بیک زیر و نے اس بار اپنے اصل لمحے میں کہا اور عمران نے ریسور ہم سے لٹکایا اور پھر نوں بو تھے نکل کر وہ دوبارہ کار میں بیٹھا اور پھر خاصی تیز رفتاری سے وہ شکیل ٹاؤن کی طرف رہتا چلا گی۔ شکیل ٹاؤن اور گھنستان کا لوگوں کے درمیان چوں کہ خاصاً فاصلہ تھا۔ دونوں کا لوگوں کی شہر کی مخالف سہموں میں تھیں۔ اس لئے عمران کو امید تھی کہ وہ جتنا بھی تیزی سے جائے بہر حال اُسے شکیل ٹاؤن پہنچنے میں دس پندرہ منٹ تو لاگ ہی جائیں گے۔ اس لئے اس نے ممبروں کو وہاں پہنچنے کے لئے پندرہ منٹ دیتے تھے۔ اُسے معلوم تھا کہ پندرہ منٹ کے اندر وہ سب لوگ دہماں پہنچ جائیں گے۔

اور پھر واقعی عمران کی کار جب شکیل ٹاؤن کی حدود میں داخل ہوئی تو اُسے چلے ہوئے بارہ منٹ گزر چکے تھے۔ بتوڑی دیر بعد عمران نے بارہ نمبر کوئی چیز کر لی۔ اس کوئی کے دونوں اطراف غالی پلاٹ پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے کار ایک طرف کھڑی کی اور پھر نیچے اتر آیا۔ صفر۔ کیپشن شکیل اور لعائی دہماں پہلے ہی

اشمار اسے پہلے ہی اس راشیل کو اٹھا لائے گا تاکہ اس سے حاصل کی جاسکے۔ چنانچہ وہ واپس چھٹ پر پہنچا اور پھر اسے سمجھ کر کوئی سے باہر آنے میں کوئی تکلیف نہ ہو۔ البتہ جس وقت پہچھلے انگ لگا رہا تھا اچانک سائیڈ روڈ سے ایک موٹر سائیکل کی میں داخل ہوا۔ موٹر سائیکل سوار نے موٹر سائیکل کا رخ اس کی طرف کیا۔ مگر عمران نے اس کا ارادہ بھاٹ پتے ہی تیزی سے اُسے جھکانی دی۔ اور پھر وہ تیزی سے بھاٹتا ہوا دوسرا طرف گلی میں بڑھنے لگا۔ اُسے معلوم تھا کہ موٹر سائیکل کو گھمنے اور اس کے پیچے آنے تک کافی وقت لگے گا اور اس دوران وہ اپنی کار تک پہنچ جائے گا۔

چنانچہ وہی ہوا جب عمران کار کے قریب پہنچا تو موٹر سائیکل سوار ہٹک پر منودا ہوا۔ عمران فوراً بی کار کے پیچے دبک گیا۔ موٹر سائیکل سوار پکھ دیا اور راہ پر دیکھتا رہا پھر وہ مادام اشمار اسی کوئی کے گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جب وہ کوئی کے اندر داخل ہو گیا تو عمران کار میں داخل ہوا اور رد سکے لمحے وہ تیز رفتاری سے کار و دڑا تا ہوا قریبی چوک پر پہنچ گیا۔ اس نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر چوک پر موجود پیکن فون بو تھیں داخل ہو گیا۔ سے ڈال کر اس نے دانش منزل کے نمبر گھمانے لگئے۔

"ایکس ٹو۔" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بیک زیر و کی آواز سنائی دی۔

"ٹاہر۔" میں عمران بول رہا ہوں۔ تمام ممبروں کو بدایت دے دو کہ وہ پندرہ منٹ کے اندر سین گنوں اور ہم لوں سے ملے

## سکریپٹ

## انڈی

موجود تھے اور پھر تین منٹ کے اندر باقی لوگ بھی دہل پہنچ گئے۔ جوزف بھی کار میں پہنچ گیا۔ اور عمران نے انہیں مبارکات و میتھا چلا کر دیں۔ — وہ چوں کہ کوئی سے کافی دور اندر چرے میں کھڑے تھے اس لئے انہیں دیکھ لئے جانے کا خطرہ نہ تھا۔ عمران سے مبایان ملنے کے بعد وہ سب تیزی سے بکھرتے چلے گئے۔

”اوہ میرے ساکھا!“ — عمران نے ان کے جانے کے بعد جوزف سے مخاطب ہوا کہ اور پھر وہ جوزف کو ہمراہ لئے ہوئے تیزی سے چلتا ہوا کوئی کی پشت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ — کوئی کی پشت پر پہنچ کر عمران نے جوزف کے ہاتھ سے بیگ لیا اور پھر اس میں سے ایک مخصوص قسم کی رسی نکال لی۔ کوئی کے اندر اُسے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ — اور کوئی کی دیوار بھی خاصی اوپنی تھی۔ اس لئے عمران نے اندر جانے کے لئے ایک اور بھی طریقہ سوچا تھا۔ اس نے بیگ میں سے ایک پوتے دہانے والی گن کے پارٹس نکالے اور پھر اُسے تیزی سے جوڑ دیا۔ پھر اس نے رسی کا ایک سراجیں کے اندر مخصوص قسم کا آنکھا الگا بیوا بیٹا۔ — اس گن کے بیرل کے آخریں ڈالا اور گن اور رسی کا چھپا اٹھائے وہ دیبا کے ساتھ موجود ایک گھنے اور اپنے درخت پر بڑھتا چلا گیا۔ جوزف نے بیگ بند کیا اور اُسے کاندھے پر لٹکا کر وہ بھی درخت پر چڑھتا چلا گی۔ — اُسے معلوم تھا کہ عمران اندر جانے کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہتا ہے۔ کیوں کہ عمران نے اس بیگ میں موجود سامان کے استعمال کی جوزف کو خاص

لٹکا کر دیکھ لئے جانے کا خطرہ نہ تھا۔ عمران سے مبایان کرنے کے بعد وہ اپنے بھرگوں کو کوئی کی عمارت کی طرف کر کے اس نے ایک مخصوص زاویے سے اُسے جھکایا۔ اور پھر ٹوپیکر دبایا۔ — اس کے ہاتھ کو بلکا سا جھٹکا لگا اور گن کے بیرل میں سے آنکھ انکل کر گولی کی رسی رفتار سے عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ رسی تیزی سے کھلتی چلی جا رہی تھی۔ — اور پھر آنکھ اچھت کی منڈی پر پھاک کر گما اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسی کے دوسرا سرے کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر کھینچا اور رسی تن گئی۔ — ابھی بہت رسی رسی بھی ہوئی تھی۔ اس لئے عمران نے اُسے کھینچ کر اس کو درخت کی شاخ سے مخصوص سے باندھ دیا اور اب درخت اور عمارت کے درمیان رسی تنی ہوئی تھی۔ — رسی چوں کہ سیاہ ٹنک کی بھی اس لئے وہ عنبر سے دیکھنے پر ہی لفڑا سئی تھی۔

دیسرے پتھرے آؤ۔ — عمران نے کہا اور پھر اس نے تنی ہوئی رسی کو پکڑا اور تیزی سے چھوٹا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کی رفتار غاصی تیز تھی اس لئے چند ہی لمحوں میں وہ رسی سے لکھتا ہوا عمارت کی چھت پر پہنچ گیا۔ — جوزف نے بیگ کی ڈوری کو

# اردو فینز

**IRDUFANS.com**

گھے میں ڈالا اور چند ہی لمحوں بعد — جوزف بھی عمران کی پیری میں رسی سے جھبکو تاہو اعمارت کی چھت پر پہنچ گیا۔ اور پھر سیڑھیاں اٹکر نیچے آئے اور چند ہی لمحوں بعد عمران ایک راہداری میں پہنچ گیا۔ عمارت کی ساخت سے ہی اس نے اس کی اندر ون بناوٹ کا اندازہ لگایا تھا — اس لئے وہ راہداری میں گزر کر ایک جگہ رک گیا۔ یہاں ایک بڑا سارو شندان تھا جس میں سے روشنی باہر آرہی تھی عمران نے اندر جانا کا تو اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ — کھڑے میں اُسے ہر طرف دیواروں کے سامنے تشدید کے آلات لٹکے ہوئے نظر آرتے تھے۔ درمیان میں ایک پر پر ایک غیر ملکی نوجوان رسیوں سے جکڑا ہوا پڑا تھا۔ — جب کہ کھڑے میں ایک نوجوان لڑکی جس نے چھرے پر سیاہ رنگ کا نقاب پہن رکھا تھا۔ تین سلح افراد کے ساتھ موجود تھی۔ سیاہ نقاب دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ یہی بلیک گرل ہو گی جس کا ذکر مادام اشمارا نے کیا ہے۔

”ہوشیار!“ — عمران نے کہا اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے روشنہ دن کو پوری طرح کھولा اور دوسرا سے لمبے اس لئے روشنہ دن کے دلیعیں پھرے ہوئے ہیں۔ چلا گاہ کھادی کیا بڑی کھا کر وہ مخصوص انداز میں نیچے گرا اور جیسے ہی اس کے پیر زمین پر جے۔ اس نے پھرتی سے جیب سے خجنگ کالا اور راشیل کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کاٹ ڈالیں — خجنگ اب پہلے سے زیادہ زور پکڑ لئی تھی۔ اور عمران نے رسیاں کاٹتے ہی خجنگ والپس جیب میں

گھے میں ڈالا اور چند ہی لمحوں بعد — جوزف بھی عمران کی پیری میں رسی سے جھبکو تاہو اعمارت کی چھت پر پہنچ گیا۔ اور پھر سیڑھیاں اٹکر نیچے آئے اور چند ہی لمحوں بعد عمران ایک راہداری میں پہنچ گیا۔ عمارت کی ساخت سے ہی اس نے اس کی اندر ون بناوٹ کا اندازہ لگایا تھا — اس لئے وہ راہداری میں گزر کر ایک جگہ رک گیا۔ یہاں ایک بڑا سارو شندان تھا جس میں سے روشنی باہر آرہی تھی عمران نے اندر جانا کا تو اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ — کھڑے میں اُسے ہر طرف دیواروں کے سامنے تشدید کے آلات لٹکے ہوئے نظر آرتے تھے۔ درمیان میں ایک پر پر ایک غیر ملکی نوجوان رسیوں سے جکڑا ہوا پڑا تھا۔ — جب کہ کھڑے میں ایک نوجوان لڑکی جس نے چھرے پر سیاہ رنگ کا نقاب پہن رکھا تھا۔ تین سلح افراد کے ساتھ موجود تھی۔ سیاہ نقاب دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ یہی بلیک گرل ہو گی جس کا ذکر مادام اشمارا نے کیا ہے۔

”میں جاتا ہوں کہ تم بے خدستگی عورت ہو۔ لیکن یقین کر دیج کچھ میں جاتا تھا وہ میں موکل کو بتا چکا ہوں۔ اس سے زیادہ بھی نہیں معلوم“ — بھرے ہوئے غیر ملکی کی آوان سنائی دی۔ ”دیکھو راشیل!“ — تم مادام اشمارا کے دست راست تھے۔ اور مادام اشمارا اپنی رہائش گاہ سے خاتی ہے۔ تم بتاؤ مجھ کو وہ کیا کر رہی ہے؟“ — بلیک گرل نے ایک اور قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

ڈالا درجہ پیٹ کے پنج پر پڑے ہوئے راشیل کو اٹھا کر کانہ سے پر لاد  
لیا۔ ”باس— جلدی کرو!“ — اُسی لمحے روشنداں سے جوزف  
کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی روشنداں سے جوزف نے  
رسی کی سیرھی نیچے پھینک دی۔ اور عمران راشیل کو کندھے پر لادے  
تیزی سے سیرھی کے ذریعے اور پھر روشنداں کی طرف چڑھتا چلا گیا۔  
اور پھر جوزف نے راشیل کو عمران سے لیا اور اُسے کندھے پر ڈال  
کر تیزی سے سیرھیوں کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ — عمران نے پھر قیاسے  
سیرھی لپیٹ کر بیگ میں ڈالی اور بیگ کی ڈوری گلے میں ڈال کر  
وہ بھی چھٹ کی طرف دوڑ پڑا۔ جب وہ چھٹ پر پہنچا تو اس نے  
جوزف کو ایک ہاتھ سے تنی ہوئی رسی سے لکھتے ہوئے دیکھا۔  
جب کہ اس نے دوسرے ہاتھ سے راشیل کو سنبھالا ہوا ٹھاٹھا عمارت  
چوں کے فاصلی بلند تھی۔ اور عمران نے جان بوجھ کر اس کا دوسرا سرایچے  
کر کے باندھا تھا۔ — اس لئے انسان عمارت کی طرف سے آتے  
ہوئے خود بخوبی پھیلتا چلا جاتا تھا۔ صرف شرط اتنی تھی کہ اس پر ہاتھ کی  
گرفت ہضبوط ہو۔ اور جوزف چوں کہ اس محلے میں ٹرینڈ تھا۔ اس  
لئے وہ راشیل کو اٹھلتے چند ہی لمحوں میں درخت پر پہنچ گیا۔ اس  
کے بعد عمران نے بھی اُسی کی سیرھی کی جب عمران درخت پر پہنچا تو  
جوزف راشیل سمیت درخت سیچے اتر کر اندر ہیرے میں غائب  
ہو چکا تھا۔ — عمران نے اُسے پہلے ہی راشیل سمیت رانا ہاؤس  
پہنچنے کی مہایت دے دی تھی۔ عمران نے درخت پر پہنچتے ہی رسی کو

اردو و مختصر انداز میں جھٹکے دینے شروع کر دیتے اور جیسے ہی رسی ڈھیلی ہوئی  
عمران نے رسی کو زوردار چکادے کر اپنی طرف کھینچا اور آنکھ اچھتے  
تکل کر دیوار سے بلکا ساٹھ را بیا اور نیچے گلی میں آگرا۔ — عمران کے ہاتھ  
بجلی کی سی تیزی سے چل رہے تھے۔ چنانچہ چند ہی لمحوں میں اس نے رسی  
لپیٹ کر بیگ میں ڈالی اور بھر درخت سیچے اتر کر وہ اپنی کار کی طرف  
بھاگتا چلا گیا۔ — اس نے بھلکتے ہوئے گھڑی کے دنڈ بٹن کے ذریعے  
والپسی کا کاشن دیا اور اس کے ساتھ ہی زوردار فائرنگ میں اچانک تھی  
آگی۔ اور عمران مطمئن ہو کر اپنی کار تک پہنچ گیا۔ اور چند ہی لمحوں بعد اس  
نے کار موڑی اور تیزی سے شہر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ — جیسے ہی اس  
لے ایک چوک پر سے کار موڑی اُسے دُور سے پولیس کاڑیوں کے پہیے  
پہنچتے ہوئے سنائی دیتے۔ اور عمران سمجھ گیا کہ فائرنگ کی آوازیں سن کر  
کسی نے پولیس کو کال کر دیا ہو گا۔ — تیکن عمران مطمئن تھا کہ اب  
پولیس جانے اور بلیک گرل۔ وہ اپنا کام کمکمل کر چکا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ  
سیکرٹ سرکومسی کے ممبر چند ہی لمحوں میں بکھر کر والپس اپنے اپنے فلیٹوں  
پر پہنچ جائیں گے۔

## ڈی ایف وقار

# اردو فن

[URDUFANS.com](http://URDUFANS.com)

یہاں کوئی خاص بات ہوئی تھے۔ بہر حال تم ذدار بخ فور میشین پر چکیک کر رہا۔ پولیس ابھی تک اسی کوٹھی میں ہے۔ ہو سکتا ہے پولیس کے چھپے  
لے جائے جیکے بلیک گرل وہاں سے پہلے سی نکل گئی ہو اور راشیل کو کبھی  
بہراہ لے گئی ہو۔ اگر راشیل کوٹھی میں ہے تو ہم پولیس کی والپی  
کا انفصال کریں ورنہ بلیک گرل کے پیچے جائیں اور ”— مادام اشمارا  
نے جواب دیا۔

”بہتر مادام — میں معلوم کرتا ہوں آپ ہولڈ کریں اور ”  
مایکل نے جواب دیا اور مادام غاموش ہو کر بیٹھ گئی۔ اس کے جسم میں  
بے چینی کی لہریں دوڑ رہی تھیں۔ اُسے راشیل سے زیادہ انگوٹھی کی  
نکتھی۔ اور پھر پولیس کا چھاپے کچھ سمجھیں بات نہ آہی تھی۔  
پھر یا پخت بعد مثراں سمیرہ سے مایکل کی آدازا بہری۔  
”ہیلو مادام — اور ”— مایکل کے لہجے میں عجیب ساجوش  
پہنچا۔

”یہ مایکل — کیا رپورٹ ہے اور ”— مادام نے  
بے چین لہجے میں پوچھا۔

”مادام — راشیل اب بلیک گرل والی کوٹھی میں نہیں ہے بلکہ  
روزخ فور کے مطابق وہ اس وقت مولسری رعوٹ کی ایک عمارت میں  
ہے۔ عمارت کے بالکل سامنے سڑک کے پار اولگا ہوٹل ہے۔  
بھی اس عمارت کی نشانی ہے اور ”— مایکل نے پھر جو شہر لہجے  
میں کہا۔

”ادہ — میرا جیاں ٹھیک تھا کہ بلیک گرل پولیس چھاپے سے

مادام اشمارا کی دیگن تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی جیسے ہی شکل  
ٹاؤن میں داخل ہوئی۔ وہ وہاں پولیس کی گاڑیوں کو دوڑتے ہوئے دیکھ کر  
چونک پڑھی — اور پھر جب اس نے پولیس کی گاڑیوں کو کوٹھی نہ بہرہ  
کو گھیرے ہوئے دیکھا تو اس نے ڈرائیور کو آگے بڑھنے پڑے جانے کے  
کہا۔ اُسے یہ بات سمجھیں نہ آہی تھی کہ آخر پولیس نے بلیک گرل کے  
ہمیڈ کوارٹر پر کیوں چھاپے مارا ہے — جب اس کی دیگن کافی آگے چلی  
گئی تو مادام نے دیگن ایک طرف رد کرنے کے لئے کہا اور پھر اس نے  
دیگن کے ڈلیش بورڈ کے نیچے ایک بشن دیا۔ اور ڈلیش بورڈ پر لگا ہوا  
ایک سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔ اور پھر جیسے ہی بلب سبز ہوا۔

”ہیلو — مادام اشمارا کا لنگ یا اور ”— مادام اشمارا  
نے ایک اور بٹن دباتے ہوئے کہا۔

”یہ مایکل پیکن اور ”— ودسری طرف سے مایکل  
کی آداز سنائی دی جو ہمیڈ کوارٹر میں موجود تھا۔

”مایکل — بلیک گرل کی کوٹھی پر پولیس نے چھاپے مارا ہے لہذا

# اردو فینز

قبل ہی ماشیل سمیت نکل گئی ہو گی۔ ٹھیک ہے یہ کوئی نہ سمجھیں کہ اس پرچم نے اپنے خواہ دادا میں پہنچنے تو انہوں نے دیواریں پھلنگ کر اندر آ جانا ہے۔ مادام نے بھی سوچا تھا کہ وہ اندر پہنچ کر گیں ہم پھینک کر بلیک گرل کے تمام ساتھیوں کو بے ہوش کر دے لیں۔ اور اس کے بعد جب اس کے ساتھی اندر آئیں گے تو وہ لیغٹ شور پھانسے بلیک گرل اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنے کے ساتھ ساتھ راشیل کو بھی نکال لائے گی۔ یا اگر خطرہ ہوا تو پھر اس کے ساتھی بے تحاشا ڈرہاک کر کے بھی حالات کو سنبھال سکتے ہیں۔

چنانچہ ساتھیوں کے لیے اتر جانے کے بعد مادام اشمارانے سیدھے کے لیے موجود بکس سے ایک طاقت ورگیں بھم نکالا۔ اس بھم میں بھی ہوش کر دیتے والی زد اثر گیں موجود تھیں۔ بھم پھٹتے ہی گیں تیزی سے پوری عمارت میں پھیل جاتی۔ اور ظاہرستے وہاں موجود لوگ چند سی لمحوں میں بے ہوش ہو سکتے تھے۔ اس کے بعد کام آسان ہو جاتا گیں۔ مکوٹ کی جیب میں ڈال کر مادام نے اتری۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھانی عمارت کے گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ گیٹ کے سامنے سے تو کو وہ سایہ کی گلی میں گھستتی چلی گئی۔ عمارت کی دیواریں خاصی بلند تھیں۔ یعنی مادام ان کی طرف سے بے فکر تھی۔ کیوں کہ لکھنے پاس اور اس کے تمام ساتھیوں کے پاس کم نہیں موجود تھیں۔

چنانکے ذریعے وہ آسانی سے دیواروں پر چڑھ کر سکتے تھے۔ مادام نے اس حصہ کا بڑھتی گئی جہاں سے اس کے اندازے کے مطابق عمارت کا صحن ختم ہو کر اصل عمارت متروکہ ہو رہی تھی۔ کیوں کہ وہ عمارت کے بالکل قریب ہی بھم پھینکنا چاہتی تھی تاکہ بھم کی گیں عمارت

ہی سہی اور رائیندہ آل۔ — مادام نے کہ سخت بیے میں کہا۔ اور اس پرچم نے اپنے خواہ دادا میں پہنچنے کے بعد آنکھ کر دیتے۔

”مولسری روڈ اور اولکا ہوٹل دیکھا جو اسے۔ — ڈرائیور نے مودبانہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو چلو دہاں۔ — مادام نے کہا اور ڈرائیور نے گاڑی ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔ اور پھر مختلف سرکروں سے گزر کر وہ مولسری روڈ پر پہنچ گئے۔ ڈرائیور نے دیگن اولکا ہوٹل کی عظیم الشان عمارت کے سامنے روک دی۔ — مادام نے ہوٹل کے مقابل کی عمارت پر نظر ڈالی۔ عمارت بہت دیجع و عریض تھی۔ اور ساخت کے اعتبار سے نئی لگ رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے عمارت کو نئے سرے سے مرمت کیا گیا ہے۔

”کمال ہے۔ — اتنی بڑی عمارت بلیک گرل نے کیسے حاصل کر لی۔ — مادام نے بڑھاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے تنقیدی انداز سے عمارت کا جائزہ لیتی رہی۔ اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو اندر دافل ہونے کے لئے بدایات دینی شروع کر دیں۔ اور اس کے ساتھی سہ ہلاتے ہوئے دیگن سے نکلتے چلے گئے۔ چوں کہ یہ عمارت شرکے وسط میں تھی اس لمحے مادام نے یہاں بے تحاشا فائر نگ کوئے کیا پر دگرام ملتوی کر دیا تھا۔ کیوں کہ یہاں پولیس فوراً ہی پہنچ سکتی تھی۔ اور پھر ان کی دالیسی یہاں سے مشکل ہو سکتی تھی۔ — اس لمحے مادام نے یہ پر دگرام بنایا تھا کہ اس کے ساتھی عمارت کے گرد پھیل جائیں۔ اور

کے اندر پھیل کے درمیں میں بھی پھینکنے سے گیس ہوا میں اپنی پریشانی کو رکھ کر دیکھ رکھتی تھی۔ اس نے جیب سے کمنڈ نکالی اور پھر اس کے دلائل سے اندراز میں مانگا اور آنکھوں پر پڑھا ہوا تھا۔ اس کا سر ڈھنکلا ہوا دلائل کے ساتھ ایک کڑی پر ملٹھا ہوا تھا۔ اس کے دلائل کو دوسرا طرف غائب ہوا کریں کے ایک طرف سے لوٹنے کے راستے نکل کر دوسرا طرف غائب ہو گئے تھے۔ ان راڑوں کی وجہ سے راشیل اس کریں سے باہر نکل سکتا تھا۔ کریں کے قریب ہی ایک دیوار ہیکلِ حدیثی زمین پر پڑھا ہوا تھا اور کریں کے دائیں طرف ایک مقامی نوجوان بھی زمین پر پڑھا ہوا تھا۔ اس کے پاس تھیں ابھی تک ریوال اور دباؤ ہوا تھا۔ وہ سبب ہوش تھے۔ مادام اپنی کریمے میں داخل ہوئی۔ اور اس نے سب سے پہلے کریں کے ایک پائے پر لگا ہوا بین جودو سے ہی صاف نظر آ رہا تھا دبایا۔ تو راڑ غائب ہو گئے۔ مادام نے پھر تی سے راشیل کو اٹھا کر کا ندھے پر لادا۔ اور تیزی سے کمرے سے باہر نکلتی چلی آئی۔ ایک لمجھ کے لئے اُسے خیال آیا کہ وہ ساری عمارت چیک کرنے۔ تاکہ بلیک گرل اور اس کے ساتھی جو یقیناً کہیں بے ہوش پڑے ہوں گے ان کا خاتمه کر دے۔ لیکن پھر اس نے اپنا خیال بدل لیا۔ اس کا مقصد حل ہو رہا تھا۔ اور دیسے بھی بلیک گرل اور اس کے ساتھی کہیں فخر نہ آرہے تھے۔ اس لئے وہ راشیل کو اٹھانے تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اور چند لمحوں بعد وہ پھاٹک کی قابلی کھڑکی کھول کر باسر گئی۔ سڑک سنان پڑھتی تھی۔ اس لئے چند ہی لمحوں بعد وہ راشیل کو دیگن میں پہنچا نے میں کامیاب ہو گئی اور اس کے ساتھی اس نے اپنے ساتھیوں کو ٹھانیہ داڑھ پر واپس دیگن کے پاس آنے کا حکم دے دیا۔ اور پھر اس کے

کے اندر رپھیل کے درمیں میں بھی پھینکنے سے گیس ہوا میں اپنی پریشانی کے اندراز میں مانگا اور آنکھوں پر پڑھا ہوا تھا۔ اس کے دلائل سے دوسرا طرف رخنے میں پھنس گیا۔ اس کو کھینچ کر مادام نے اس کے دلائل کا اندازہ لگایا اور پھر بندر کی سی پھرتی سے وہ اس کے ذمہ بھے دیوار پر چڑھتی چلی گئی۔ چوڑی دیوار پر پڑھ کر وہ اس پریلیٹ کی تاکہ دد سے اُسے دیکھا نہ بسلے۔ اور پھر لیٹھے ہی لیٹھے اس نے جیب سے گیس میں نکالا اور پڑھنے لگا۔ اس نے اُسے عمارت کے دیسے بندے میں پھینک دیا۔ ایک بلکا سادھما کہ ہوا اور گیس میں برآمدے کی تیزی سے نکل کر پڑھ گیا۔ اور دوسرا حصہ جنگ کی گیس اس پرہی ساکت پڑھی رہی۔ اس کے بعد اس نے رسمی کو سمیٹا۔ اور دو سکے لمجھے اس نے دوسرا طرف چھلانگ لگادی۔ اور پھر جیب سے ریوال اور نکال کر وہ بڑے محتاط انداز میں عمارت کی طرف پڑھتا چلی گئی۔ برآمدے میں پڑھ کر وہ ذرا سی رکی۔ گیس کی بلکی سی بولٹ محسوس ہو رہی تھی۔ اس گیس کی خاصیت تھی کہ وہ جتنی تیزی سے چلتی تھی۔ اتنی ہی تیزی سے غائب بھی ہو جاتی تھی اس نے اندر آبٹی کی کوشش کی لیکن عمارت میں خاموشی تھی۔ اور پھر مادام سالی روکے آبٹی آبٹتھے آگے بڑھتی چلی گئی۔ مدیانی راہداری میں پریلیٹ کے دروازوں میں سے ایک میں سے روشنی نکل کر راہداری میں پریلیٹ کے دروازوں آبٹتہ آبٹتہ اس کمرے کی طرف کھسکتی گئی۔ دروازے کی تھی اور وہ آبٹتہ آبٹتہ اس کمرے کی طرف کھسکتی گئی۔

سامنی ایک کر کے ویگن میں پہنچ گئے۔ وہ سب حیران تھے کہ ادا  
ہی بلیک گرل کے قبضے سے راشیل کو نکال لانے میں کامیاب ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ کوئی کو  
ہے۔ بہر حال چوں کہ کام مکمل ہو چکا تھا۔ اس لئے جیسے ہی زندگی میں سوار ہوئے مادام نے ڈرامیور کو ہمیڈ کوارٹر واپس پہنچنے کا فریق  
پی اپنی جگہوں پر بجھے سلسلہ ایک دوسرے پر فائزگ کرتے رہے۔  
اس کے بعد ایک طاقت ور جم پھینکا گیا۔ اور اس کے دھماکے میں  
ہرگز کی آدرازیں دب گئیں۔ لیکن دھماکے کی بازگشت ختم ہوتے ہی  
بلیک گرل اور اس کے سامنی چونکہ پڑھے کیوں کہ اب دوسری طرف  
سے فائزگ یک دہ بند ہو چکی تھی۔ اور بلیک گرل نے بھی چیخ کر  
فائزگ بند کرنے کے لئے کہا۔ وہ چند لمحے اپنی جگہوں پر دکھے رہے۔  
کہ شاید یہ بھی حملہ آور دل کی چال ہو۔ لیکن پھر ایک آدمی نے سہمت کی  
اوہ وہ آڑیں سے نکل آیا۔ لیکن جب دوسری طرف سے کوئی  
فائزہ ہوا تو وہ سب آجستہ آہستہ باہر نکل آئے لیکن ان پر کوئی فائزگ  
نہ ہوئی تو وہ سمجھ گئے کہ حملہ آور اچانک فرار ہو گئے میں اور اُسی لمحے  
ازیں دور سے پولیس گاڑیوں کے سائمن سنائی دیتے جو تیزی سے  
زدیک آتے جا رہے تھے۔

اوہ۔ یہ لوگ بھی شاید پولیس کی وجہ سے بھل گئے میں سب فالتو  
ہمیں تھے خانوں میں چلے جائیں۔ صرف موکل اور عزمی یہاں رہ جائیں۔  
بلیک گرل نے جیخ کر کہ اور ان دونوں کے علاوہ بلکہ اُس کے باقی  
لیے تیزی سے غائب۔ دستے چلے گئے۔ بلیک گرل نے چہرے  
سے قاب اتار کر جیب میں ڈال لیا۔ اُسی لمحے پولیس گاڑیوں کے سائمن  
کو اپنی جگہوں سے باہر نکلنے یا ادھر اور ہر طبقے کی بھی عربات نہ پوچھی  
تھی۔ فائزگ کے سامنے ساٹھ بھی پھینکے جا رہے تھے۔ اور جم  
وہ مدد ہمڑا یا جائے لگا۔ اور بلیک گرل کے اشارے پر موکل



**فائزگ** اور دھماکوں کی آواز سننے ہی بلیک گرل ہو گئی  
اور اس کے سامنی تیزی سے باہر کوپکے۔ فائزگ دیواروں پر بننے جوئے  
چھوٹے چھوٹے آرائشی ستونوں کے پیچھے سے ہو رہی تھی۔ فائزگ  
میں اتنی شدت تھی کہ ان سب کو آڑیں دکنا پڑا۔ اس کے بعد بلیک  
گرل اور سامنی مسلسل اس تاؤ میں رہے کہ وہ کسی طرح ان میں سے کسی  
کو مار گرائیں۔ مگر فائزگ کرنے والے بے حد محتاط تھے اور ان کی  
فائزگ پچھا اس تسلسل سے ہو رہی تھی کہ بلیک گرل اور اس کے ساقیوں  
کو اپنی جگہوں سے باہر نکلنے یا ادھر اور ہر طبقے کی بھی عربات نہ پوچھی  
تھی۔ فائزگ کے سامنے ساٹھ بھی پھینکے جا رہے تھے۔ اور جم

# اردو فیز

نے آگے بڑھ کر پھاٹک کھول دیا اور پولیس کے کئی افسران اور افسر کی طرف سے اندر داخل ہوئے۔ بلیک گرل نے انکے بعد کو ان پر بڑھ کر اسکا استقبال کیا۔

”شکر ہے آفیسر۔ آپ آگئے۔ درخت نجاتے یہ ڈاکو ہمارا کیا حشر کرتے؟“ — بلیک گرل نے بڑھے خوف زدہ سے بچ جیں کہا۔ ”ڈاکو۔“ — تو کیا یہ حملہ ڈاکوؤں نے کیا تھا؟ — پولیس آفیسر جرست سے صحن میں بکھرے ہوئے سین گنوں کی گولیوں کے خول اور کے ٹکڑے دیکھتے ہوئے کہا۔

”تو اور کون ہو سکتے ہیں آفیسر۔“ — کوئی کالونی سے بالکل عیوب، ہے۔ — بلیک گرل نے جنوبی اچکلتے ہوئے کہا۔ ”مگر میں ڈاکو بھینکتے۔ اور پھر آپ کے ساتھیوں کے پاس بھی سین گنوں ہیں۔“ — پولیس آفیسر نے اس بار قدرے درشت بچے میں کہا۔

”ماں۔“ — اسی لئے تو ڈاکو اندر نہیں داخل ہو سکے۔ دیے ہمایت پاس ان کے باقاعدہ اجازت نلمے اور پرمٹ موجود ہیں۔ بلیک گرل نے بڑا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

”آپ نے اپنا تھارڈ نہیں کرایا۔“ — آپ لوگوں کو سین گنوں پر مٹ کیسے مل گئے؟ — پولیس آفیسر کے لہجے میں جرست تھی ”موکل۔“ — کاغذات آفیسر کو دکھاؤ۔ — بلیک گرل نے موکل سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ آفیسر سے مخاطب ہوئی۔ ”آئیے۔“ — ڈرائیور روم میں بیٹھتے ہیں۔ پھر میں آپ کو پانچ دن

ہی کہا دتھی ہوں۔“ — بلیک گرل نے کہا اور تیزی سے برآمدے سے تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ بلیک گرل نے انکے بعد کو ان پر بڑھ کر اس کے پیچے چل دیا اور پھر وہ دونوں خوب صورت انداز میں بجھے ہوئے وسیع ڈرائیور روم میں بیٹھ گئے۔

”ترشیف رکھتے آفیسر۔“ — بلیک گرل نے کہا اور پولیس آفیسر سر بلاتا ہوا ایک قیمتی صوفی پر بلیٹھ گیا۔ بلیک گرل نے اس کے سامنے والا صوفہ سنبھالا۔

”مجھے مسٹر جارج کہتے ہیں۔ میں تیل کی تلاش کی ماہر ہوں۔ اور آپ کی حکومت کے خصوصی بلاوسے پر یہاں آئی ہوں۔ میرا تعلق ایکجی میا سے ہے۔ اور سین گنوں کے پرمنٹ بھی آپ کی حکومت نے خصوصی طور پر جاری کئے ہیں۔ آپ چوں کہ پولیس کے ذمہ دار آفیسر میں اس لئے آپ کو بتانے میں کوئی حرج نہیں۔“ — کہ آپ کے ہمسایہ ملک کی حکومت نہیں چاہتی کہ یہاں تیل کی تلاش جاری رکھی جائے۔ اس لئے جو بھی ماہر ہیاں آتا ہے وہ اُسے قتل کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی حکومت نے مجھے دو باڑی گارڈ لے آئے کی نہ صرف بداشت کی بلکہ لائنمن بھی جاری کئے۔ — اور چوں کہ آپ کے ساتھ دوسرے لوگوں نے اس لئے مجھے جملہ اور وہ کوڈا کو کھاپاڑا۔ درخت میرا بخشال ہے کہ یہ لوگ آپ کے ہمسایہ ملک کی طرف سے بھجو گئے تھے۔ — وہ پوری تیاری سے آئے تھے لیکن شاید آپ کی کاڑیوں کے سامنے کر بھاگ گئے۔ — بلیک گرل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ پولیس آفیسر کوئی جواب دیتا۔ موکل ایک بڑا سا

# اردو فینز

۱۳۱

بیک ہے جیسا کہ میں خیال رکھوں گا۔ پولیس آفیسر نے کہا اور پھر وہ تیری سے باہر نکل آیا۔ چند حوال بعد پولیس فورس باہر نکل گئی۔ اور بیک گرل نے اطمینان کا طویل سانس لیا۔ اس کے پہلے سے بنائے ہوئے جعلی کاغذات آج کام آگئے تھے ورنہ پولیس والے اتنی آسانی سے بخلاف کہاں جان چھوڑتے تھے۔

”موکل۔۔۔ بہمیں اب جلد از جلد یہ جگہ چھوڑ دینی چاہیئے۔ تم اس کا انتظام کرو میں ذرا راشیل کی خبر لے لوں۔۔۔ بیک گرل نے کہا اور موکل سر ملتا ہوا ایک طرف بڑھ گیا۔ لیکن پھر وہ دیر بعد بیک گرل بھاگتی ہوئی آئی۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار تھے۔

”غصب ہوا موکل۔۔۔ بہمیں زبردست ڈاچ دیا گیا ہے۔ فائزگ کی آئیں وہ لوگ راشیل کو لے اٹھے ہیں۔۔۔ بیک گرل نے کہا۔

”راشیل کو لے اٹھے ہیں۔۔۔ مگر کیسے۔۔۔ راشیل تو اندر خاٹ۔۔۔ موکل نے حرمت بھرے بھیجے میں کہا۔ طبیعیان کئی پڑی ہیں اور راشیل غائب ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سامنے کے رخ پر مادام اشمارا نے ہمیں الجمل کے رکھا۔ اور پھر ٹرانسے داخل ہو کر وہ راشیل کو لے اٹھے۔ بیک گرل نے جواب دیا۔

”ماں۔۔۔ ایسا ہی ہوا ہو گا۔۔۔ موکل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

۱۳۰

لفافہ اٹھائے انہر داخل ہوا۔

”صاحب کو تمام کاغذات دکھاؤ۔۔۔ بیک گرل نے کہا۔ اور پولیس آفیسر کی گردان ایک غیر ملکی عورت کی زبان سے اپنے آپ کو صاحب سن کر کچھ اور زیادہ تن گئی۔ موکل نے لفافہ کھول کر کاغذات پولیس آفیسر کے سامنے رکھ دیئے۔۔۔ ان میں مسٹر جارج کی بھال آمد کا مقصد حکومت کی طرف سے شیخ گنوں کے اجازت نامے اور سانحہ ہی ایک ہدایت تھی کہ یہ سب ٹاپ سیکرٹ ہے۔۔۔ اسے عام نہ کیا جائے۔ پولیس آفیسر وزارت دفاع و پیشہ ویہم کے کاغذات دیکھ کر خاص امر عرب ہوا۔

”ٹھیک ہے مسٹر جارج۔۔۔ میں بھی تمام ڈاکوؤں کی رپورٹ کر دوں گا۔ لیکن یہ لوگ پھر بھی حملہ آور ہو سکتے ہیں۔۔۔ پولیس آفیسر کا لہجہ اس بار مودبنا ن تھا۔

”اس بات کی فکر نہ کریں۔ میں ابھی انشیل جنس کے ڈائئریکٹر جنرل اور دسارت دفاع سے بات کر دیں گی اور مجھے یقین ہے کہ وہ ہماری خالک کا کوئی معقول بندوبست کر دیں گے۔۔۔ بیک گرل نے جان بچ کر بڑے بڑے نام لیتے ہوئے کہا۔

”ادہ۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ بہر حال کوئی نقصان تو نہیں ہوا۔ پولیس آفیسر نے اٹھتے ہوئے کہا۔ دہ دا قعی بے حد مروع ہو چکا۔

”نہیں۔۔۔ کوئی نقصان نہیں ہوا۔ ویسے بہتر یہی ہے کہ آپ مرن سادہ سی رپورٹ لکھ دیں۔ تاکہ یہ بات عام نہ ہو۔۔۔ بیک گرل نے کہا۔

## اردو فینز

بہر حال — راشیل سے مزید معلومات مہساوسہ نشکن لفڑی  
لئے تھیں کوئی زیادہ لفڑی نہیں ہوا۔ اب میرا خال بے کہ تھیں پس پڑے  
بدل کر خود ہی اس مشن کی تکمیل کے لئے کام کرنا چل ہیئے۔ — بیک  
گرل نے ٹھیٹے ہوئے کہا۔

"اس کی فلم بن رہی ہو گئی اگر آپ چاہیں تو اسے دیکھ لیں جب تک  
میں یہاں سے خلائق کا انتظام کروں" — موکل نے جواب دیا۔  
"ٹھیک ہے — تم انتظامات کرو میں پر و جیکٹر دم میں اُسے  
دیکھتے ہوں شاید کوئی کام کی بات کا پتہ چل سکے" — بیک گرل  
نے کہا۔ اور موکل سے ہلا تا ہوا اس کے ساتھ پر و جیکٹر دم کی طرف  
بڑھا چلا گیا۔ — تاکہ وہاں اس فلم کے دکھانے جانے کے انتظامات  
کی بھائیات دے جس کا آله تائیکر کی موڑ سائیکل میں لگایا گیا تھا اور پھر  
خود داپس چلا گیا۔

بیک گرل سکرین کے سامنے کریں پر عجیب گئی اور چند لمحوں بعد  
فلم آن ہو گئی اور سکرین پر اس نوجوان کو حصے انداز کے چھوڑ دیا گیا تھا۔  
موڑ سائیکل پر سوار نہ ہی فارم سے باہر نکلتے دیکھا — نوجوان سیدھا  
جیل کے کیف میں پہنچا اور پھر موڑ سائیکل کو باہر کھڑا کر کے وہ کیف کے  
اندر چلا گیا۔ اس کے بعد وہ کیف سے ایک خوب صورت اور جوان  
لڑکی کے سہراہ باہر آیا اور پھر وہ جیل کی طرف بڑھ گئے وہ اس وقت  
تک تو نظر نہیں رہئے جب تھی آئے کا ویژن انہیں سمجھ کرتا رہا پھر وہ  
لفڑی سے او جھل ہو گئے — اور مادام سوچنے لگی کہ موڑ سائیکل  
کی بجائے آئی ویژن بنن اگر اس نوجوان کے جسم میں سی دیا جاتا تو  
زیادہ معلومات مل سکتی تھیں اب تو معاملہ صرف موڑ سائیکل تک ہی  
محدود رہ گیا تھا — اور پھر اس وقت تک انتظار کرتی رہی جب

یکن میڈم — مادام اشمارا کے آدمیوں کو میں اتنا ذمہ نہیں  
سمجھتا کہ وہ اس طرح سہیں ڈاچ دیں۔ یہ تو بڑی ذہانت سے پلان بنیا  
گیا ہے۔ جب کہ مادام اشمارا تو ڈائریکٹ ایکشن کی قائل ہے۔ میں  
بھی وہ اگر اُسے سماں اعلیٰ ہوتا تو یقیناً راشیل کو چھڑانے کے ساتھ ساتھ  
وہ ہمارے خلائق کی بھی کو شکش کرتی — لیکن یہاں ایسا محسوس  
ہوتا ہے کہ جملہ آورون کا مقصد صرف راشیل کو لے جانا تھا۔  
موکل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہو سکتی ہے — لیکن راشیل سے اد  
کسی کو کیا دل چسپی ہو سکتی ہے کہ وہ اتنا بڑا پلان بنانے کا راشیل کو لے  
اڑے" — بیک گرل نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے بڑا  
دیا۔

"مجھے یقین ہے کہ مادام اشمارا کی سجلے کسی اور پارٹی کا کام ہے۔  
بہر حال میں تحقیقات کر آتا ہوں۔ اگر راشیل مادام اشمارا کے پاس  
وائس پرنسپل ہے تو پھر ظاہر ہے یہ اُسی کا کام ہو گا درستہ میں کسی اد  
پارٹی کا سوچیں گے" — موکل نے کہا۔

"ہاں — یہ درستہ ہے — اس سے صحیح صورت حال کا علم  
ہو گا۔ اور ہاں — وہ عمران کے ساتھی کے بارے میں کیا پورٹ

تک وہ دونوں واپس موٹر سائیکل کے پاس نہ پہنچ گئے اور میرے دلوں ہی موٹر سائیکل پر بیٹھ گئے۔ اور موٹر سائیکل خاص تحریف کے شہر کی طرف بڑھتا چلا آیا۔

پہنچنے کے لئے اور فلیٹ کا پتہ ہی نہیں ہے۔ نوجوان نے کہا۔

”فلیٹ بندش — ولنگشن روڈ“ — لڑکی نے بتاتے ہوئے کہا۔

”دش نمبر یہ فلیٹ تو مجھے یاد رہے گا“ — نوجوان نے غتنے ہوئے جواب دیا اور لڑکی بھی ہنس پڑی۔ پھر لڑکی ایک چوک پر موٹر سائیکل سے اتر گئی اور نوجوان موٹر سائیکل دوڑاتا ہوا آخر کار ہٹولن شبانے کے کپاؤ نڈیں داخل ہو گیا اور اس نے موٹر سائیکل پارکنگ میں چھوڑا — اور پھر اس سے اتر کر ہٹولن کی طرف تیز قدم اٹھا۔ چلا گیا۔ اس کے بعد خلم ظاہر ہے اسی موٹر سائیکل تک مدد درسی۔ گزیدیک گل کے ذہن میں کھلبی محی ہوئی تھی۔ نوجوان عمران کا ساہتی تھا۔ جب کہ عینہ ملکی راشیل تھا اور راشیل نے اس لڑکی کے فلیٹ پر جا کر کوئی انگوٹھی اُسے دی تھی جو اس لڑکی سے اس نوجوان نے حاصل کر لی۔ پھر راشیل کا اس کے ہیڈ کوارٹر سے اتنی زبردست پلانگ کے بعد اخنوں اور موکل کا یہ خدشہ کہ اتنی زبردست پلانگ سے مادام اشتماء راشیل کو اغوا نہیں کر سکتی۔ تو کیا یہ اغوا عمران کی پارٹی نے کیا ہے کیا اس اغوا اور اس انگوٹھی کے درمیان کوئی رابطہ ہے وہ بیٹھی سوچتی رہی۔ اُسی لمحے موکل انہوں داخل ہوا۔

”میدم — تمام انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔ نشاط کا لوگی کی کوئی بہترین میں سہم شفعت ہو رہے ہیں۔

”اس عینہ ملکی کا حلیہ کیا تھا۔ جس نے یہ انگوٹھی تھیں دی ہے؟ اچانک نوجوان نے پتھر پہنچھی ہوئی لڑکی سے پوچھا۔

”لما چوڑا خوب صورت جوان تھا۔ بال سہر سے بھے۔ آنکھیں نلی تھیں۔ ادعا کے پھر سے پر ایک خاص بات تھی کہ دایں گال پر ایک لمبا ساز خم کا نشان تھا۔ اور ایسا ہی ایک نشان اس کی ہٹوڑی پر تھا۔ لیکن ان نشانوں کی وجہ سے وہ بد صورت نہیں لگ رہا تھا۔ لڑکی نے جواب دیا — اور میدم جو بیٹھی یہ ساری گفتگوں ہی تھی بُری طرح چونک پڑی۔ کیوں کہ عینہ ملکی کا حلیہ جو لڑکی نے بتایا تھا وہ ہو بہ پورا شیل کا حلیہ تھا۔

”ہاں — ظاہر ہے بد صورت کیوں لگتا — نوجوان نے سکرتے ہوئے جواب دیا اور لڑکی بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

”مگر تم اس انگوٹھی کا کیا کرو گے؟“ — اچانک لڑکی نے پوچھا۔ ”کہا تو ہے۔ تمہاری نشانی کے طور پر رکھوں گا۔ شاید اسی بہلنے تم اپنے فلیٹ پر ہی اس عینہ ملکی کی طرح مجھے بلا لو۔“ — نوجوان نے کہا۔

”بڑے شریموں قدم دیے تم اچھے دوست ہو۔ کل بھر جصل یہی ملنے کی سجائے میرے فلیٹ پر ہی آجاؤ میں تمہاری جی لائی ہوئی سڑھی پہن کر تمہیں دکھاؤں گی بھی۔ اور پھر اسی ساری میں ہم سیر کرنے

# اردو فینز

ٹواچا کمر رہا ہے۔ اور بھلا راستیل کس کو پوچھ سکتا ہے:  
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا تم مادام کے آدمی ہو؟“ — راشیل نے چونکہ عمران  
کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”تمام آدمی مادام سے ہی پیدا ہوتے ہیں راشیل صاحب۔“  
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”تو پھر تم نے مجھے یہاں باندھ کر کیوں رکھا ہے۔ تم جانتے نہیں  
کہ میں مادام کا سیکنڈ ہوں۔“ — راشیل عمران کے فقرے کو  
سمجھوڑ سکا تھا اس لئے اس نے شاید یہی مطلب لیا کہ وہ مادام کا آدمی  
ہے۔ اس لئے اس بار اس کا لہجہ کرخت تھا۔

”دیکھو راشیل۔ جو انگوٹھی تھیں مادام نے دی بھی وہ انگوٹھی  
مادام کے حکم کے مطابق میں نے تم سے حاصل کرنی ہے۔ اور مادام کا  
ہی حکم ہے کہ جب تک راشیل وہ انگوٹھی حوالے نہ کرے اُسے باندھ  
کر رکھا جائے۔“ — عمران نے نرم لیچے میں کہا۔

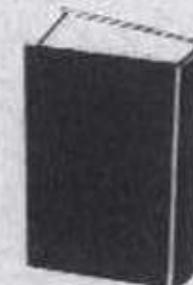
”مگر مادام خود کہاں ہے۔ اور یہاں تو مجھے تم صرف دو ہی نظر آ رہے  
ہیں۔“ — راشیل نے انگوٹھی کی بات مال لئے ہوئے کہا۔

”مادام بھی آج لئے گی تم انگوٹھی کے متعلق تباہ۔“ — عمران نے  
سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”انگوٹھی ہیرے پاس موجود نہیں ہے۔ اور کہاں ہے۔ یہ میں  
مادام کو ہی بتاؤں گا۔“ — راشیل نے سنجیدہ لیچے میں کہا۔ اُسے  
شاید صورت حال پرستک پڑ گیا تھا۔

ٹھیک ہے۔ وہاں شفت ہو کر معلوم کرو کر راشیل کو کس  
نے اعزاز کیا ہے۔ اور مادام اشمارا کے متعلق بھی تازہ ترین اطلاعات  
حاصل کرو۔ مجھے ایک نیا کیلو ملابہ۔ راشیل نے ایک لڑکی کو  
کوئی انگوٹھی دی ہے۔ — جو اس نے اُسی نوجوان کو دی ہے جس کے  
موٹر سائیکل میں ہم نے میگا ٹولصب کیا تھا۔ مجھے اس انگوٹھی کے باہر  
میں شکر ہے۔ بہر حال میں اس نوجوان کو چیک کرتی ہوں۔

پھر وہاں سے میں نئے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ جاؤں گی۔ — بلیک  
گرل نے کہا اور موکل کے سر بلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی تیزی  
سے گھر سے باہر نکلتی چلی گئی۔



عمران — جب ماتھا وس پہنچا تو جوزف راشیل کو کرسی پر باندھ  
چکا تھا۔ اور راشیل اس سے یہ بار بار مادام کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔  
لیکن جوزف ظاہر ہے کسی مادام کو نہیں جانتا تھا۔

باس۔ — یہ کسی مادام کے بارے میں بار بار پوچھ رہا ہے۔  
جوزف نے عمران سے مناطب ہو کر کہا۔

"او۔ کے — پھر مادام تہاری لاش سے ہی انگوٹھی حاصل کر لے گی۔ اس کی تلاشی لوجوز فت — عمران کا لمحہ کم دم سخت ہو گئے اور جوزف نے آگے بڑھ کر راشیل کی تلاشی یعنی شروع کر دی۔ اور چند لمحوں بعد اس نے ناکامی کا اعلان کر دیا۔

"او۔ کے مسٹر راشیل — اب تم زیادہ سے نیا دھدھنٹ میں تباہ و کہ انگوٹھی کہاں ہے جو مادام نے تہہیں دی تھی۔ ورنہ دو منٹ بعد تہاری موت پر مجھے قطعاً کوئی افسوس نہ ہو گا۔" عمران نے جیب سے ریواور نکالتے ہوئے کہا۔

"تم چوچا ہو کر لو۔ میں کسی انگوٹھی کے بارے میں نہیں جانتا۔" راشیل نے بڑے مضبوط لمحے میں سر ملاتے ہوئے کہا۔ اس کے متأثرات بتا رہے تھے کہ وہ تشدید کے مقابلے میں شکست مانتے والا آدمی نہیں ہے۔

"کوئی بات نہیں — نہ تااد — مجھے بھی اتنی ضرورت نہیں ہے پوچھنے کی۔ بہر حال تمہیں چانس دے دیتا ہوں اگر بتا دو گے تو زندہ رہ ہو گے درد مر جاؤ گتے۔" — عمران نے تہرہ لمحے میں کہا اور پھر اس نے ریواور کا چیمپر کھول کر اس میں سے ساری گولیاں نکال کر جیب میں ڈال لیں۔ اب ریواور کا چیمپر بالکل خالی ہو چکا تھا۔ اور پھر عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک گولی نکال لی۔

"مگر تم کون ہو اور کیوں میرے پچھے بڑے ہو؟" — راشیل اپ میں اس میں ایک گولی ڈال رہا ہوں ۔" — عمران نے کہا اور پھر چیمپر کے ایک خانے میں گولی ڈال کر اس نے چیمپر بند کر لیا۔

ریشن ہیرت بھرے انداز میں یہ سب کارروائی دیکھ رہا تھا۔ اس کی صحیحیں نہ آرہا تھا کہ آخر پر شخص کیا کر رہا ہے۔ اور اس حرکت کا مقصود کیا ہے۔

اور پھر عمران نے اس کے سامنے چیمپر کو گھمانا شروع کر دیا۔ وہ

و سے سسل گھما تارہا۔ اور اس کے بعد اس نے ہاتھ روک لیا۔

"دیکھو راشیل — ریواور کے چیمپر میں ایک گولی ہے۔ اور پانچ خانے خالی ہیں۔ اور میں نے چیمپر کو گھما دیا ہے۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ گولی جس خلنے میں ہے وہ کس پوزیشن میں ہے۔ اب غور سے سن لو۔" میں صرف تین تک گنوں کا اور ٹریگر و بادوں کا ہو سکتا ہے۔ پہلی بار ہی فائزہ ہو جائے اور تہاری کھوپڑی کے چیخڑے اٹھ جائیں۔ یا تہہیں ایک چانس مل جائے اس کے بعد میں پھر تین تک

گنوں کا اور دوبارہ ٹریگر و بادوں کا — اس طرح تہارے پاس

پانچ چانس ہو سکتے ہیں۔ یا پھر ایک بھی نہیں ہو سکتا۔ بہر حال چھپٹی بار تہہیں مزنا پڑے گا یہ بات تو طے ہے۔ اور اگر تم بتا دو تو میں ہاتھ روک لوں گا — اور یہ میرا دعده ہے کہ نہ صرف تہہیں نہ مدد رکھا جائے گا بلکہ آزاد بھی کر دیا جائے گا۔" — عمران نے بڑے سرد لمحے میں تمام تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ریواور کی نالہ

راشیل کی کپٹی سے لگادی۔

"مگر تم کون ہو اور کیوں میرے پچھے بڑے ہو؟" — راشیل نے کہا۔ اس کے لمحے میں ملکی سی گھبراٹ تھی۔

"ایک..... دو" — عمران نے اس کی بات کا

# اردو فینز

چلا گیا۔ عمران کو بھی ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا۔ جسے اس کے پر اندر ہیرا سا چھانے لگا ہو۔ اور اس کی حساس ناکستے تھیں جسی بھروسے کی۔ — عمران نے اپنے سر کو جھبٹکا دیا اور سانس روک لیا۔ یعنی دماغ پر چھانے والے اچانک اندر ہیرے نے اُسے بھی لڑکھڑا کر کتھے گرنے پر مجبور کر دیا۔ لیکن سانس بر وقت روک لیتھے وہ بالکل بے ہوش ہونے سے بچ گیا۔ — راشیل کی گردان بھی ڈھنک کی تھی اور عمران سمجھ گیا کہ کسی نے بے ہوش کر دینے والی انتہائی زود اثر گیس رانہاڑس میں پھیلادی ہے۔ اور پھر چند لمحوں بعد اس کسی کے کو دنے کی بھی سی آواز سنائی دی۔ — اور پھر قدموں کی آواز را بداری میں ابھری۔ آواز سے عمران نے اندازہ لگایا کہ اُنے والا ایک ہی ہے۔ اس لئے عمران خاموش پڑا رہا۔ — اور پھر چند لمحوں بعد اسے دروازے سے مادام اشمارا کے چہرے کی جذب دکھائی دی اور عمران نے آنکھیں بند کر لیں۔ البتہ وہ کسی بھی قسم کے ایکشن کا جواب دیتے کے لئے تیار تھا۔ آنکھوں میں موجود ہی یہ جھری سے وہ مادام کو اندر آتے دیکھ رہا تھا۔ پھر مادام نے بڑی پھر سے کرسی کے پائے میں لگا ہوا بن دبا کر راشیل کو کرسی کے آہنی کڑوں کی گرفت سے آزاد کیا۔ — اوس ایک جھلک سے اُسے اٹھا کر کاندھے پر لاد کر والپس مرتکبی۔ عمران دل ہی دل ہیں مادام کی سخت جانی کی داد دینے لگا۔ جس تے ایک بے چور سے نوجوان کو آسانی سے کھٹا کر کاندھے پر لاد لیا تھا۔ — مادام کے باہر نکلتے سی عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ گیس کی بواب ختم ہو چکی تھی اور پھر مادام نے بھی گیس ماسٹ کھڑا ہو گیا۔

شکایا ہوا تھا۔ اس لئے عمران نے سانس لینے میں کوئی حرج نہ سمجھا۔ اور بے پاؤں باہر آگیا۔ اس نے مادام کو تیزی سے پھاٹک کی طرف دوڑتے دیکھا۔ — اور پھر مادام اس کے سامنے پھاٹک کی ذیلی کھڑکی کھول کر راشیل سہیت باہر نکل گئی۔ تو عمران ایک طویل سانس لیتھے ہوئے تیزی سے ٹیلی فون کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے مادام کے کام میں جان بوجھ کر کوئی مداخلت نہ کی تھی۔ — کیوں کہ راشیل سے جو کچھ پوچھنا تھا وہ پہلے ہی پوچھ کر کتا تھا اور اب راشیل اس کے لئے بے کار تھا سو وہ سری بات یہ کہ انکوٹھی بھی راشیل کے پاس موجود نہ تھی۔ اور عمران کو معلوم تھا کہ مادام راشیل کو اپنے ہی جیڈ کو اڑائے جائے گی۔ — اور پھر دہاں جا کر جب راشیل کوہ دش آئے گا تو وہ مادام کو اس انکوٹھی کے متعلق بتائے گا۔ اس راشیل کوہ دش سے عمران نے خود ہی فائدہ اٹھانا تھا۔ اس لئے وہ تیزی سے دریافتی و تفہی سے عمران نے خود ہی فائدہ اٹھانا تھا۔ اس لئے وہ تیزی سے ٹیلی فون کی طرف بڑھا۔ — تاکہ جو لیا کو کہہ کر اس لڑکی سے انکوٹھی حاصل کی جائے۔ لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ وہ خود اس لڑکی سے انکوٹھی مانع کرنا چاہتا تھا۔ کیوں کہ اُسے یہ تو علم ہو گیا تھا کہ مادام جس من پر بھی بہاں آئی ہے۔ — اس من کی فلم اس انکوٹھی میں موجود تھے۔ اس لئے ظاہر ہے اب ستم صرف انکوٹھی کا حصول تھا۔ اور چوں کہ انکوٹھی نے مجموعی اہمیت مانع کر کی تھی۔ اس لئے وہ خود اسے حاصل کرنا چاہتا تھا۔ — ہو سکتا تھا کہ جو لیا کامیاب نہ ہتی اور پھر ظاہر ہے مادام بھی سامنے آجائی۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اُسے یہ خیال بھی آ رہا تھا کہ مادام آخر کیسے یہاں تک پہنچ گئی۔ لیکن فی الحال اس نے اس خیال کو ذہن سے جھٹک دیا۔ اُسے پہلے انکوٹھی پر قبضہ جانا تھا۔

# اردو فیلم

چنانچہ وہ تیزی سے داپس ہڑا۔ مگر اُسی لمحے شیلی فون کی گھنٹی نے اُنھیں کوئی اعلان نہیں کیا۔ اس نے مٹکر ریور اسٹھالیا۔

”رانا ہپور علی صندوقی سپیکنگ“ — عمران نے جان بوجہ کر رانا کا نام لیا تاکہ اگر کمال عین متعلق آدمی کی ہو تو اُسے ٹالا جاسکے۔

”عمران صاحب“ — یہ طاہر بول رہا ہوں ہے۔ دوسری طرف سے بلیک زیر و کی آواز سنائی دی۔

”بولو بھی بولو“ — تمہارا کام ہی بولنا ہے۔ یہ تو ہم ہی میں جنہیں بولنے ہی کوئی نہیں دیتا۔ عمران نے بڑے سنجیدہ بھجے ہیں کہا۔

”عمران صاحب“ — میں سرسلطان صاحب کے پاس گیا ہوا تھا۔ انہوں نے ایک پرلتے کلیں کی فائل طلب کی تھی۔ اب داپس آیا ہوا۔ تو ٹیلی فون کے ٹیپ پر ٹائیگر کا پیغام موجود تھا۔ اس نے پیغام دیا ہے کہ عمران صاحب اس سے فوراً رابطہ قائم کریں۔ اس کے پاس کوئی اہم انگوٹھی ہے۔ چنانچہ میں تے آپ کو کمال کر دیا۔ بلیک زیر و نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ٹائیگر کے پاس انگوٹھی“ — اچھا لٹھیکھتے ہیں میں اسی سے بات کر لیتا ہوں۔ — عمران نے کہا اور ہاتھ مڑھا کہ کریٹل رکھ دیا۔ وہ جیران تھا کہ ٹائیگر کس انگوٹھی کی بات کر رہا ہے۔ کیوں کہ ظاہر ہے مادام اشمار اکی انگوٹھی سے تو اس کا کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ بہر حال اس نے ٹائیگر کے نمبر گھمانے مثروع کر دیتے۔

”ہیلوٹ“ — دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

عمران بول رہا ہوں — کون سی انگوٹھی ہے تمہارے پاس؟

”عمران نے سنجیدہ بھجے ہیں پوچھا۔“ — باس۔ ایک عجیب ساخت کی انگوٹھی بھجے ملی ہے۔ محصر بات

یہ ہے کہ میری ایک دوست لڑکی ہے مار گریٹ جولین — اُسے ایک غیر ملکی نے.....“ — ٹائیگر نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

”وہ انگوٹھی اب بھی ہے تمہارے پاس؟“ — عمران نے مار گریٹ جولین کا نام سنتے ہی اس کی بات قطع کرتے ہوئے تیز بھجے ہیں کہا۔

”جی ہاں باس“ — ٹائیگر نے جواب دیا۔ ”ادھ“ — فوراً اس انگوٹھی کو حفاظت سے لے کر میرے پاس رانا

ہوں ہیں پہنچ جاؤ بے حد حفاظت سے لے آنا۔ اور فوراً۔“

عمران نے سخت نبھجے ہیں کہا۔

”بہتر“ — میں ابھی پہنچ رہا ہوں“ — ٹائیگر نے جواب دیا۔ ”او۔ کے“ — عمران نے کہا اور پھر اکی جھٹکے سے ریور رکھ دیا۔

یرت انگریز اتفاق تھا کہ جس انگوٹھی کے پچھے سب لوگ بھاگ رہے ہیں وہ ایک غیر متعلقہ آدمی کے پاس پہنچ گئی ہے۔ عمران نے ساری

کمائی کا اندازہ لگایا تھا۔ کہ راشیل نے انگوٹھی پولیس کی اچانک چیخک سے بچنے کے لئے مار گریٹ جولین کے حوالے کر دی۔ لیکن وہ اس سے واپس نہ لاسکا۔ کیوں کہ بلیک گرل نے

اُسے ٹریس کر لیا۔ — ادھر مار گریٹ جولین نے دوستی کے چکر میں انگوٹھی ٹائیگر کے حوالے کر دی۔ یا پھر ٹائیگر نے اس کی عجیب

# اردو فینز

ساخت بجانب لی ہوگی۔ اس لئے اس نے وہ اس سے حاصل کر لی۔  
اب انگوٹھی عمران کے پاس پہنچ جائے گی۔ اور مادام اشمارا کا سامنہ ٹائیں ٹائیں فرش ہو کر رہ جائے گا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ آنا آسان کیس تو شاید ہی اس نے کبھی ڈیل کیا ہو۔ بھی سوچتا ہوا وہ جوزون دالے کھمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تاکہ اس دیو کو ہوش میں لے لے کے کے سامنے ہو شہ آیا۔ راشیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہ لڑکی کون ہے۔ اس کا انتہا بتاؤ۔“ مادام نے دانت پہنچتے ہوئے غصیلے لمحے میں کہا۔  
”اس کا نام مار گریٹ جولین ہے۔ وہ رابرٹ سنٹر میں پی۔ اے نوڈ ائر یکٹر ہے۔ رہائشی پتہ۔ اولنگٹن روڈ ہے۔“ راشیل نے جواب دیا۔

”وشن ولنگٹن روڈ۔“ اوہ چلو اٹھو میرے ساتھ ہم نے غصب کر دیا۔ اس انگوٹھی میں سخن کی مائیکر و فلم تھی۔“  
مادام نے غصیلے لمحے میں کہا۔  
اور راشیل کا دمک زرد پڑ گیا۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ انگوٹھی اتنی اہم بھی ہو سکتی ہے۔ اور اب وہ سوچ رہا تھا کہ کہیں اس کوئی نے اپنا پتہ غلط نہ بتا دیا ہو۔ بہر حال وہ تیزی سے اٹھا اور پھر مادام کے پیچے چلتا ہوا باہر لوپرچ میں کھڑی کار کے پاس پہنچ گیا۔  
مادام اس سے قبل ڈرائیور نگ سیٹ سنبعال چکی تھی۔ وہ سانچہ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔



ہیدر کوارٹر پہنچتے ہی مادام نے سب سے پہلا کام راشیل کو ہوش میں لے آنے کا کیا۔ اور چند لمبے کوششوں کے بعد راشیل نے آنکھیں کھو دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی جب اس کی نظریں مادام اشمارا پر پڑیں وہ اچھل کر بیٹھ گیا۔

”سر کرتے ہے مادام۔ آپ کی تکلیق تو نظر آئی۔“ راشیل نے اطمینان کی ایک طویل ساتھ لیتے ہوئے کہا۔

”وہ ڈبلیو نظری ٹائپ انگوٹھی کہاں ہے جو میں نے تمہیں پلازو میں دی تھی۔“ تباہاری جیبوں میں سے تو نہیں نکلی۔ مادام

مادام — آپ مجھے ذرا بھی اشارہ کر دیتیں تو میں اس کی حفاظت کا کوئی اور بندوبست کرتا تھا۔ راشیل نے مادام سے مخاطب ہو کر معدود بھرے بچے میں کہا۔

”حاموش رہو راشیل۔“ — تم میرے پرانے ساتھی ہوا س لئے میں، تمہاری یہ کوتا ہی بداشت کر گئی ہوں۔ اگر تمہاری جگہ کوئی اور ایسی حرکت کرتا تو میں اُسے گولی مار دیتی۔“ مادام نے انتہائی غصیلے بچے میں کہا اور راشیل ہم کر خاموش ہو گیا۔

مادام انتہائی تیر رفتاری سے کار چلاتی ہوئی ولنگٹن روڈ کی طرف بڑھی چلی چاہی تھی۔ ولنگٹن روڈ کے بارے میں وہ پہلے سے جانتی تھی۔

کیوں کہ وہاں ایک ہو ٹلیں وہ سب سے پہلے آگر ٹھہری تھی۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ ولنگٹن روڈ پر پہنچ گئی۔ اور تھوڑی دیر بعد اس نے

دس بُنبر ملڈنگ کے سامنے کار روک دی۔ اور پھر وہ دلوں تیزی سے دوڑتے ہوئے ملڈنگ کے اندر داخل ہوتے چلے گئے۔ ملڈنگ

چار منزدہ تھی اور اس کے آٹٹ گیٹ پر ہی لیٹر بکسوں کی قطاریں لگی ہوئی تھیں جن پر ایک کانام لکھا ہوا تھا۔ — اور تھوڑی دیر بعد انہوں نے مار گریٹ جولین کا نام ڈھونڈ دیا۔ اس کا فلیٹ دوسرا منزل پر چالیں بُنبر تھا۔ چنانچہ وہ دلوں تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے

دوسری منزل پر پہنچ گئے۔ حالیں بُنبر کے فلیٹ کا دروازہ بند تھا۔ مادام نے بڑی آہستگی سے دروازہ کھلکھلایا۔ اس کا جی لوچا اتنا تھا کہ ایک

ہی جھٹکے سے دروازہ توڑ دا لے۔ لیکن وہ ساتھ دلتے قلبیوں کے کینیوں جگانا نہ چاہتی تھی۔ پہلی دستک کا جب کوئی جواب نہ آیا۔ تو

مادام نے دروازہ سے دستک دی۔ اور دوسرے لمبے بھرے میں بیٹی جل کی۔

**URDUFANS.com**

”کون ہے؟“ — چند لمحوں بعد نید سے بھری ہوئی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ اور راشیل نے آواز سن کر اطمینان کا سانس لیا۔ کیوں کہ آواز اُسی لڑکی کی تھی جس کو اس نے انگوٹھی دی تھی۔

”دروازہ کھولو مار گریٹ۔“ — ہم دوست ہیں۔“ مادام نے بڑے شیریں بچے میں کہا۔ اور شاید یہ نسوانی آواز کا اثر تھا کہ دروازہ کھلتا چلا گیا اور پھر دروازے پر مار گریٹ کی شکل اندر آئی وہ ناسٹ سوٹ میں طبوس بھی۔ — دروازہ کھلتے ہی مادام اُسے دھیکلتی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔ راشیل بھی اس کے پیچے تھا۔

”اوہ۔“ — تم۔ — لیکن تم نے تو شام کو آنے کے لئے کہا تھا۔ مار گریٹ نے راشیل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”میں شام کو نہیں آسکا۔ اب آگئی ہوں۔“ — وہ انگوٹھی دو اور اپنا انعام لو۔ — راشیل نے کہا۔ مادام خاموش کھڑی تھی۔

”انگوٹھی۔“ — وہ تو میں نے ایک دوست کو دے دی۔ میں نے سمجھا کہ شاید تم نے میرے ساتھ خرابت کی ہے۔ — مار گریٹ نے اب بچے بھوئے بچے میں کہا۔

”کس دوست کو دی ہے؟“ — مادام نے سخت بچے میں پوچھا۔ ”مگر تم کون ہو مجھ سے پوچھنے والی؟“ — مار گریٹ نے شاید مادام کے سخت بچے کا بڑا مانا تھا۔ — مگر دوسرے لمبے اس کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ مادام کا ایک زور دار تھپٹا اس کے چہرے پر پڑا۔ اور وہ اچھل

کر لبتر پہ جاگری تھی۔ لبتر پڑھتے ہی وہ تیزی سے انٹھی مگر دوسرا بحث  
دہ سہم کئی۔ مادام کے ہاتھ میں لمبی نال والا خوف ناک رلو اور نلا آ رہا تھا۔  
سخت بھروسہ مکی جیتھے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے در داز کی  
دہن مڑھکی۔ راشیل جو شما موصش کھڑا تھا نے مادام کی پیریوں کی۔ اور  
ہے ہے۔ — مادام نے غصت سے چینتے ہوئے کہا۔

”وہ ہوٹل شبانہ۔ — آصف روڈ میں رہتا ہے۔ اس کا نام ٹائیگر  
ہے۔ — مار گریٹ نے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے جواب دیا۔  
” ہوٹل میں رہتا ہے۔ — کیا وہ کہیں باہر سے آیا ہے؟ — مادام  
نے چونک کر پوچھا۔

” نہیں۔ — مقامی ہے۔ — لیکن رہتا ہوٹل میں ہے۔ اس نے تو  
مجھے نہیں بتایا تھا۔ لیکن میں نے شیکسی میں تعاقب کر کے اس کا پتہ معلوم  
کر لیا تھا۔ میں دو اصل اس کی مالی حیثیت کا اندازہ لکھنا چاہتی تھی۔ ہم  
آج پہلی بار جھیل پر ملے تھے۔ — پھر اس نے مجھے چوک پر چھوڑ دیا۔  
میں نے شیکسی میں اس کے موڑ سائکل کا تعاقب کیا اور اس طرح مجھے پتہ  
چل گیا کہ وہ ہوٹل شبانہ میں رہتا ہے۔ پھر میں نے دہاں کی ایک دیڑس  
سے پوچھ چکھ کی تو پتہ چلا کہ وہ مستقل طور پر دہیں رہا۔ شس پذیر ہے۔ اس  
کا نمبر ایک سو بیس دوسری منزل پر ہے۔ — مار گریٹ نے  
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

” مگر تم نے اُس سے انگوٹھی کیوں دی تھی؟! — مادام نے پوچھا اور  
جواب میں مار گریٹ نے جھیل پر ہوتے والی تمام گفتگو اسے سننا  
دی۔

” ٹھیک ہے۔ — اگر انگوٹھی اس سے نہیں یا متنے جھوٹ بولنا



ٹائیگر نے رسیو رکھا اور پکڑ پڑے بد لئے کے لئے وہ  
بات دم میں چلا گیا۔ کیوں کہ عمران کے فون آنے کے وقت وہ نامہٹ  
سوٹ پہنچے بستر میں و بکا کتاب پڑھنے میں مصروف تھا۔ اُسے  
خوبشی اس بات کی تھی کہ جس انگوٹھی کو اس نے صرف اپنے تجسس کی  
وجہ سے حاصل کیا تھا وہ عمران کے لئے بے حد اسمنگلی۔ لباس بد لئے  
کے بعد اس نے خاص طور پر تیزی کی دراز سے انگوٹھی تکال کر اُسے کوٹ  
کی پیس بیس ڈالا۔ — اور پھر کہمرے پر ایک سرسری نظر ڈال کر دروانے  
کی طرف پڑھنے ہی والا تھا کہ در داز سے پر دستک ہوئی۔  
کم ان۔ — ٹائیگر نے کہا۔ وہ سمجھا تھا کہ دیٹر چائے کے بیتھ  
لیئے آیا ہے۔ مگر در داز کھلتے ہی وہ جیرت سے چونک پڑا۔ کیوں کہ

# اردو فینڈز

دہ دا نے پر ایک غیر ملکی نوجوان لڑکی کھڑی عنور سے اُسے دیکھ رہی تھی۔ لڑکی خاصی خوب صورت تھی۔ لیکن اس کے چہرے پر خوب صورت کے تاثرات نمایاں تھے۔

”تمہارا نام ٹائیگر ہے۔“— لڑکی نے تمہارے کے اندر قدم رکھتے ہوئے بڑے سپاٹ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔“— میرا نام ٹائیگر ہے۔— فرمائی۔— ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ دہ اس غیر ملکی لڑکی کی اس طرح اچانک آمد اور پھر اپنا نام تک جاننے کا پس منظر نہ سمجھ سکا تھا۔

لڑکی نے اس کا جواب سنتے ہی بڑے مطمئن انداز میں سر ملا لیا۔ اور پھر مٹکرہ صرف دروازہ بند کر دیا بلکہ اس کی چٹکنی بھی چڑھادی۔ ٹائیگر کی چھپی حس نے فوراً ہی خطرے کا الارم بجا یا۔ چنانچہ اس کا ہاتھ بھلی کی سی تیزی سے جب میں گیا اور جب غیر ملکی لڑکی دروازہ بند کر کے دالپس مڑی تو ٹائیگر کے ہاتھ میں ریلوالور دیکھ کر شکھ گئی۔

”کیا مطلب۔“— یہ تم نے ریلوالور کیوں نکال لیا۔— غیر ملکی لڑکی کے چہرے پر حیرت کے آثار تھے۔

”پہلے بتاؤ کہ تم کون ہو۔“— اور میرا نام کیسے جانتی ہو۔— ٹائیگر نے چختہ لہجے میں کہا۔

”سب سے اہم سوال تو تم نے پوچھا ہی نہیں کہ میں یہاں کیوں آئی ہوں۔“— غیر ملکی لڑکی نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں تااؤ۔“— ٹائیگر نے ریلوالور کو اونچا کرتے ہوئے کہا۔

”ستوٹیاگر۔“— مار گریٹ جولین کو میرے ایک دوست راشیل نے ایک انگوٹھی دی تھی۔ لیکن اُسے اچانک ملک سے باسر جانا پڑا۔

چنانچہ وہ انگوٹھی والپس لینے نہ جاسکا۔ اس نے مجھے بدائیت کی کہ میں اس سے انگوٹھی حاصل کر لوں۔— میں اس کے پاس گئی تو اس نے

تباہا کر دے انگوٹھی تھیں دے چکی ہے۔ چنانچہ میں تباہارے پاس پہنچ گئی۔

تم وہ انگوٹھی مجھے دے دوتاکہ میں اُسے راشیل تک پہنچا دوں۔“

غیر ملکی لڑکی نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

”مار گریٹ جولین۔“— میں کسی مار گریٹ جولین کو نہیں جانتا اور نہ کسی نے مجھے انگوٹھی دی ہے۔“— ٹائیگر نے سپاٹ لہجے میں

جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ادہ۔“— یہ بات ہے۔ لیکن اس نے تو تباہارے متعلق تباہا ہی میں دوست راشیل کے لئے یہ انگوٹھی بے حد اہم ہے۔ میں نے دیکھا ہے

کہ تم نوجوان بھی ہو اور ایکیلے بھی رہتے ہو۔— اس لئے میں نے سوچا کہ پھر رات بھی تباہارے ساتھ بس کر لوں۔ صبح انگوٹھی بھی یعنی جاؤں گی۔ لیکن

اگر تم سکتے ہو کہ تباہارے پاس انگوٹھی نہیں ہے تو فیک ہے۔ میں دوبارہ مار گریٹ سے ٹاکر لے جتھی ہوں۔“— غیر ملکی لڑکی نے یاوسا نہ لہجے میں

کہا اور پھر دروازے کی طرف ہرگئی۔ ٹائیگر بے اختیار سکراپڑا۔ کیوں نکے غیر ملکی لڑکی نے اپنے طور پر رات بس کرنے کا کہہ کر ایک بہت بڑی

آفر کی تھی۔— لیکن اول تو ٹائیگر اس قماشیں کا ہی نہ تھا۔ اور اب تو ظاہر ہے جب عمران کے لئے انگوٹھی اہم ہے تو پھر تو وہ ایسا سچھ بھی

نہ سکتا تھا۔ غیر ملکی لڑکی نے بڑے ڈھیلے ہاتھوں سے چھپنی گرفتی۔ اور نائیگر بھی مطمین ہو گیا۔ لیکن ریواور بستور اس کے متمہیں تھا۔ گماں سی لمحے غیر ملکی لڑکی بھلی کی سی تیزی سے مٹی اور دوسرے لمحے لھٹک کی آواز ابھری اور ریواور نائیگر کے ہاتھوں سے نکل کر درجہ مرے کے کونے میں جا گرا۔ لڑکی کے ہاتھوں میں ایک چھوٹا سا سائلینس لگا ریواور چمک رہا تھا۔ اور ظاہر ہے لڑکی کا لشانہ بھی سے خطا تھا۔ کیوں کہ اس نے مٹتے ہی فائر کیا تھا اور گولی تھیک نائیگر کے ریواور کی نال پر پڑی تھی۔

"وہ انگوٹھی میرے حوالے کر دو۔ ورنہ دوسرا گولی متمہارے دل میں لگے گی۔ اور پھر وہ انگوٹھی میں خود ہی حاصل کر لوں گی۔" اس نے بارہ لڑکی کا لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرے پاس کوئی انگوٹھی نہیں ہے۔" نائیگر نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ پھر تم آمام کر دو۔ انگوٹھی میں خود ہی تلاش کر لوں گی۔" لڑکی نے بڑے سفاک لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس کی انگلی نائیگر پر دبتی چلی گئی۔ لیکن اس سے پہلے کہ گولی ریواور کی نال سے برآمد ہوتی۔ نائیگر اپنی جگہ جھوڑ چکا تھا۔ اور گولی اس کے جسم کے بالکل قریب سے دلتی ہوئی سانتے ٹھک کی چوکھٹ میں لگی۔ نائیگر نے لڑکی کو دوسرا گولی چلانے کی میلتی تھی۔ اور وہ کسی بھوکے عقاب کی طرح اڑتا ہوا لڑکی سے جا ملکر ایسا۔ لڑکی نے بڑی چھرتی سے جھکائی دے کر اسکے دار سے بچنے کی کوشش کی۔ لیکن نائیگر نے ہماری ہی

اپنا رخ بدل لیا تھا۔ اس نے وہ لڑکی کو اپنے ساتھ لیتا ہوا پوری قوت سے دو دانے سے بے جا ہکرایا تھا۔ مگر لڑکی بھی انتہائی پھر تیلی ثابت ہوئی اس نے تیزی سے پہلو بدلا اور نائیگر سمیت وہ اچھل کر فرش پر جا گئی۔ اس بارہ مٹا نائیگر نیچے تھا۔ نائیگر نے دلوں گھٹنوں کی مدد سے اسے اپھالنا پا ہا مگر لڑکی نے انتہائی پھر تی سے سہی بھر پوڑکہ مٹا نائیگر کے سینے پر ماری اور ایک لمحے کے لئے نائیگر کو اپنا سانس رکتا ہوا محروس ہوا۔ مگر دوسرے لمحے اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ اور اس نے لڑکی کے دلوں باز دیکھے اور بچپنی کی طرح اس کے جسم کے نیچے سے پھستا چلا گیا۔ لڑکی کو مجبور اس سر کے بل قلبازی کھانی پڑی اور اس طرح وہ پشت کے بل زین پر جا گئی اور مٹا نائیگر نے انتہائی پھر تی سے اس کے بازوں پھوٹے اور بھر اچھل کر سیدھا ہو گیا۔ گماں سی لمحے لڑکی تیزی سے کر دیں بدلتی چلی گئی اور اس کی ایک لات پوری قوت سے نائیگر کی پنٹے ای پر پڑی۔ اور مٹا نائیگر چیخ مار کر گھٹنوں کے بل نیچے کرتا چلا گیا۔ اُسی لمحے نیزین پر لیٹے ہی لیٹے ہی لڑکی سپرینگ کی طرح اچھلی اور اس کے دلوں پر اکٹھے ہو کر نیچے گرتے ہوئے نائیگر کی ٹھوڑی پر پوری قوت سے پڑے اور مٹا نائیگر اچھل کر بچپنی دلوار سے جا ہکر ایسا۔ لڑکی بھلی کی ہی قیمتی سے کھڑکا ہوا گئی۔ اور نائیگر نائیگر کے دماغ پر سور ہوئی چلی گئی۔ ایک لڑکی سے مار کھا جلنے کا تصور ہی اس کے لئے جو لٹاک تھا چنانچہ دلوار سے مکرا کر اس نے اپنے جسم کو سمیٹا اور دوسرے لمحے دہ توب کے گولے کی طرح اڑتا ہوا لڑکی کے سینے سے مکرا کیا۔ اور لڑکی اپنے کا بتر پر جا گئی۔ نائیگر نے زین پر پیر رکھتے ہی انتہائی تیزی سے

# اردو فینز

URDUFANS.COM

مادام اشمارانے کار ہوٹل شبانہ کے پورچ میں روکی اور پھر وہ دروازہ کھول کر تیزی سے بیچے اتر آئی۔ راشیل بھی نیچے پڑتی تھی۔ اور وہ دونوں ایک درستہ کے پیچے چلتے ہوئے میں گیٹ سے ہوٹل کے ہال میں داخل ہوئے۔ ہال میں اس وقت خاصاً راشن تھا۔ لیکن دونوں ہال کا جائزہ یعنی کی بجائے لفت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ انہیں چوں کہ ٹائیگر کے کھڑے بنبر کا علم تھا۔ اس لئے انہیں ہال میں ہٹھر کر وقت ضائع کرنے کی خرد دت نہ تھی۔ جیسے ہی وہ لفت کے قریب پہنچے لفت ہوائے نے ایک طرف بٹ کر ان کا استقبال کیا۔ اور وہ دونوں گیٹ میں داخل ہو گئے۔ لفت ہوائے بھی اندر داخل ہو۔ اور اس نے دروازہ بند کر دیا۔

گرد فانہ بعد کہتے ہوئے مادام اور راشیل کی نظریں دوسری لفت کے دروازے پر پڑیں۔ جہاں سے بلیک گرانٹکی ہال کے گیٹ کی لفت تیزی سے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس کے متعلق کچھ سوچتے۔ لفت ہوائے نے دروازہ بند کر دیا تھا۔ وہ صرف اس دسمبرے کو منی تیز نظر دن سے دیکھتے رہ گئے۔

تلباڑی کھانی اور دسمبرے لمجھ وہ پوری قوت سے سر کے بل روکی کے جسم سے مکرا یا۔ مگر لڑکی نے تیزی سے کروٹ بلی اور ٹیکے سے مکرا کر ایک طرف پڑی ہوئی میز پر گرا اور میز سمیت بیچے فرش پر جا گرا۔ اس نے بیچے گرتے ہی تیزی سے لشکن کی کوشش کی لیکن اُسی لمجھ لڑکی کا ہاتھ بھلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور شیشے کا بنا ہوا بھاری ایش ٹرے جو ٹائیگر نے بستہ کے دلیں طرت رکھا ہوا تھا پوری قوت سے ٹائیگر کے سر پر پڑا۔ اور ٹائیگر کے دماغ پر انہیں چھاتے چلے گئے۔ ٹائیگر نے سر کو جھکا کر اپنے آپ کو سنبھالا چاہا مگر اُسی لمجھ لڑکی نے انتہائی بھرتی سے ٹیبل لیپ کی تار ٹیکے گرد پیٹ کر اسے زدہ سے کس دیا۔ اور ٹائیگر نے تار میں ہاتھ ڈال کر اسے علیحدہ کرنے کی کوشش کی اور لڑکی کے نہ لگانے اور ٹائیگر کے زدنے مل کر اچانکا تار کو توڑ دیا۔ اور دسمبرے لمجھ ٹائیگر کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ تار ٹوٹ کر اس کے ہاتھ سے مکرا گئی تھی اور چوں کہ ٹیبل لیپ جل رہا تھا اس لے بھلی کی ردا اس کے جسم میں سرایت کر تی چلی گئی اور ٹائیگر کو اتنا زدہ ارجمند کا لگا کہ اس کا جسم مفلوج ہوتا چلا گی۔ لڑکی نے بڑی بھرتی سے ایک طرف پڑا ہوا دہی شیشے کا بھاری ایش ٹرے اٹھا اور پھر وہ پوری قوت سے لگاتا اس سے ٹائیگر کے سر پر ضربی لگاتی چلی گئی۔ اس اور بیچے ٹائیگر کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ سکا اور اس کا دماغ انہیں دیوبتا چلا گیا۔

# اردو فینز

”دوسرا منزل“ — راشیل نے کہا۔ اور لفٹ اواستے نے دوسری منزل کا بیشن دبادیا۔ مادام کے چہرے پر بے چینی کے آثار نہیں ملے۔ راشیل گرل کا نظر آنا اور پھر اس کا لفٹ سے اتنا کچھ عجیب سامان یہاں بلیک گرل کا نظر آنا اور پھر اس کا لفٹ سے اتنا کچھ عجیب سامان یہاں بیٹھا — لیکن وہ اس لئے خاموش نہیں تھی کہ راشیل نے انگوٹھی کے متعلق اُسے کچھ بتایا نہیں تھا اور مار گریٹ تک وہ پہنچی نہ تھی ورنہ مار گریٹ اس کا ذکر کرتی اور مار گریٹ اپنے بخیر وہ تائیگر تک نہ پہنچ سکتی تھی۔ اس لئے وہ خاموش تھی کہ ہو سکتا ہے وہ کسی اور سلسلہ میں یہاں آئی ہو۔

دوسرا منزل پر پہنچتے ہی وہ تیزی سے لفت سے نکلے اور پھر کمرے نہبہ ایک سوبیس کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ کمرے کا دروازہ بھوڑا سا کھلا ہوا تھا — مادام نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور پھر کمرے کی حالت اور فرش پر پڑے ہوئے نوجوان کو دیکھ کر وہ بُری طرح چونک پڑے۔ اور تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ کمرے کی حالت بتاری بھتی کہ وہاں زبردست جنگ ہوئی ہے۔ مادام تیزی سے فرش پر پڑے ہوئے نوجوان کی طرف دوڑی۔ اس نے سب سے پہلے نوجوان کی نیضن چیک کی دہ بے ہوش تھا۔ لیکن اس کی نیضن خاصی سوت تھی — اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ جلد ہوش میں نہیں آ سکتا۔ لیکن مادام کو انتہائی جلسمی تھی۔ اس لئے بے ہوش نے ملاشی میں کرشما یا انگوٹھی مل جائے لیکن انگوٹھی موجود نہ تھی — مادام نے نوجوان کو لپشت کے بل اٹا کیا اور پھر اپنی انگوٹھی طیڑھی کر کے اسے نوجوان کی گردان کی اپشت پر ایک مخصوص انداز میں ضرب لگائی

لگتے سے نوجوان کا حسم لوں تڑپا جیے اُسے ایک گرل شاک نکا ہو۔ مادام نے دوسرا ضرب لگائی اور نوجوان کا حسم پلے سے زیادہ زور دار انداز میں تڑپا — اور تیسرا ضرب پر نوجوان کا جسم حرکت میں آ گیا۔ اس کے منہ سے کراں نکلی تھی۔ وہ ہوٹس میں آ گیا تھا۔ مادام نے دراصل اعصابی مرکز کی مخصوص رگ پر ضربیں لگا کر نوجوان کے شعور کو جگادیا تھا۔ اس طرح وہ چند لمحوں میں ہی ہوش میں آ گیا تھا۔

”انگوٹھی کہاں ہے ٹائیگر“ — مادام نے سر برلتے ہوئے ہجھے میں کہا۔ نوجوان نے اسکھیں توکھوں دی تھیں لیکن اس کی آنکھوں سے محسوس کہا۔ نوجوان نے اسکھیں توکھوں دی تھیں لیکن اس کی آنکھوں سے محسوس کہا۔

اور اسی لمحے مادام اچھل کر سیدھی ہو گئی۔ نوجوان کی تلاشی دمپٹے آئے چلی تھی۔ انگوٹھی اس کی جیب میں نہ تھی اور پھر غیر ملکی اٹکی کے حوالے سے وہ سمجھ گئی کہ غیر ملکی اٹکی سے اس نوجوان کا مقصد بلیک گرل سے تھا۔ اور ظاہر تھے بلیک گرل انگوٹھی لے جا چکی ہے۔

”آؤ“ — مادام نے کہا اور تیزی سے دوٹتی ہوئی کمرے سے باہر کھاٹھا گئی۔ راشیل نے بھی اس کی پیروی کی۔ اور اس بار انہوں نے لفت کا انتظار نہ کیا اور اپنے سبق رفتاری سے سیر ھیاں پھلانگتے ہوئے بیچہ بال میں پہنچ گئے۔ مادام کاغذ کے مارے بڑا حال تھا۔ اس کی محنت مفت میں بلیک گرل کے متھے چڑھ گئی تھی۔ وہ سوچ رہی تھی کاش دو اور جملے کی سجائے اُسی وقت بلیک گرل کو روک لیتی۔ لیکن اب

# اردو فیز

نماہر ہے کیا ہو سکتا تھا۔  
ہال سے نکل کر وہ کار میں بیٹھے اور کار آندھی اور طوفان کی طرح دھلتی ہوئی بول کمپاؤنڈ سے نکلی اور سڑک پر انتہائی تیز رفتار می سے دوڑنے لگی۔ مادام کا چہرہ غصے اور جھنگھلا بیٹ کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔  
”میں اس بلیک گل کی بوبیاں نبچ لوں گی۔“— مادام نے بڑھتے ہوئے کہا۔— شیل خاموش بیٹھا تھا۔ اُسے احساس ہو رہا تھا کہ نبیادی غلطی اسی سے ہوئی ہے جس کی وجہ سے یہ سارا چکر چلا بے۔

مادام آندھی اور طوفان کی طرح کار دوڑاتی ہوئی شکیل ٹاؤن میں داخل ہوئی۔ اور پھر اس نے کار کو کوئی نمبر بارہ کے گیٹ پر جا کر روک دی۔ مگر دسکے لمبے دہچوناک پڑی — کیوں کہ گیٹ کھلا ہوا تھا اور کوئی خالی پڑی ہوئی تھی۔ مادام کار اندر لے جاتی گئی اور پھر وہ دنوں اتر کر پوری کوئی میں گھوم گئے۔ کوئی کے نمبروں کی بتیاں جل رہی تھیں لیکن دہان کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ کوئی کی حالت سے معلوم ہو رہا تھا کہ دہان سے بڑی جلدی سے لوگ نکلے ہیں۔

”نکل گئی دہنکل گئی۔ اب اُسے کہاں ڈھونڈا جائے؟“

مادام نے غصے سے زین پر پیریا رتے ہوئے کہا۔  
ادا اُسی لمبے راشیل کی نظریں کھڑے کے اکیس کونے میں پڑے ہوئے کاغذ پر پڑی کسی نے کاغذ کو سرد کر ایک طرت بھیک اسیا تھا۔ اسی نے بڑھ کر وہ کا ندا اٹھایا اگر کشید کیوں جائے۔ اور پھر کاغذ کھوتے ہی وہ اچھل پڑا۔ کاغذ پر ایک شیلی فون نمبر لکھا ہوا تھا۔  
”مادام۔“ میرے خیال میں اس فون نمبر سے کوئی بات معلوم نہ

لختی سے۔ راشیل نے تیز بجے میں کہا۔ اور مادام چند لمبے سوچتی

ہیں پھر وہ گھرے کی دیوار کے ساتھ لصب سٹینڈ پر رکھے ہوئے فون کی درت بجھتی چلی گئی۔ اس نے تیزی سے وہ نمبر ملا یا۔ چند لمبے گھنٹی

بجتی رہی اور پھر دوسری طرف سے رسیور اٹھایا گیا۔

”ہیلو۔“— جان پر اپر ٹی ڈیلر ز۔— دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔“ کون صاحب بول رہے ہیں؟— مادام نے کرخت بجھے میں پوچھا۔

”میں سیٹھ جان بول رہا ہوں۔ فرمائیے۔“— دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ویکھیے میں شکیل ٹاؤن کو کوئی نمبر بارہ سے بول رہی ہوں۔ میرے ایک دوست یہاں رہتی تھی اس نے مجھے یہاں کا پتہ بتایا تھا۔ لیکن اب میں سویزر لینڈ سے یہاں پہنچی ہوں تو کوئی خالی پڑی ہے۔ آپ کا فون نمبر یہاں ایک کاغذ پر لکھا ہوا مجھے ملا ہے تو میں نے آپ کو فون کر دیا۔“— مادام نے کہا۔

”اوہ میڈم۔“ آپ نے بد وقت فون کر دیا۔ میںاتفاق سے فرم

کا حاب کا ب کرنے کی وجہ سے دفتر میں موجود تھا ورنہ سہارا دفتر تو خام کو ہی بند ہو جاتا ہے آپ کو ایعنی پریشانی ہوئی۔ آپ کی دوست نے آج اچانک کوئی خالی کرنے کا فیصلہ کیا۔ ان کا خالی تھا کہ یہ کوئی آبادی سے ہٹی ہوئی ہے۔ اور یہاں روکتی نہیں ہے۔ چنانچہ میں نے

ان کے لئے نشاط کا لونی کی کوئی نمبر تین کا بند ولبست کر دیا ہے۔ وہ

# اردو فینڈ

URDUFANS.COM

دہاں شفت ہو چکی ہے۔— دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام نے اپنے  
کا ایک طویل سانس لیا۔ اتفاق سے ہی کام بن گیا وہ بیک کردا کے  
نتیجے پتے کو تلاش کرنا صیبیت بن جاتا۔

”شکریہ سیٹھ صاحب تھے۔ مادام نے کہا اور تیزی سے کریشل دبا  
کر دے اپنے ہندو کوارٹر کا منبر گھمانے لگی۔

”ماں یکل پیکنگ تھے۔ رالبٹے قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے  
ماں یکل کی آواز سنائی دی۔

”مادام پیکنگ تھے۔ انگوٹھی بیک گرل لے اڑی ہے۔ اور اس  
نے اپنا ٹھکانا بھی بدل لیا ہے۔ اب وہ نشاط کا لوئی کی کوٹھی منبر تین میں  
شفٹ ہو گئی ہے۔ تم نے فوراً اس سے انگوٹھی حاصل کرنی ہے۔ تم اپنے  
سب آدمیوں کو لے کر مکمل تیاری کے ساتھ نشاط کا لوئی پہنچ جاؤ۔ یہن  
راشیل سمیت دہاں پہنچ رہی ہوں۔ ہمیں فوراً ریڈ کرنا ہے۔“  
مادام نے اُسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”بہتر مادام ہم ابھی پہنچ جاتے ہیں۔“— ماں یکل نے جواب دیا  
اور مادام نے رسیور کریشل پر چینکا اور پھر راشیل سے مخاطب ہو کر کہنے  
لگی۔

”آوراشیل جاہی کرو۔“— اور پھر تیزی سے پورچ کی طرف  
بھاگتی چل گئی۔ راشیل نے بھی ظاہر ہے اس کی پیر دیسی ہی کرنی ہتھی۔ بہر حال  
اُسے خوشی ہتھی کہ اس کی وجہ سے بات بیکی ہے۔ یہ دنہ انگوٹھی نہ ملتی تو مادام  
کا غصہ بہر حال اسی پر اترنا تھا۔

عمران نے جوزت کو ہوش میں لا کر اُسے میک اپ صاف کرنے  
اور کپڑے بد لئے کئے کہا۔ جوزت کی عادت ہتھی کہ جب بھی عمران اُسے  
کسی مشن پر بلتا۔— تو اس نے ایک فوری قسم کا میک اپ بنایا۔ اس  
خدا وہ ضرور وہی میک اپ کر کے ہی باہر نکلتا۔ اس کو میک اپ کرنے  
کی عادت اس وقت پڑھی ہتھی جب وہ بیک پرنس کا روپ دھار کر  
میران سے مگر ایسا تھا۔— نظر ملکر ایسا تھا بلکہ عمران کو ناکوں پہنچنے  
چھواد یئے تھے۔ چنانچہ اس بار بھی جب عمران نے اُسے بیک سمیت  
بوایا تو جوزت اپنی تادت کے مطابق میک اپ کر کے اور چست سیاہ  
بلاس پیس کر آیا تھا۔— کیوں کہ بیک منگوانے کی وجہ سے اتنا تو  
وہ صحبتا تھا کہ عمران اسی عمدات میں داخل ہونا چاہتا تھا۔

عمران اب کھمرے میں بیٹھا تھا۔ میک کا انتظار کر رہا تھا۔ لیکن جب کافی  
ویرہو گئی اور عمران کے اندازے کے مطابق آنے اقتت کرو چکا تھا۔ کہ  
میک اپنے ہوٹل سے چل کر رانا ہاؤس تک پہنچ سکتا ہے۔— لیکن اس  
کے باوجود ٹائیگر نہ آیا تو عمران کی چھپتی ہس نے خطرے کا الارم بیجانا شروع  
کیا۔ اس کے لئے انتہائی دلچسپ نادل پڑھیئے۔ ”بیک پرنس۔“

## اردو فیز

کر دیا۔ اس نے چند لمحے ملایہ انتظار کرنے کے بعد شیلی فون کا رسیور اٹھا کر لے ہاتھ پڑھایا ہی تھا۔ کہ شیلی فون کی گھنٹی بج اکھی اور عمران نے پھر کر رسیور اٹھایا۔  
 مایگر نے جواب دیا۔  
 کہ یہاں ہر حال میں شہزادہ ہوں۔۔۔ مایگر نے جواب دیا۔  
 اچھا۔۔۔ اس غیر ملکی لڑکی کا حلیہ بتاؤ۔۔۔ عمران نے موضوع بدلتے ہوئے کہا کیوں کہ اتنا تو وہ اچھی طرح سمجھتا تھا کہ مایگر آسانی سے مار کھلنے والوں میں سے نہیں ہے بس اتفاق سے مار کھا گیا ہو گا۔ اور جب مایگر نے تفصیل سے پہلی لڑکی کا حلیہ بتایا تو عمران فوراً سمجھ گیا کہ یہ ملیہ بلیک گول کا ہے۔۔۔ جس کے قبضے سے وہ راشیل کو چھڑ دا لایا تھا۔

اور دوسرا غیر ملکی لڑکی کا حلیہ بتا سکو گے۔۔۔ عمران نے پوچھا کیوں کہ مایگر نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ اس وقت وہ نیم بے ہوشی کے عالم میں تھا۔

مجھے کچھ کچھ یاد ہے۔۔۔ مایگر نے جواب دیا اور پھر اس نے اندازے سے مرد اور عورت کا جو حلیہ بتایا تو عمران سمجھ گیا کہ یہ مادام اشمارا اور راشیل کا حلیہ ہے۔

ٹیک ہے۔۔۔ تم آرام کرو میں خود انہیں دیکھ لوں گا۔۔۔  
 عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ انگوٹھی ایک بار پھر اس کے ہاتھ سے نکل گئی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر وہ خود مایگر کے اس چلا جاتا تو شاید یہ واقعہ پیش نہ آتا۔۔۔ یا کم از کم وہ انہیں رلتے میں ہی چیک کر لیتا۔ لیکن اب بھلا سوچنے سے کیا ہو سکتا تھا۔ مادام اشمارا اور راشیل کا تو مایگر کے پاس پہنچنے کی سمجھ آتی تھی کہ وہ پہلے مار گریٹ جولین کے پاس کئے ہوں گے اور دنیا سے مایگر پر چڑھ دوڑ سے ہوں گے۔۔۔ لیکن بلیک گول کس طرح مایگر کے پاس پہنچ گئی۔ یہ بات اس کی سمجھ سے

کر دیا۔ اس نے چند لمحے ملایہ انتظار کرنے کے بعد شیلی فون کا رسیور اٹھا کر لے ہاتھ پڑھایا ہی تھا۔ کہ شیلی فون کی گھنٹی بج اکھی اور عمران نے پھر کر رسیور اٹھایا۔  
 مایگر بول رہا ہوں جناب۔۔۔ مایگر کی مدھم سی آواز سنائی دی۔۔۔  
 اس کے بعد سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ بڑی مشکل سے بول رہا ہو۔۔۔ کیا بات ہے مایگر۔۔۔ تم انگوٹھی لے کر پہنچے نہیں۔۔۔ عمران نے سخت لمحے میں پوچھا۔

”باس۔۔۔ میں انگوٹھی لے کر کھرے سے نکلنے ہی دالا تھا کہ ایک فری ملکی لڑکی وہاں آگئی اور پھر زبردست جنگ کے بعد وہ مجھے بے ہوش کرنے میں کامیاب ہو گئی۔۔۔ اس کے بعد مجھے قدر سے ہوش آیا تو ایک غیر ملکی لڑکی مجھ پر چکی ہوئی تھی۔۔۔ اس نے بھی انگوٹھی کے متعلق یہ سوال کیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک غیر ملکی سرد تھا۔۔۔ میں نے اُسے نیم بے ہوشی کے عالم میں کچھ کہا۔۔۔ جس کا مجھے احساس نہیں۔ اور وہ دلوں سی فوراً چلے گئے۔ پوری طرح ہوش میں آنے کے بعد جب میں نے چک کیا تو انگوٹھی غائب تھی۔ اور میں آپ کو فون کر رہا ہوں۔۔۔ مایگر نے رک رک کر کہا۔

”اوہ۔۔۔ یہ بہت بُسا ہوا۔ مگر ایک لڑکی نے تم پر قالو کیسے پا لیا۔۔۔ عمران نے انتہائی سخت لمحے میں کہا۔

”باس۔۔۔ اتفاق ایسا ہوا کہ جلتے ہوئے ٹیبل لمیپ کی تار ٹوٹ گئی اور مجھے زبردست ایکڑک شاک لگا اور میں مفلوج سا ہو گیا۔ اور اس نے میرے سر پر اپنی رڑ سے مار کر مجھے شدید زخمی کر کے بے ہوش

# اردو فینز

بادام اشمارہ بعد میں پہنچی تھی۔ اس لئے عمران کو لقین تھا کہ دہ بھی بیک گل کے پیچے ہی کمی ہو گئی۔ اگر گلے کرنے نہیں بے ہوشی کے عالم میں اُسے رابطہ قائم ہوتے ہی و دسری طرف سے بیک زیر دکمی آداز نہایت دی۔

”ایکس ٹسپیکر“ — بیک زیر دنے ایکسٹو کے لئے کوٹھی کی تگرانی تو اس نے صرف اختیاطی تدبیر کے طور پر کراٹی تھی۔  
”عمران بدلتا ہوں۔ صقدر کی پیش شکیل اور تنور کو کہہ دو کہ دہ شکیل تاذن کی کوٹھی نمبر بارہ کے قریب جاکر رد کی تو ایک ٹرف سے صدر تیزی پڑھانا کو گلستان کالونی کی کوٹھی نمبر چھبیس پہنچ دد۔ اہنہیں دہال سے بڑھتا چلا آیا۔ وہ پہلے سی دہائی پہنچ چکا تھا۔

”عمران صاحب کوٹھی تو خالی پڑی ہے“ — صدر نے آ کر پورٹ دیتے ہوئے کہا۔  
”خالی ہے“ — عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

”ہاں — جب میں یہاں پہنچا تو میں نے اپنے طور پر کوٹھی کا راؤنڈ لگایا۔ کوٹھی کی اندر دنی قبیاں جل رہی میں گریچاہک کھلا دو اتھا۔ مجھے تک ہوا تو میں اندر گیا۔ کوٹھی بالکل خالی پڑی ہوئی ہے“ — صدر نے جواب دیا۔

”تنور کو تو میں کوٹھی کے اندر جھوڑ آیا ہوں۔ تاکہ دہ دہائی کیلے“ — عمران نے کچھ سوچتے ہوئے

”تو نور کو تو میں کوٹھی کے اندر جھوڑ آیا ہوں۔ تاکہ دہ دہائی کیلے“ — صدر نے جواب دیا۔  
”حالا تک کی پیش شکیل کا فلیٹ یہاں سے بہت قریب ہے۔ اُسے

بڑھتی۔ یہاں بڑھاں اب اس نے فوری ایکشن لینا تھا۔ اس نے اس کے میں فون کا رسیور اٹھایا۔ اور بیک زیر د کے نمبر لگھانے خرچ کر دیے۔  
”ایکس ٹسپیکر“ — بیک زیر د نے ایکسٹو کے لئے میں کہا۔

”عمران بدلتا ہوں۔ صقدر کی پیش شکیل اور تنور کو کہہ دو کہ دہ شکیل تاذن کی کوٹھی نمبر بارہ پہنچ جائیں۔ جب کہ انعامی۔ صدر یعنی اور پڑھانا کو گلستان کالونی کی کوٹھی نمبر چھبیس پہنچ دد۔ اہنہیں دہال مکرانی کرنی ہے۔ دنوں پارٹیوں کے پاس زیر د ٹوکرے ٹرانسیمیٹر ہوتے چاہیں۔ تاکہ میں کسی بھی وقت ان سے رابطہ قائم کر سکوں۔“ — عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بیک زیر د کوئی جواب دیتا۔ عمران نے رسیور ایک جھنک سے کریڈل پیپرینکا اور خود انہوں کر کرے میں لگی ہوئی ایک الماری کی ٹرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے الماری میں سے زیر د کا ٹرانسیمیٹر نکال کر جیب میں ڈالا پھر دہال پس مڑ گیا۔ اُسی لمجھے جوز فوجی دہائی پہنچ گیا۔

”جوزف — میں جامائے ہوں۔“ — تم اس عمارت کو تالا لگا کر زیر د ہاؤس شفت ہو جاؤ۔ مادام لیفٹا داپسی یہ اس عمارت پر حملہ کر دے کی۔ — عمران نے اُسے ہمیلت دیتے ہوئے کہا اور پھر خود نیز تیزی قدم اٹھاتا پورچ کی ٹرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کا خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی گلستان کالونی کی ٹرف بڑھی جلی جا رہی تھی۔  
ٹائیکر کی روپرٹ کے مقابل انگوٹھی بیک گرل ہی لے اڑی چھی۔ اور

# دی ایف وقار

تو پہلے پہنچا چلیئے۔ — عمران نے پڑپڑاتے ہو کے کہا۔ اب وہ ہم رہا تھا کہ بیک گرل کو کہاں تلاش کرے۔ اس انداز میں فرمادیں تو گاہ چھوڑ دیتے کا مطلب تو یہی تھا کہ وہ انگوٹھی کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھتی تھی۔ — اس لئے اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔ ابھی وہ اس سوچ میں تھا کہ اچانک میں میں کی بلکی سی آواز اس کی جیب سے ابھری اور عمران نے چونکہ کرجیب سے زیر دُٹر انسمیٹر باہر نکال لیا۔ آواز اُسی میں سے آرہی تھی عمران نے اس کا بیٹن دبادیا۔

”ہسلو۔ — شکیل سپلینگ اور۔“ — بیٹن دیتے ہی دوسرا طرف سے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔ — ”عمران بول رہا ہوں اور۔“ — عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ — جب میں بہابت کے مطابق گھستان کا لوئی کی کوٹھی نمبر بارہ کے قریب پہنچا تو اُسی لمجے کوٹھی میں سے ایک کار بابر نکلی۔ اس میں ایک غیر ملکی لڑکی اور ایک غیر ملکی مرد موجود تھے۔ ان کا انداز کچھ مشکوک مانتھا۔ — اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ ان کا تعاقب کیا جائے چنانچہ وہ وہاں سے نکل کر اب نشاط کا لوئی کی کوٹھی نمبر تین کے قریب موجود میں۔ اور وہ یوں چھپے ہوئے ہیں جیسے وہ خفیہ طور پر کوٹھی کے اندر داخل ہونا چاہتے ہوں۔ — چنانچہ میں نے سوچا کہ اب آپ کو اطلاع کر دوں اور۔“ — کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ادھ۔ — لٹھیک ہے۔ — تم وہاں ان کی نگرانی کرو۔ ہم لوگ

وہیں آرہے ہیں اور۔“ — عمران نے جواب دیا۔ — کیپٹن شکیل رہا تھا کہ بیک گرل کو کہاں تلاش کرے۔ اس انداز میں فرمادیں تو گاہ چھوڑ دیتے کا مطلب تو یہی تھا کہ وہ انگوٹھی کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھتی تھی۔ — اس لئے اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔ ابھی وہ اس سوچ میں تھا کہ اچانک میں میں کی بلکی سی آواز اس کی جیب سے ابھری اور عمران نے چونکہ کرجیب سے زیر دُٹر انسمیٹر باہر نکال لیا۔ آواز اُسی میں سے آرہی تھی عمران نے اس کا بیٹن دبادیا۔

”ہسلو۔ — شکیل سپلینگ اور۔“ — بیٹن دیتے ہی دوسرا طرف سے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔ — ”عمران بول رہا ہوں اور۔“ — عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کالوئی کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔

## ڈی ایف وقار

# اردو فیلمز

URDUFANS.com

کاس نے کار ہوٹل سے باس رکابی اور پریس نے کار کا رختاط کالونی کی قفر  
کر دیا۔ سچھ بھی کتاب مادام اشمارا کے پھیپھی گئے کی جائے اُتے خود  
مشن کی کامیابی کے لئے ہاتھ پر بار نے چاہیں۔ ہد مکتابے کر دہ  
مادام اشمارا سے پہلے مشن میں کامیاب بوجائے۔ وہ کار چلانے کے ساتھ  
ساتھ آئندہ کی پلانٹک بھی کرنے، تی اور بخوبی دیر بعد ماس کی کار رختاط کالونی  
میں داخل ہو گئی۔ اس نے کوئی بھیوں کے نمبر دیکھنے شروع کر دیتے اور  
پھر اُسے تین نمبر کو بخش دکھائی دے گئی۔ خاصی وسیع دعڑیں اور جدید ماندہ  
یعنی بھی ہونی تو تعمیر شد، کوئی بھی۔ اس نے کوئی بھی کے گیٹ پر جائز کار  
روکی اور پھر مسلسل ہارن سجانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی گیٹ  
کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک نوجوان باہر نکل آیا۔ اس نے بلیک گرل کو  
دیکھتے ہی بڑی تیزی سے سلام کیا اور تیزی سے ٹرکر والپس چلا گیا اور  
چند لمحوں بعد پھاٹک کھلتا چلا گیا۔ بلیک گرل کار اندر پورپھ میں لیتی  
پلی گئی۔ پورپھ میں کار روک کر جیسی وہ اتری موکل دہان آگئی۔  
تیزے میڈم میں آپ کو کوئی کامروے کہا اُدیں۔ یہ کوئی  
پہلے کی نسبت زیادہ اچھی ہے۔ موکل نے موڈ بانڈ لجھ میں کہا۔  
بعد میں دیکھیں گے۔ میں پہلے اس انگوٹھی کو چک کرنا چاہتی ہوں۔  
آپ نہیں ہوں میں لے جاؤ۔ بلیک گرل نے سپاٹ لجھ میں جواد  
دیتے ہوئے ہے۔

بلیک بے میڈم۔ آئئے۔ موکل نے سر ملاتے ہے میں  
کہا اور پھر وہ تیزی سے راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ میڈم اس کے  
پیچھے بھی۔ چند لمحوں بعد ہی وہ ایک بڑے سے کمرے میں پہنچتے۔ جہاں  
کے چلتی ہوئی ہال سے باہر آئی۔ اور پارکنگ میں موجود اپنی کار میں بیٹھ

بلیک گرل نے جب محسوس کیا کہ اب ٹائیگر کامل طور پر ہو گئی  
ہو چکا ہے تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ روکا اور پھر  
اس نے ایش ٹرے ایک طرف پھینک کر تیزی سے ٹائیگر کی تلاشی  
لیعنی شروع کر دی۔ اور چند لمحوں بعد ہی اس کی جیب سے انگوٹھی  
برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گئی۔ اس نے ایک لمبے کے لئے انگوٹھی کو  
غور سے دیکھا۔ کیوں کہ وہ تو صرف اس بیگانہ پر یہاں آگئی بھی کہ راشیل  
نے انگوٹھی دیتے۔ وہ شاید مادام اشمارا کے مشن کا کوئی کیلو  
دلے جائے۔ انگوٹھی باکل عام سی بھی۔ اور ایسی انگوٹھیاں بازار میں عام  
بکتی ہیں۔ اس لئے بظاہر انگوٹھی میں ایسی کوئی خاص بات نظر نہ آہی  
تھی۔ لیکن اس نے سوچا کہ پس پڑ کو اڑ جا کر وہ اطمینان سے اسے  
چک کرے گی۔ چنانچہ انگوٹھی کو جب میں ڈال کر وہ تیرھی سے مڑی  
اور پھر باہر نکل کر اس نے دروازہ بند کیا اور لفٹ کی طرف بڑھتی  
چلی گئی۔ چند لمحوں بعد وہ ہال میں پہنچ چکی بھی۔ وہ بڑے اطمینان  
سے چلتی ہوئی ہال سے باہر آئی۔ اور پارکنگ میں موجود اپنی کار میں بیٹھ



# اردو

URDUFANS.com

مادام نے عقب میں آ کر ادھرا دھر دیکھا۔ جب کوئی شخص نظر نہ آیا تو وہ ان رخنوں کی حدود سے چند مسالحوں میں دیوار پر چڑھتی چلی گئی۔ دیوار پر ایک بھٹکے کے رک کر اس نے اندر کا جائزہ لیا۔— لیکن اندر کو کوئی کپی عقبی طرف سکوت طاری تھا۔ اس لئے وہ اطمینان سے کوئی نہیں۔ اور پھر بالائی میں باڑ کے پیچے چند مسالحوں کے لئے دبکی رہی۔ لیکن جب اس کے کی بڑی سی باری کے پیچے چند مسالحوں کے لئے دبکی رہی۔ لیکن جب اس کے کو دنے کا کوئی رد عمل نہ ہوا تو وہ باڑ کے پیچھے نکلی اور بڑی احتیاط سے پلتی ہوئی عمارت کی طرف بڑھتی چلی گئی۔— سلنے ایک بڑی سی کھڑکی نظر آ رہی تھی۔ جس میں بڑے بڑے شیشے نصب تھے۔ اندر نیلے زنجی کی لائٹ جلتی نظر آ رہی تھی۔ مادام اس کھڑکی کے قریب پہنچ کر رک گئی۔

کھڑکی کے اندر نیلے زنجی کے پردے لفکے ہوئے تھے۔— لیکن یہ رفتے پوری چورائی میں پھیلے ہوئے تھے۔ اس لئے اندر کچھ نظر نہ آ رہا تھا۔ نیلی لائٹ جلنے سے صاف ظاہر تھا کہ اندر کوئی سورہا ہے۔ عمارت کے اندر کچھ لوگوں کے چلنے پھرنے اور کچھ لکھنکوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔— اس لئے مادام نے اس کھڑکی کے راستے سی اندر داخل ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ اور اندر ونی جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے ایک چھوٹا سا قلم نکالا۔ قلم کی پشت پر ٹیک پ کار دل موجود تھا۔— اس نے ٹیک کھول کر اشیتے کی اس جگہ کر اس کی صورت میں چیپکایا۔ اور پھر قلم کی پوسٹے اس لئے بڑے مخصوص انداز میں خیشے پر لکر ٹکرائیں اور پھر قلم کی بوک سے ایک مخصوص جگہ پر پھوک رکھی۔— اور اشیتے ایک لکھنے کے سکھنے کے کٹ کر ٹیک پ کی مدد سے باہر کو لٹکا گیا۔ مادام نے بڑی احتیاط سے شیشے کے ہلکڑے کو ٹیک پ سے علیحدہ کر کے نیچے رکھا اور پھر چار دیواری اس ڈیزائن کی بنی ہوئی تھی کہ اس میں رخنے سے بنے ہوئے

مادام اشمارانے کار نشاط کا لوٹنے کے پہلے چوک پر ہی روک دی۔ کوئی نہ تین کو دہ کا لوٹنی میں داخل ہوتے ہی چیک کر چکی تھی۔  
”راشیل— تمہیں رکو— جب باقی لوگ آ جائیں تو تم انہیں لے کر کوئی کے گرد پھیل جانا۔ میں ٹرانسیور پتھریں کاشن دوں گی۔ اس کے بعد تم سب نے اندر آ جانا ہے۔ اور پھر جو نظر آ جائے ختم کر دینا۔“  
مادام نے کار سے اترتے ہوئے کہا۔  
”مگر مادام۔ آپ اکیلی اندر جائیں گی۔“— راشیل نے جھوکتے ہوئے کہا۔

”ماں۔ کیوں۔ کیا میں موہ کی بنی ہوئی ہوں؟“— مادام نے غصے لجھے میں کہا اور راشیل خاموش ہو گی۔ اور مادام تیزی سے قدم بٹھاتی کوئی تھے عقب کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ کوئی جیدہ انداز کی بنی ہوئی تھی۔— اس لئے اس کی چار دیواری کی پچھوڑیا دادی تھی۔ اور پھر چار دیواری اس ڈیزائن کی بنی ہوئی تھی کہ اس میں رخنے سے بنے ہوئے

پھر شیشے میں دن جانے والے سو ماخ میں انگلیاں ڈال کر اس نے بڑی آہنگی سے چھٹی کھول دی۔ اور کھڑکی کے پٹوں کو دھکیل کر اسے کھول دیا۔ قسم کو دوبارہ جیب میں ڈال کر وہ بڑی آہنگی سے کھڑکی پر چڑھتی چلی گئی۔ اس نے پر دوں کو ہٹایا تو سامنے بستر پر اسے کمبل اوڑھے کوئی سویا ہوا نظر آنے لگا۔ اور وہ طنزیہ انداز میں سکرا تی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔ اس نے جیب سے ریواور نکالا اور پھر آگے بڑھ کر کمبل ایک جھٹے سے ہٹا دیا۔ مگر دسرے لمحے ایک ہلکا سا ٹھکا ہوا۔ اور اس کے پا تھے سے ریواور نکلتا چلا گیا۔ مادام اشمارا حیرت سے بت بنی کھڑکی رہ گئی۔ بستر پر تکیے پڑے ہوئے صاف نظر آرہے تھے جب کہ کونے میں کھڑکی ہوئی بیک گرل کے چہرے پر طنزیہ سکرا بہت تھی۔ اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریواور موجود تھا۔

”پیں اپنی خواب گاہ میں مادام اشمارا کو خوش آمدید کرتی ہوں۔“  
بیک گرل نے بڑے مطمئن ہجھ میں کہا۔  
”تو تم پہلے سے ہو شیا بھیں۔“ مادام نے سنبھل کر صنزیہ ہجھ میں کہا۔

”ظاہر ہے۔“ اب میں ایسی نیند تو نہیں سوتی کہ تم شیشے کاٹتی رہو اور میں اطمینان سے سوتی رہوں۔“ بیک گرل نے جواب دیا۔

”سن۔“ میری تھیا کے ساتھ کوئی قسمی نہیں ہے۔ تم شبانے کس جکڑ میں یہاں آئی ہو۔ مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں۔ میں صرف وہ انگوٹھی یستے آئی ہوں جو بتتے ہوں۔ میں شبانے سے حاصل کی ہے۔“

مادام اشمارا نے کہا۔

”میکن تمہیں سمجھے اس ہمیڈ کو اڑکا کیتے چلا ایک بات۔ اور دوسری بات یہ کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ٹائگر سے میں انگوٹھی کے آئی ہوں۔“ بیک گرل نے پوچھا۔

”یہ معمولی باتیں ہیں۔ ان کا ذکر چھوڑو۔“ مجھے دہ انگوٹھی دے دو۔ وہ تمہارے کسی کام کی نہیں سے۔ میں واپس چلی جاؤں گی اور میرا تمہارا جھکڑا ختم۔ درنہ تم جانتی ہو کہ مادام اشمارا آئی نہیں کر سکتی۔ مجھے اکسلی مت سمجھنا۔“ مادام نے کرخت لہجے میں کہا۔

”تم اس انگوٹھی کا کیا کرو گی۔ اس جیسی ہزاروں انگوٹھیاں بازار میں بک رہی ہیں۔“ بیک گرل نے کہا۔

”مجھے دہی انگوٹھی چاہیئے۔“ مادام نے سخت لہجے میں کہا۔

”اگر تم دعده کرو کہ انگوٹھی لدنے کے بعد خاموشی سے واپس چلی جاؤ گی۔ اور آئندہ یہاں نہیں آؤ گی۔ تو میں تمہیں دہ انگوٹھی واپس کر سکتی ہوں۔“ بیک گرل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔“ یہ میرا دعده ہے۔“ مادام نے سہ ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

”او۔“ کے میں ابھی منگوٹی ہوں۔“ بیک گرل نے کہا۔ اور پھر پا تھہ بڑھا کر اس نے سوچ پورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبادیا۔

چند لمحوں بعد ہی قدموں کی آواز ابھری۔ اور پھر باہر سے ہوکل کی آواز سنائی دی۔

# اردو فینز

IRDOFINEANS.com

"میدم۔ آپ نے بلایا ہے؟"  
 "ماں موکل۔ آپریش رومن کی سیز کی دناییں وہ انگوٹھی پوچھی  
 ہے۔ جو میں ابھی لے آئی ہوں۔ وہ لادو مجھے۔" بلیک گرل نے  
 اندر سے ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔  
 "او۔ کے میدم۔" موکل نے کہا اور پھر قدموں کی آواز واپس  
 جاتی سنائی دی۔

"مادام۔" مجھے پوچھنا تو نہیں چاہیئے۔ لیکن بہر حال وقت گزارنے  
 کے لئے پوچھ رہی ہوں کہ اس ملک میں متہارا مشن کیا ہے؟  
 بلیک گرل نے کہا۔

"میں تو صرف یہاں سیر و تفریح کے لئے آئی تھی۔ اس جیسے پس مندہ  
 ملک میں میرا کیا مشن ہو سکتا ہے؟" مادام نے سکرلت ہوئے  
 جواب دیا۔

اور بلیک گرل نے یوں سر ملا دیا جیسے اُسے مادام کی بات سے پورا  
 پورا اتفاق ہے۔ تقریباً پانچ منٹ بعد ہی باہر سے قدموں کی آواز  
 سنائی دی۔

"مادام۔" تم باقہ رومن میں چلی جاؤ۔ میں نہیں چاہتی کہ موکل چھپیں  
 دیکھ لے۔" بلیک گرل نے کہا اور مادام تیزی سے بڑھ کر باقہ رومن  
 میں چھپ گئی۔

"میدم۔" باہر سے موکل کی آواز سنائی دی۔  
 "کم ان۔" بلیک گرل نے کہا اور ریوالور جیپ میں ڈال کر  
 وہ مٹری اور دروازے کی پختنی کھول دی۔ موکل باقہ میں انگوٹھی کپڑے انہے

# ڈی ایف وقار

# اردو فیلمز

DRDURANS.com

عمران نے کار ایک طرف روکی اور پھر باہر نکل آیا۔ اُسی لمحے ایک دوخت کی آڑیں سے نکل کر کیپشن شکیل اس کے قریب پہنچ گیا۔  
”عمران صاحب۔“ وہ غیر ملکی لڑکی کوٹھی کے عقب میں چڑھی ہے۔  
اس کا دوسرا ساتھی ایک طرف چھپا ہوا ہے۔ — کیپشن شکیل نے

”ٹھیک سے۔“ تمہیں رکو۔ باقی ساتھی آجاییں تو تم نے اختیاط سے نگرانی کرنی ہے۔ ہو سکتا ہے اس غیر ملکی عورت کے اور بھی ساتھی آجاییں۔ اگر ضرورت ہوئی تو میں بھی۔ ٹوڑا نیسیٹر مپ کال کر لوں گا۔“ — عمران نے کیپشن شکیل کو ہدایت دی۔ اور پھر تیزی سے کوٹھی کے عقب کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کیپشن شکیل نے اندر جانے والی غیر ملکی عورت کے ساتھی کے پارے میں نشانہ بھی کر دی۔ اس کی وجہ میں موجود ہے۔ اس لئے عمران کو آسانی ہو گئی اور وہ اس کی نظر میں آئے بغیری کوٹھی کے عقب میں پہنچ گیا۔ اب وہ سمجھو گیا تھا کہ کار میں آنے والی یقیناً مادام اشمارا ہو گی۔ کیوں کہ بیک گرل کو ظاہر ہے۔

اس طرح چبپ کر لپنے سی بیٹھ کوارٹر میں داخل ہونے کی ضرورت نہ تھی۔  
بہر حال وہ سوچ رہا تھا کہ کچھ بھی ہو کیپشن شکیل کی وجہ سے وہ بروقت پہنچ گی۔ کوٹھی کے عقب میں پہنچ کر اُسے دیوار میں موجود رخنوں کی وجہ سے اندر پہنچنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئی۔ اور وہ یچے کو دتے ہی تیزی سے عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ — ابھی اس نے دو قدم ہی اٹھائے تھے کہ اس نے سامنے ایک کھڑکی کو کھلا ہوا دیکھا۔ اس کے پردے بھی ہٹھے ہوتے تھے۔ اور پھر عمران تیزی سے اس کھڑکی کی طرف بڑھتا چلا گی۔ — وہ سوچ رہا تھا کہ یہ اچھا ہو آکر وہ سائیڈ سے کو داتھا۔ اگر اس کھڑکی کے سامنے سے کو دتا تو کھڑکی کے اندر سے اُسے چیک کیا جاسکتا تھا۔ عمران کھڑکی کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ اس نے بڑی اختیاط سے اندر جھاٹکا۔ تو چوناک پڑا۔ اندر دروازے کے قریب بلیک گرل ہاتھ میں ریو اور پکڑے کھڑی تھی۔ جب کہ اس کے سامنے مادام اشمارا بڑے ہمین انداز میں موجود تھی۔

”مادام۔“ مجھے پوچھنا تو نہیں چاہیے۔ لیکن بہر حال وقت گزارنے کے لئے پوچھ رہی ہوں کہ اس مکاں میں تھا ماشن کیلیے۔“  
بلیک گرل کی آواز سننی دی۔  
”میں تو صرف یہاں سیر و تفریح کرنے کے لئے آئی تھی۔ اس جیسے پس ماندہ مکاں میں میرا کیا ماشن ہو سکتا ہے۔“ — مادام نے جواب دیا۔

اور بلیک گرل نے یوں سر ملا یا جیسے وہ مادام کی بات سے پورا پورا آتفاق کرتی ہو۔ اس کے بعد کھمرے میں خاموشی طاری ہو گئی۔

# اردو فیلم

URDUFANS.COM

"مادام" — تم با تھر دوم میں جلی جاؤ۔ میں نہیں چاہتی کہ موکل تھیں  
دیکھ لے: — بلیک گرل نے مادام سے کہا اور مادام تیرنی سے بچا  
کر با تھر دوم میں جلی گئی۔

"تم نے وہ مثال سنی ہوئی ہے کہ بیانِ لڑتی ہی رہ گئیں اور روٹی بندہ  
لے اڑا۔ چنانچہ انگوٹھی اب....." — عمران نے سکراتے  
ہوئے جواب دیا۔

"تم کون ہو؟" — ان دونوں کے ہلق سے بیک آواز ایک ہی  
فقرہ نکلا وہ یوں حیرت سے عمران کو دیکھ رہی تھیں جیسے آدمی کسی بھوت  
کو دیکھتے ہے۔ اور ویسے بات ہی ایسی تھی کہ عمران یوں اچانک ٹپک  
پڑا تھا جیسے وہ زین سے نکل آیا ہو۔

"تم مادام سے پوچھ رہی تھیں کہ وہ یہاں کیوں آئی ہے۔ میں بتاتا ہوں  
وہ میرے ساتھ شادی کرنے کے لئے آئی تھی۔ لیکن عین نکاح کے موقع پر  
فرار ہو گئی اور شادی والی انگوٹھی بھی اپنے ساتھ لے گئی۔ — میں دبی انگوٹھی  
لینے آیا تھا اور لے کر جا رہا ہوں۔ اور سنو مادام" — اگر تم نے انگوٹھی  
لینی ہے تو مجھ سے شادی بہر حال کرنی ہی پڑے گی۔ — عمران نے  
پڑھے سخید ہے میں کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی حرکت کرتیں  
یا جواب دیں، عمران جگی کی سی تیزی سے اپنی جگہ سے اچھلا۔ اور پھر  
واتھی کسی بندہ کی طرح اڑتا ہوا وہ کھڑکی تک آیا اور دوسرا سے لمحے  
وہ کھڑکی سے کو دچکا تھا۔ — زین پر قدم رکھتے ہی اس نے انتہائی تیزی  
اور مادام انگوٹھی لینے کے لئے آگے بڑھی ہی تھی کہ اچانک عمران نے  
اپنی جگہ سے چھلانگ لکھائی اور پھر اس سے پہلے کہ انگوٹھی مادام کے

"میڈم" — دوسرا سے لمحے تھے کے دروازے کے باہر سے ایک  
مردانہ آواز اپھری۔

"کم ان" — بلیک گرل نے کہا۔ اور یوں اور جیب میں ڈال کر  
وہ مڑی اور دروازے کی چھتی کھولنے لگی۔ عمران نے دوسرا سے لمحے کھڑکی  
کی پوکھٹ پڑھا اور بخیر کوئی آواز پیدا کئے وہ اندر رکھ کیا جب  
تک مادام دروازے کی چھتی کھول کر دردازہ کھولتی عمران بیٹھ کی سائیڈ  
میں دبک چکا تھا۔ — پلکی لائٹ کی وجہ سے بیٹھ کی سائیڈوں میں  
اندھرا تھا۔ اس لئے اُسے یقین تھا کہ آسانی سے اُسے کوئی نہ چکیں کر  
سکے گا۔

دردازہ کھلتے ہی ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اسکے با تھیں یک  
انگوٹھی بھی۔ اس نے وہ انگوٹھی بلیک گرل کے ہولے کی اور بلیک گرل  
نے اُسے واپس جلنے کے لئے کہا۔ اور پھر اس کے جلنے کے بعد  
بلیک گرل نے دروازہ بند کر کے اس کی چھتی چڑھا دی۔ اُسی لمحے مادام  
بھی با تھر دوم سے باہر نکل آئی۔

"لو مادام اپنی انگوٹھی سنھالو۔" دیکھو۔ اپنے وعدے پر قائم  
رہنا۔ — بلیک گرل نے انگوٹھی مادام کی طرف بڑھتے ہوئے جوئے کہا۔  
اور مادام انگوٹھی لینے کے لئے آگے بڑھی ہی تھی کہ اچانک عمران نے  
اپنی جگہ سے چھلانگ لکھائی اور پھر اس سے پہلے کہ انگوٹھی مادام کے

# اردو فینڈز

**URDUFANS.COM**

پر آکھڑا ہوا۔ اس نے اس کام میں اتنی پھر تی اور تیزی دکھائی دی۔  
لختی کہ اُسے یقین تھا کہ جب تک وہ ریلوالورنکاں کو کھڑکی سے باہر  
چھاٹا کر اس کا نشانہ لے سکتیں وہ دیوار پار کر چکا تھا۔ یہی وجہ  
لختی کہ باہر تک آنے کے باوجود اس پید فائزہ نہ ہوا تھا۔ اور پھر سڑک  
پر آتے ہی وہ تیزی سے ایک اور گلی میں سے ہوتا ہوا چند ہی ملحوظ  
میں اپنی کار تک پہنچ گی۔ صعدر وہیں موجود تھا۔

”سب لوگ دلپس چلے جائیں۔ کام ہو گیا ہے۔“

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ صعدر کچھ سمجھتا۔  
عمران ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔ اور پھر اس کی کار ایک جھکٹا لے  
کر آگے بڑھی اور آندھی اور طوفان کی طرح آگے بڑھتی چلی گئی۔

”عمران کے کھڑکی سے باہر کو دتے ہی وہ دونوں تیزی سے  
کھڑکی کی طرف پکیں۔“ مگر باہر اندر ہیرے میں عمران کہیں نظر نہ  
آیا۔ تو مادام تیزی سے کھڑکی پار کرنے لگی۔

”کٹھہر و مادام۔“ پہلے مجھے بتاؤ کہ یہ کون تھا۔ کیا یہ تمہارا ساختی  
تھا؟“ بلیک گرل نے مادام کا بازو دپکھتے ہوئے کہا۔

”میرا ساختی۔“ میں اس کا خون پی جاؤں گی۔ یہ علی عمران میں  
بہاں کی انشیلی جنس کے ڈائر کیٹر جزل کا لڑکا۔“ مادام نے بھرے  
ہوئے ہجھے میں کہا۔

”ادہ۔“ تو یہی عمران ہے۔ بلیک گرل نے مادام کا بازو  
چھوٹتے ہوئے کہا۔ اور مادام اچھل کر کھڑکی سے باہر نکل گئی۔ اور پھر  
وہ انتہائی تیزی سے دوڑتی ہوئی دیوار کے قریب آئی اور چند ہی ملحوظ  
بعد وہ سڑک پر پہنچ گئی تھی۔ عقبی گھلی سے نکل کر وہ جیسے ہی سڑک  
پر آئی راشیل ایک طرف سے نکل کر اس کے قریب آگیا۔  
”انگوٹھی مل گئی مادام۔“ راشیل نے حیرت بھرے ہجھے

# سکین ایڈ پی

اردو پرنسپلز پر بڑا ساتھ لایا پڑا ہوا تھا اور اندر کمک اندھیرا تھا۔ اور مادام نے میں پوچھا۔  
 کیا ابھی یہاں سے کوئی آدمی نکلا ہے ۔۔۔ مادام نے جواب دینے کی وجہ گئی کہ عمران نے کی جائے اٹھا سوال کرتے ہوئے کہا۔  
 ”جی ہاں مادام۔۔۔ ابھی ایک آدمی لگلی سے نکل کر دوڑتا ہوا سڑک پر گیا ہے۔ کیوں ۔۔۔ راشیل نے جواب دیا۔  
 ”وہ انگوٹھی لے گیا ہے ۔۔۔ مادام نے سچرے ہوئے بیچ میں کہا اور پھر تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے ذہن میں زلزلہ سا آیا ہوا تھا۔ عمران کے اصل ٹھکانے کا اسے علم ہی نہ تھا۔ اس لئے وہ سچ رہی تھی کہ اب عمران کو کہاں تلاش کرے ۔۔۔ بہر حال اس نے کار میں بیٹھ کر راشیل سے مناطقہ ہو کر کہا۔  
 ”تم باقی سائیکلوں کو لے کر ہمیڈ کو اڑھنچو ۔۔۔ میں دہاں آجائوں گی ۔۔۔ مادام نے سخت لمحے میں کہا اور پھر ایک ٹھنڈے سے کار آگے بڑھا دی۔  
 اس کا دماغ مادام سا ہورا تھا۔ اب اسے سمجھا آگئی تھی کہ راشیل کو انہوں کر کے لے جانے والا عمران ہی تھا۔ کیوں کہ راشیل کو جس عمارت سے وہ چھڑا کر لانی تھی وہاں بھی نوجوان بے ہوش پڑا ہوا تھا ۔۔۔ اور وہ جب شیخی یقیناً میک اپ میں ہو گا۔ اسی لئے وہ اس دقت پہچان نہ سکی تھی۔ درجنہ یہ اس کا وہی سیکرٹری ہو گا۔ چنانچہ اس نے کار کا من رانا بنا دی۔ اس کی طرف ہی پھیر دیا۔ اسے یقین تھا کہ محمد ان اُسی عمارت میں گیا ہو گا۔  
 رانا بنا دیس کے سامنے پہنچ کر وہ ٹھنڈا کر کر کچھ کیسی کیوں کہ عمارت

ہے اور عمارت اس نے خالی کر دی ہے۔

اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا کہ انگوٹھی عمران سے ہی واپس نہ اس کی جائے۔ کیوں کہ اب میشن کی کامیابی ناممکن ہو گئی تھی۔ جہاں پر دفاتری سسمٹ نصب تھا دن تک پہنچنا ہی ناممکن تھا۔ اسی وجہ سے دوبارہ کار میں آبیٹھی اور اس نے کار کا رخ واپس اپنے ہیئت کو اور رک طرف کر لیا۔ اس وقت رات کافی سے زیادہ گزر چکی تھی اس لئے ظاہر ہے اس وقت کچھ بھی نہ ہو سکتا تھا۔ اب ہی ایک صورت تھی کہ وہ جمیع کو اپنے ساتھیوں سہیت عمران کی تلاش کے لئے نکلتی۔

ہیئت کو اور طریقہ پہنچتے ہی اچانک ایک خیال اس کے ذہن میں آیا اور وہ بے اختیار سیٹ پر ہی اچھل پڑی۔ اس کی آنکھیں جمکنے لگیں۔ واقعی اچھوتا خیال تھا۔ اس طرح نہ صرف وہ عمران سے انگوٹھی واپس حاصل کر سکتی تھی بلکہ اس سے جی بھر کر اشتعام بھی لے سکتی تھی۔ اور پھر اس نے اس آئیڈی یعنی پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اب وہ ہمیں تھی۔ بے حد ہمیں۔

عمران انگوٹھی یئے سیدھا داشت منزل آیا۔ اور پھر اس نے انگوٹھی کو اچھی طرح چیا کیا۔ لیکن انگوٹھی کا وہ صندوق جس میں کوئی چیز ہو سکتی تھی بالکل خالی تھا۔ اس نے اس کا مائیکرو ڈسٹ بھی یا اور دیگر کمیکلنڈ لگا کر بھی چیا کیا کہ شاید کوئی کام کی بات معلوم ہو جائے لیکن وہاں کچھ ہوتا تو معلوم ہوتا۔ آخر ایک گھنٹے کی مسلسل کوششوں کے بعد عمران کو یقین ہو گیا کہ یہ انگوٹھی خالی ہے۔ اب اس کے سوا اور کیا سوچا جا سکتا تھا کہ بلیک گرل نے فراڈ کیا۔ اس نے اصلی انگوٹھی واپس کرنے کی بجائے نقلی انگوٹھی واپس کی ہے۔ یہی وجہ تھی اور وہ بڑی آسانی اور اطمینان سے انگوٹھی واپس کر رہی تھی۔ اس سے صفات ظاہر تھا کہ اصلی انگوٹھی بلیک گرل کے پاس ہے۔ اور مادام شما، کوئی اس کا علم نہیں ہے۔ ایک لمحے کے لئے اس نے سوچا کہ جی جا کر بلیک گرل سے وہ انگوٹھی حاصل کرے۔ لیکن پھر اس نے را وہ ترک کر دیا۔ کیوں کہ بلیک گرل کے نقطہ نظر سے مادام اشتمنارا (جس کو کھا چکی ہے۔ اس لئے وہ فرما فرماد نہ ہو گی۔ بلکہ کچھ دیر انتظار

## سکین ایڈ پی

## اردو فیلمز

URDUANS.com

کرنے کے بعد ہی انگوٹھی کو کسی خفیہ جگہ سے نکالے گی۔ چنانچہ اس تھی مصیہ  
تک انتظار کرتے کافی صلیٰ کیا۔  
”بلیک زیر و — تم صفر اور کیپن شکیل کو بدایت دے دو  
کوہ نشاط کا لونی کی کوشش نہترین کی نگرانی کریں۔ اگر ان میں سے کوئی کہیں  
جائے تو اس کا تعاقب کیا جائے۔ میں اب فلیٹ پر جا رہا ہوں“

عمران نے بلیک زیر و سے مخاطب ہو کر کہا۔  
”ٹھیک ہے۔ — بلیک زیر و نے سر ملا تے ہوئے کہا اور عمران

تیزی سے آپریشن روم سے باہر نکلا چلا گی۔  
خود ٹسی دیر بعد وہ اپنے فلیٹ پر پہنچ گی۔ اور چوں کہ عمران بہت زیادہ  
تھکا ہوا تھا۔ اس نے جاتے ہی سوگیا۔ لیکن اس وقت اُسے جاگنا پڑتا  
جب سلیمان نے اُسے بڑی طرح جھنگھوڑ دیا  
”کیا بات ہے؟ — عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”بڑے صاحب آئے ہیں۔ — سرسلطان بھی ان کے ہمراہ ہیں  
اور آدمی بھی ہیں۔ جلدی کچھی۔ — بڑے صاحب بڑے غصے میں ہیں  
سلیمان نے پریشان لہجے میں کہا۔

”اُسے باپ رے — یہ صبح صح ناشتہ کرانا پڑ جائے گا سب  
کو۔ — عمران نے لہر سے چلا جگ لگاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیزی  
سے ڈرینگ روم میں کھٹا چلا گیا تاکہ حلیہ درست کر سکے۔ دیے دو  
سو روپا تھا کہ ان سب حضرات کی صبح صح شان نتوں کیا ہو سکتی ہے۔  
لیکن کوئی بات سمجھو میں نہ آہی تھی۔ — بہر حال منہ دھوکہ کٹھی کر کے  
اور کپڑے بدل کر وہ دس منٹ بعد ہی ڈرائنس روم کی طرف چل پڑا۔

اس نے اپنے پھرے پر حماقتوں کی نقاب چڑھا لی تھی۔ لیکن ڈرائنس روم میں  
داخل ہوتے ہی اس کے چود دبھی روشن ہو گئے۔ اور اس باروہ ادا کاری  
نہ کر سکا بلکہ واقعی حریت کی ثابتت سے اس کی آنکھیں بھپی کی ٹھیڑ رہ گئی تھیں۔  
کیوں کہ ڈرائنس روم میں سر رحمان اور سرسلطان کے ساتھ ایک مولوی  
صاحب بھی ہاتھ میں رہنے سنبھالے ہی ٹھیٹے ہوئے تھے۔ اور سب سے  
حریت انگریز بات یہ تھی کہ مادام اشمار ابھی سر رحمان کے ساتھ سر جھکائے  
یوں سہمی سہٹانی ٹھیٹی تھی جیسے اس نے کبھی سراٹھا کہی کسی کو نہ دیکھا ہو۔  
”ادھر آؤ نالائیں۔ — بیٹھو مولوی صاحب کے سامنے۔ — سر  
رحمان نے عمران کو دیکھتے ہی غصیلے لہجے میں کہا۔

”جج۔ — جناب۔ — میں نے قاعدہ پڑھا ہوا۔ اگر آپ کہیں تو  
مولوی صاحب کو سناؤں۔ اف۔ — آ۔ — ب۔ — با۔ — ج۔ — جا۔  
عمران نے باقاعدہ قاعدہ سنا۔ اثر دع کر دیا۔

”خاموش رہو بد تیز۔ — مولوی صاحب ابھی میرے سامنے تھا۔  
نکاح حوریہ سے پڑھیں گے۔ اس کے بعد تم دونوں کو میں اپنے سہراہ لے  
جاوں گا۔ اس بار میں دیکھتا ہوں کہ تم کس طرح شادی سے پچھنے کی کوشش  
کرتے ہو۔ — سر رحمان نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

”طم۔ — مگر جناب۔ — میں تو ابھی نہ نہد ہوں۔ ابھی حور کہاں  
سے آئی۔ — جج۔ — جناب۔ — آپ ہی سمجھ جائیں قبلہ والد صاحب  
کو۔ — عمران نے گھٹھیلے ہوئے لہجے میں سرسلطان سے مخاطب  
ہو کر کہا۔

”دیکھو عمران۔ — حوریہ نے بتایا ہے کہ تم نے اُسے اغوا کر کے ایک

# اردو فینز

مکان میں بند رکھا تھا۔ آج یہ فرار ہو کر سر رحمان کے پاس صحیح صحیح پہنچ گئی اور جسی سر رحمان کے مطابق یہ ان کی عزت کا سوال ہے سارب  
بجھے انگوٹھی تو لانے دیں: عمران نے ڈوبتے ہوئے بجھے میں کہا۔  
یہ شادی ہر قیمت پر ہو گی۔ اس لئے انہوں نے بجھے صحیح صحیح بلا لیا  
اور اب تھیں شادی تو کرنی ہی ہو گی۔ مجبوری ہے: سر سلطان  
لئے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”ارے۔ بجھے یاد آیا۔ ایک انگوٹھی تو میری جیب میں ہے۔ چلو یہی  
میں دے دیتا ہوں۔“ عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر وہی انگوٹھی  
نکالی جو اس نے چیک کرنے کے بعد جیب میں ڈال لی تھی۔ اور اس وقت  
پہلی بار مادام اشمارا نے جھٹکے سے سراخھا یا۔ اس کی انگوٹھی میں جمپک  
لہڑائی اور پھر جب اُسنے عمران کے ہاتھ میں وہی انگوٹھی دیکھی تو وہ بے  
اختیار کھڑی ہو گئی۔ اور اس نے عمران کے ہاتھ سے انگوٹھی جبکھٹ لی۔  
”یکن مادام اشمار۔“ یہ بتا دوں کہ اس انگوٹھی میں کچھ نہیں ہے۔  
”یہ گرل نے تمہارے ساتھ دھوکہ کیا ہے؟“ عمران نے بڑے  
مفبوط بجھے میں کہا۔

”جنگوٹھی مولوی صاحب کے سامنے۔“ مولوی صاحب۔ شروع  
کریں اور سنو عمران۔ اگر تم نے انکار کیا تو میں خود کشی کر لوں گا۔“  
سر رحمان نے کہا اور جیب سے ریلو اور نکال کر اپنی کنڈی سے لگا دیا۔  
”ارے ارے۔ آپ مجھے مار ڈالیں۔ لیکن یہ خود کشی تو بندلوں  
کا کام ہے۔“ عمران نے انکھیں بھاڑاتے ہوئے کہا۔

”جلدی کرو۔“ اگر تم جلتے ہو جو کچھ میں کہتا ہوں وہ کبھی دیتا ہوں۔  
”خبردار مادام اشمار۔“ اگر تم نے حرکت کی تو گولی مار دوں  
گا۔“ عمران نے اچانک کرخت بجھے میں کہا۔ اور انھی سوئی مادام  
کا ہاتھ کپڑ کر زور سے جھٹکا دیا۔ اور دوسرے ہاتھ مادام اچل کر دروازے پر فائز کر دینا ہے۔

مکان میں بند رکھا تھا۔ آج یہ فرار ہو کر سر رحمان کے پاس صحیح صحیح پہنچ گئی اور جسی سر رحمان کے مطابق یہ ان کی عزت کا سوال ہے سارب  
بجھے انگوٹھی تو لانے دیں: عمران نے ڈوبتے ہوئے بجھے میں کہا۔  
یہ شادی ہر قیمت پر ہو گی۔ اس لئے انہوں نے بجھے صحیح صحیح بلا لیا  
اور اب تھیں شادی تو کرنی ہی ہو گی۔ مجبوری ہے: سر سلطان  
لئے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

اوہ عمران کی بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ اب وہ کس طرح جان چھڑان  
اتنی بات تو وہ سمجھ گیا تھا کہ مادام اشمار اనے انگوٹھی والپس حاصل کرنے  
کے لئے یہ نیا چکر چلا یا ہے۔

”اگر یہ بات ہے تو میں یاد رہوں۔ لیکن آپ پلنیز میں ایک منٹ حوریہ  
سے علیحدہ بات کرنے دیں شاید یہ خود ہی بھاگ جائے۔“ عمران  
نے کہا۔

”بکواس بند کرو۔“ شادی سے پہلے تم اس سے بات نہیں کر سکتے  
چلو مبیٹھو مولوی صاحب کے سامنے۔“ مولوی صاحب۔ شروع  
کریں اور سنو عمران۔ اگر تم نے انکار کیا تو میں خود کشی کر لوں گا۔“  
”ارے ارے۔ آپ مجھے مار ڈالیں۔ لیکن یہ خود کشی تو بندلوں  
کا کام ہے۔“ عمران نے انکھیں بھاڑاتے ہوئے کہا۔

”جلدی کرو۔“ اگر تم جلتے ہو جو کچھ میں کہتا ہوں وہ کبھی دیتا ہوں۔  
”سر رحمان نے کہا اور اب پہلی بار عمران کو احساس ہوا کہ معاملات اس کے  
ہاتھ سے نکل چکے ہیں وہ سر رحمان کی عادت جانتا تھا کہ انہوں نے واقعی کنڈی  
پر فائز کر دینا ہے۔

کے مخالف کونے میں پڑے ہوئے صوفی پر جاگری سر سلطان اور سر حمان بے اختیار کھٹے ہو گئے اور عمران نے چھپٹ کر انگوٹھی اٹھالی۔ "دوسرے لمحے مادام نے جیب سے ریو الور نکال کر فائز کر دیا۔ اور عمران پھر تی سے ایک طرف ہٹ گیا۔ اور گولی اس کے قریب سے گزرا کر دیوار میں جا لگی۔ مگر مادام کو دسرا فائر کرنے کی مہلت ہی نہ ملی اور سر حمان کے ریو الور سے گولی نکلی اور مادام کے ہاتھ سے ریو الور نکلتا چلا گیا۔

"یہ دیکھئے جناب مائیکر دفلم — جس کی وجہ سے مادام مجھ سے شادی کرنا چاہتی تھی: — عمران نے زنگ میں سے ایک گول مائیکر دشم نکالتے ہوئے کہا۔

"بکوا اس — یہ انگوٹھی اس کے پاس بھتی میرا کیا تعلق۔ تم لوگ مجھ سے فراڈ کر رہے ہو۔ میں اب یہ شادی نہیں کر سکتی۔ مجھے میرے سفارت خانے سے بات کرنے دو: — مادام نے چھپٹے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو رائی — ورنہ ابھی گولی مار کر تمہیں ہمیشہ کئے خاموش کر دوں گا۔ تم نے اپنے مذہب مقصود کے لئے مجھے استعمال کرنے کی جرأت کی سے: — سر حمان اس بار مادام پہی اٹھ پڑے غصے کی شدت سے ان کی آواز پیٹ کی تھی۔

— اُسی لمحے مادام نے اچانک چیلانگاپ لگائی۔ اس نے دراصل عمران کے ہاتھ پر موجود فلم چینی چاہی تھی۔ میکن دوسرے لمحے وہ چیخ مار کر زمیں پر گزرا پڑیں۔ کیوں کہ سر حمان نے ڈریگردد بادیا تھا۔ اور گولی مادام کے بازو دیں گھستی چلی کئی تھی۔

## اردو فینڈ

اب اگر جرئت کی تو دل میں گولی مار دوں گا۔" — سر حمان نے کہا۔ احمد دادم وہیں فرش پر ہی پڑی تڑپتی رہی۔ اور پھر بے ہوش ہو گئی۔ "آپ اس کا خیال رکھیں — میں مائیکر دفلم پر جنگلے آتا ہوں۔" عمران نے سر سلطان سے کہا اور پھر وہ تیزی سے ملحفہ کھمرے کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ اور پھر ٹھوڑی دیر بعد اس نے کھمرے میں پر جنگلے لاکر فلم اس میں ڈالی تو دیوار پر نئے دفاعی سسٹم کا نقشہ ابھر آیا۔ اور سہنگ اور سر رحمان دلوں کی آنکھیں پھٹی کی ھٹپٹی رہ گئیں۔

"ادہ — تو یہ بات ہے — میں شرمند، ہوں عمران — میں جذبات میں آگیا تھا۔ — سر حمان نے شاید زندگی میں پہلی بار عمران کے سنتے شکست تسلیم کرتے ہوئے کہا۔

"یکن پہلے تو تم خود اس سے شادی پر تیار تھے" — سر سلطان نے جیرت بھرے نجھے میں کہا۔

"اس وقت انگوٹھی اس کے پاس بھی اور اگر میں شادی کا حیرانہ چلد دیتا تو یہ فوراً بھی ملک سے نکل جاتی تھی۔ — عمران نے بات کو کوں کرتے ہوئے کہا۔ اب ظاہر ہے وہ اس کے سوا اور کوئی بہانہ بھی نہ بنا سکتا تھا۔

— میں سینئنڈ نئے فیاض کو بلاتا ہوں وہ اس گروہ کو گرفتار کرے گا۔ — سر حمان نے کہا۔

"اُسے خدا کے لئے اُسے نہ بولیں وہ مجھ سے فلیٹ کا کمایہ مانگنا شروع کر دے گا" — عمران نے سمسی سی صورت بناتے ہوئے کہا۔

# اردو فیلم

" یہ فلم مجھے دے دے ۔ یہ کیس سیکرٹ سروس کا ہے ۔ میں ایکسو کو کال کرتا ہوں ۔ " — سر سلطان اصل بات صحیح گئے اور عمران نے جلد ہی سے فلم انہیں دے دی اور سر سلطان ٹیلی فون کی طرف بڑھ گئے ۔

" شیک ہے ۔ پھر میں چلتا ہوں ۔ میری بیاں کیا ضرور تھا ہے ۔ جو کیس ہو وہ تو سیکرٹ سروس کا ہی ہو جاتا ہے ۔ " — سر رحمان نے غصیلے لمحے میں کہا ۔ اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے وہ شاید نجفت کے باعث جلد از جلد وہاں سے چلا جانا چاہتے تھے ۔

" ان مولوی صاحب کو بھی سانحہ لیتے جاتے ۔ ایسا نہ ہو کہ یہ نکاح پڑھوانا ہی شروع کر دیں ۔ " — عمران نے التجاہیہ لمحے میں کہا ۔

" آئیے مولوی صاحب ۔ " — سر رحمان نے مولوی صاحب سے کہا جو پہلے ہی گولیاں چلتے کی وجہ سے سمجھا ہیٹھ تھے ۔ اور ان کی بات کرتے ہی دو یوں دوڑ لئے تھمہ سے نکلے جیسے وہ پہلے سے اس انتظار میں ہوں ۔

" شکر ہے بلاٹلی ۔ " — درہ آج تو میں پھنس سی گتا تھا ۔

عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ مادام کی طرف بڑھ گیا جو فرش پر بے جوش پڑھی ہوتی تھی ۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس ڈرائیور کا تھی فائدہ ہو گیا ۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ وہ انگوٹھی کوبے کا رسم پھوپھو مادام کے حوالے کر ہی دیتا ۔ اُسے یہ تصور بھی نہ تھا کہ اس کے رنگ میں کوئی فلم ہو سکتی ہے ۔ وہ تو اس خانے کے چکر میں رہ گیا تھا ۔ اب اسے ٹک کی خوش قسمتی بی کہا جا سکتا تھا کہ مادام نے بیک گرل کے فراڈ کا سن کر

وہیں انگوٹھی کے متعلق تسلی کرنا چاہی ۔ اور اس طرح اصل بات سامنے آگئی تھی کہ تمہارے گئے عمران — درہ آج سر رحمان فیصلہ کر کے آئے تھے کہ تمہارے سی شادی کر کے ہی جائیں گے ۔ " — سر سلطان نے سر رحمان اور مولوی صاحب کے جانے کے بعد رسیور واپس رکھتے ہوئے کہا ۔ " میکن بکرے کی ماں ساری بکرے کا باپ اودہ ویرسی سوری بآپ کا بکرا کب تک نیہ منائے گا ۔ " — عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سر سلطان کا بلے اختیار قہقہہ نکل گیا ۔

## ختم شد

# ڈی ایف وقار